70

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۹

روزنامہ

الفضل ربوہ

جلسہ سالانہ نمبر سنہ ۱۹۷۲ء

بانی حضرت فضل عمرؓ

ایڈیٹر

مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

شرح چندہ	
سالانہ	۳۰ روپے
ششماہی	۱۶ ״
سہ ماہی	۹ ״
ماہوار	۳/۷۵ ״
خطبہ نمبر سالانہ	۱۰ ״
فی پرچہ	۱۵/۰۰ ״
خطبہ نمبر	۲۰/۰۰ ״

بیرونی ممالک	
سالانہ:-	
بحری ڈاک	۵۰ روپے
ہوائی ڈاک:-	
لندن افریقہ	۲۰۶ روپے
کینیڈا امریکہ	۲۸۰ ״
اسلامی ممالک:-	
ہوائی ڈاک	۱۰۰ ״

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۹ ذیقعد ۱۳۹۲ھ = ۲۶ فتح ۱۳۵۱ ہش = ۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۹۵

عون و نصرت کے دم بدم ظہور کا ایک درخشندہ نشان

خلافتِ ثالثہ کے مبارک عہد میں ظاہر ہونے والی ایک عظیم برکت

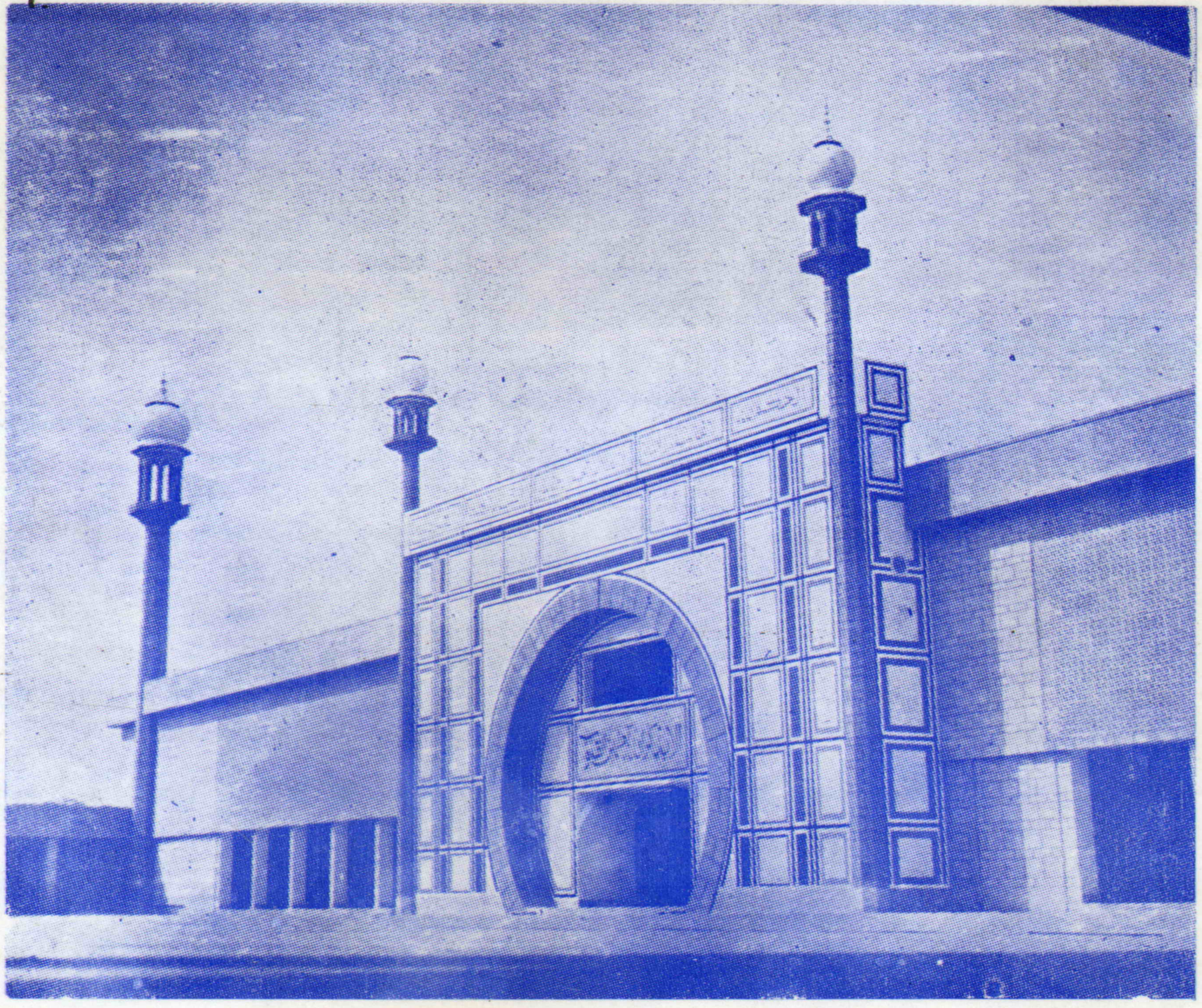

مسجد اقصیٰ کی پُرشکوہ عمارت

جس کا سنگِ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو رکھا اور ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء کو افتتاح فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام تعمیر شدہ
خلافت لائبریری کی نئی عمارت کی افتتاحی تقریب کے چند مناظر

تاریخ افتتاح: ۳۰ر اکتوبر ۱۹۷۱ء

افتتاحی تقریب سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ افتتاحی تقریب میں شرکت کیلئے تشریف لا رہے ہیں

تقریب میں شرکت کرنے والے احباب

حضور اپنے دست مبارک سے لائبریری کا افتتاح
فرما رہے ہیں

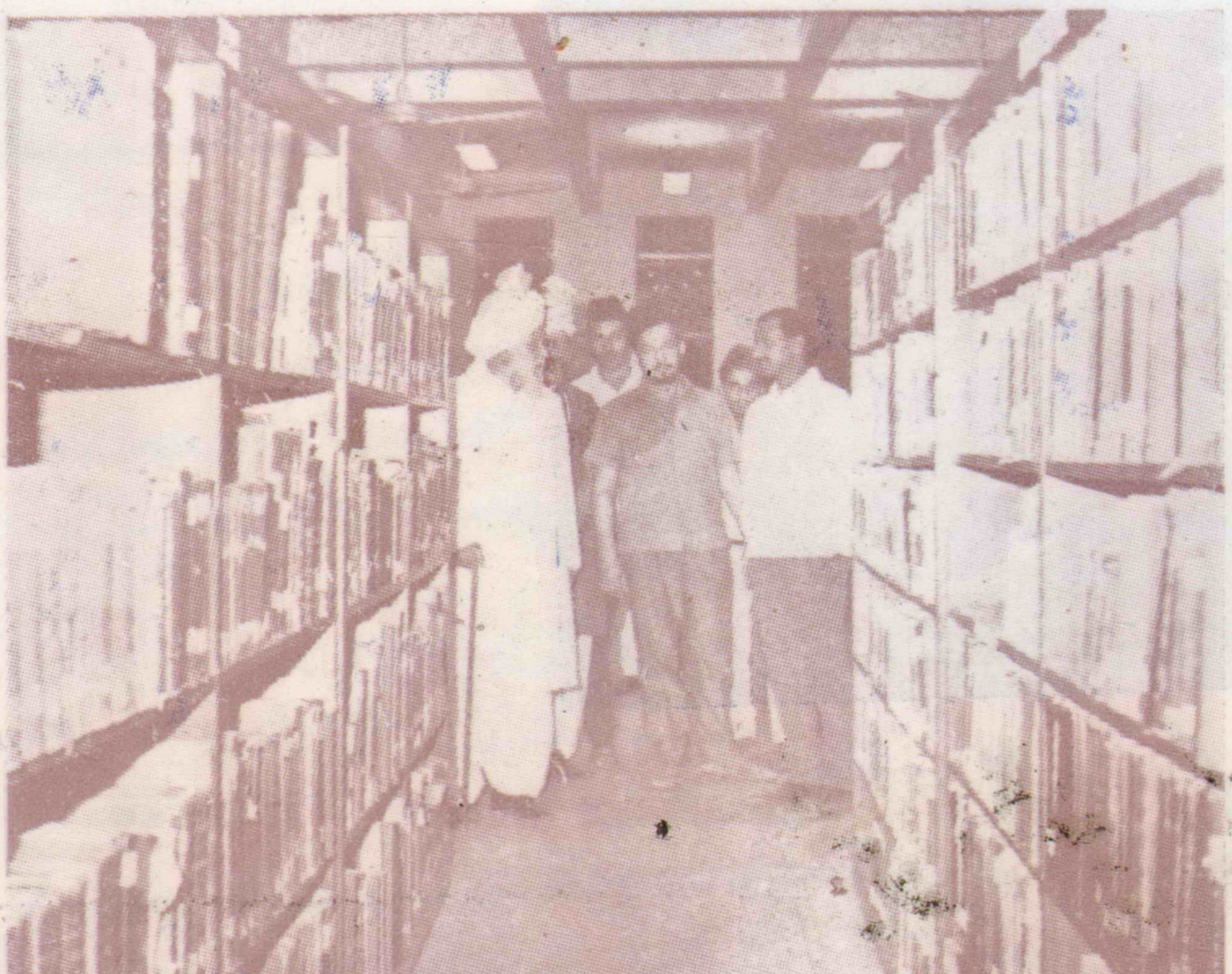

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لائبریری کے اندرونی حصہ کا معائنہ فرما رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بار بار ملنے والی آسمانی بشارت

"خُدا مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبّت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا"

"ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا"

امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ کی طرف سے بار بار ملنے والی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو دنیا میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دینگے اور ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

سو اے سننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ مَیں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور مَیں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیئے تھا اور مَیں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شاملِ حال ہوا۔ پس اُس خدائے قادر و کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مُشتِ خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا ؎

عجب دارم از لطفت اے کردگار — پذیرفتۂ چوں منِ خاکسار

پسندیدگانے بجائے رسند — زما کہتر انت چہ آمد پسند

چو از قطرۂ خلق پیدا کنی — ہمیں عادت اینجا ہویدا کنی" تجلیاتِ الٰہیہ ۲۱-۲۲

(۲) "بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزار ہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب کی طرح روشن ہیں خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ مَیں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دوں گا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب ہوگی اور فرمایا مَیں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا اور یاد رہے کہ یہ الہامات اس واسطے نہیں لکھے گئے کہ ابھی کوئی ان کو قبول کرلے بلکہ اِس واسطے کہ ہر ایک چیز کے لئے ایک موسم اور وقت ہے پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئے گا تو اُس وقت یہ تحریر مستعد دلوں کے لئے زیادہ تر ایمان اور تسلّی اور یقین کا موجب ہوگی۔" (انوار الاسلام صہ ۵۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل
جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۷۲ء

اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو وہ خدائی حکم کے ماتحت روحانی طور پر بنجر و ویران سرزمین میں لوگوں کو حق کی طرف دعوت دینے کے لئے یکایک اپنی آواز بلند کرتا ہے۔ دنیا والے اُس پُر رعب و پُر شوکت اور پُر جلال و پُر ہیبت با ایں ہمہ اکیلی و تنہا آواز کو بہت کمزور اور نحیف و ناتواں گردانتے ہوئے خندۂ استہزاء میں اڑانے کی کوشش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس کی یہ آواز اس شور و غل میں دب جائے گی۔ وہ اعلانِ حق کے سلسلہ میں اُس مامور من اللہ کی اِس آواز کو اُس اکیلے قطرہ کی مانند سمجھتے ہیں جو یکدم آسمان سے گرتا اور زمین میں جذب ہو کر رہ جاتا ہے۔ وہ نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے کہ یہ اکیلا قطرہ نقیب ہے رحمتِ خداوندی کی اُس موسلا دھار بارش کا جو پیچھے پیچھے چلی آرہی ہے، وہ جب آئے گی تو زمین پر جل تھل کر کے خشک ندی نالوں اور دریاؤں کو پانی سے لبریز کر دکھائے گی اور وہ پوری قوت اور شان کے ساتھ بہتے ہوئے بنجر اور ریگستانی علاقوں کو بھی سیراب کرتے اور سرسبز و شاداب بناتے چلے جائیں گے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے اس آخری زمانہ میں اپنے ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تھا نوعِ انسان کو حق کی طرف دعوت دینے کے لئے اِس دنیا کے روحانی ویرانے میں اپنی پُر شوکت و پُر جلال آواز بلند کی۔ دنیا اور دنیا کے متوالوں نے اسے خندۂ استہزاء میں اڑانا اور شور و غل میں دبا دینا چاہا۔ آپ نے اہلِ دنیا کو مخاطب کر کے ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ میری اکیلی آواز ایک آسمانی قرنا ہے جو خندۂ استہزاء کے شور و غل، دبتی نہیں پورے کرۂ ارض پر غالب آئے بغیر نہ رہے گی۔ نیز آپ نے یہ اعلان بھی کیا کہ میری اکیلی آواز محض ایک قطرہ کی طرح نہیں ہے جو آسمان سے اچانک گرنے اور زمین میں جذب ہونے کے بعد اپنی ہستی گنوا بیٹھے بلکہ اس کے جلو میں رحمتِ خداوندی کا مینہ چلا آرہا ہے۔ وہ مینہ قلوبِ انسانی کی بنجر و ویران زمینوں کو اس طرح سیراب کرے گا کہ ان سے محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے چشمے اُبلیں گے اور پھر وہ چشمے باہم مل کر ایک عظیم دریا کی صورت میں بہہ نکلیں گے۔ وہ دریا اُفق تا بہ اُفق پھیلتا اور آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا یہاں تک کہ کُل دنیا کو سیراب کر کے اسے سرسبز و شاداب کر دکھائے گا۔ چنانچہ آپ نے سلسلہ بیعت کے آغاز اور حزب اللہ کے طور پر ایک علیحدہ جماعت کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں ...... اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

اس میں کیا شک ہے کہ اس ابتدائی حالت میں جس نے بھی نورِ فراست کی مدد سے حضور علیہ السلام کو شناخت کر کے آپ کی آواز پر لبیک کہا اس کے قلبِ صافی کو آسمان سے نازل ہونے والی بارانِ رحمت نے اس طرح سینچا کہ اس سے محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ اُبل پڑا۔ لبیک کہنے والوں کے دلوں سے ایسے چشمے اُبل اُبل کر قادیان کی سرزمین میں ایک جگہ اکٹھے ہوتے رہے اور پھر حسبِ پیشگوئی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ مبارک و مقدس میں خلافت کے آسمانی نظام کی برکت کے طفیل ایک بہت وسیع اور عظیم دریا کی صورت میں بہہ نکلے۔ یہ دریا مشرق و مغرب میں بہتا آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا حتیٰ کہ یہ اب کُل عالم پر محیط ہوتا جا رہا ہے۔ جس براعظم اور اس کے جس علاقہ میں بھی یہ دریا جاتا ہے وہاں کی سعید روحوں اور نیک فطرت انسانوں کے دلوں کو سیراب کر کے اور ان میں محبتِ الٰہی، محبتِ رسولؐ، اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے خوش رنگ شگوفے کھلا کر انہیں گلزار بنا دیتا ہے۔ اور وہ بے اختیار ہو کر حمد باری تعالیٰ اور ثنائے محمد مصطفیٰؐ کے نغمے الاپنے لگتے ہیں۔ آج دنیا کا ہر ملک ان سرمدی نغموں کی مسحور کن آوازوں سے گونج رہا ہے۔ لیکن مست و بے خود بنا دینے والی اس گونج کو وہی سُن سکتے ہیں جن کے روحانی کان کھلے ہوتے ہیں۔

آج یہ دلوں سے بے اختیار اُبلنے والے پاک چشموں اور ان سے بننے والے اس عظیم دریا ہی کی فیض رسانی کا اثر ہے کہ مشرقِ بعید، ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ کے مختلف ممالک میں آئے دن عالی شان مشن ہاؤس اور مساجد تعمیر ہو کر وہاں کی فضاؤں کو توحیدِ حقیقی اور رسالت و ختمیتِ محمدیؐ کی پیہم بلند ہونے والی نداؤں سے معمور کر رہی ہیں۔ دنیا کے ہر ملک اور علاقے میں بولی جانے والی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر شائع ہو ہو کر ان ملکوں اور علاقوں کو قرآنی انوار سے منوّر کر رہی ہیں اور اب علی الخصوص خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک و مقدس عہد میں محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے جذبۂ بے پناہ و بے اختیار کے زیرِ اثر ارضِ بلالؓ کے طول و عرض میں لگاتار احمدیہ ہسپتالوں اور احمدیہ ہائر سیکنڈری سکولوں کا قیام عمل میں آتا چلا جا رہا ہے۔ بیسیوں کی تعداد میں احمدی ڈاکٹرز اور اساتذہ اپنی زندگیاں وقف کر کر کے بندگانِ خدا کی ہر ممکن خدمت بجا لانے کے لئے برابر وہاں پہنچ رہے ہیں۔ یہ ہسپتال اور یہ سکول اور ان میں خدمات بجا لانے والے ایثار پیشہ رضا کار ڈاکٹرز اور اساتذہ جہاں ایک طرف دکھی انسانوں کو دکھوں سے نجات دلانے اور جہالت کا قلع قمع کر کے لوگوں کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے کا وسیلہ ثابت ہو رہے ہیں۔ وہاں دوسری طرف یہ ہزاروں ہی نہیں لاکھوں انسانوں کے دلوں میں دینِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بیج بکھیر کر ان کی اس غرض سے آبیاری کر رہے ہیں کہ ان میں بھی محبتِ الٰہی اور محبتِ رسولؐ کی سرسبز و شاداب کھیتیاں لہلہانے لگیں۔ الغرض محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا یہ عظیم دریا اطراف و جوانبِ عالم میں پھیلتا اور بڑھتا چلا جا رہا ہے اس کے پھیلنے اور آگے ہی آگے بڑھنے سے دنیا کی کایا پلٹ رہی ہے اور اس امر کے آثار روز بروز نمایاں ہو رہے ہیں کہ مستقبل قریب میں کرۂ ارض کا نقشہ بدلنے والا ہے۔

یہ سب نتیجہ ہے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس اکیلی آواز کا جو آج سے ۸۳ سال قبل خدائی حکم کے ماتحت بلند کی گئی تھی یا بالفاظ دیگر یہ نتیجہ ہے اس اکیلے قطرے کا جس نے آسمان سے نازل ہو کر دنیا والوں کو رحمتِ خداوندی کی موسلا دھار بارش کا مژدہ سنایا تھا۔ آج اس بارش کا زندگی بخش پانی ایک عظیم دریا کی شکل اختیار کر کے دنیا میں آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے اور خود امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس منظوم ارشاد کی صداقت کو دنیا پر روزِ روشن کی طرح آشکار کر رہا ہے ؎

اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا

دعوتِ حق کے لئے جوش

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

(المسیح الموعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفان اور اعمالِ صالحہ کی قوت کے ساتھ ہی علمی فکری اور عقلی صلاحیتوں کو بڑھانے کی کوشش کرو

میرے دل میں یہ آگ لگی ہوئی ہے کہ میں تمہیں جھنجھوڑ کر اس مقام پر لا کھڑا کروں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے

بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کے قدموں میں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہمارا فرض ہے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتیسویں سالانہ اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام سے بصیرت افروز خطاب

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی)

در اخاء ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتیسویں سالانہ اجتماع کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا اس کا ایک حصہ قارئین کے استفادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"فرمایا" تعلیمی اداروں کے قومی تحویل میں چلے جانے پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اس پر غور کرو۔ چنانچہ اس سوچ بچار کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ تعلیمی اداروں میں جو تعلیم دی جاتی ہے وہ حقیقی تعلیم کا دسواں حصہ بھی نہیں ہوتی بلکہ تعلیمی اداروں کے کام تو بالکل ابتدائی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر انسان وہیں تک ٹھہر جائے تو گویا وہ ایک نہایت ہی نامعقول اور مہلک مقام پر ٹھہر گیا۔ اس کے متعلق

میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

اور بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کے مطابق علم کن کن مراحل سے گزر کر کامل ہوتا اور ایک حقیقی شکل اختیار کرتا ہے۔ کہنے کو تو مثلاً ایک بھیڑ کے پیٹ میں جو دو ہفتے کا بچہ ہے اور صرف ایک لوتھڑے کی شکل میں ہوتا ہے وہ بھی بھیڑ کا بچہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ وہیں کھڑا ہو جائے اور اس کو پوری نشوونما نہ ملے تو وہ ایک گندی اور عفونت والی چیز ہے آپ اس کو ہاتھ لگانا بھی پسند نہیں کریں گے۔ لیکن وہی چیز جب نشوونما پا جائے گی اور بھیڑ کا بچہ بنے گی اور پھر جب وہ سال کا ہو جائے گا، چربی اس پر چڑھی ہوئی ہوگی تو آپ اس کو کتنے شوق سے کھا رہے ہوں گے۔ حالانکہ اس کو آپ ایک سال اور چند مہینے پہلے ہاتھ لگانے کو تیار نہیں تھے۔ پس جب تک کوئی کام اپنے کمال نہیں پہنچتا، نہ اس میں کوئی حسن پیدا ہوتا ہے اور نہ اس میں کوئی افادیت پیدا ہوتی ہے۔

قرآن کریم نے

علم کے متعلق مختلف الفاظ

بیان کئے ہیں۔ ایک "علم" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ دوسرے "فکر" کا لفظ استعمال کیا ہے تیسرے عقل کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ ایک سلسلہ ہے جو علم و فکر اور عقل و تدبر پر مشتمل ہے۔ لیکن جب ہم علم کے حصول کے لئے یا علم کو پھیلانے کے لئے روحانی جدوجہد کرتے ہیں تو ایمان اور عمل صالح کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ یہ علم کا ایک اور سلسلہ ہے جس کے متعلق قرآن کریم کہتا ہے

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ (فاطر ۲۹)

اس میں علم اور فکر کی بجائے شعور اور عرفان کا ذکر ہے۔ تاہم پہلے میں اس حسین سلسلہ یا چکر کے متعلق کچھ کہوں گا جو علم سے شروع ہوتا ہے جس میں علم سے فکر کی طرف حرکت، فکر سے عقل کی طرف حرکت۔ اور عقل سے پھر علم کی طرف حرکت ہوتی ہے۔ پھر علم سے فکر کی طرف حرکت، پھر فکر سے عقل کی طرف حرکت اور پھر عقل سے علم کی طرف حرکت ہوتی ہے۔ غرض یہ ایک بڑا لطیف چکر ہے جو چلتا رہتا ہے۔

علم کے معنے

ہوتے ہیں کسی چیز کے متعلق ظاہری حواس سے (مثلاً کان سے سنکر یا آنکھ سے دیکھ کر یا ہاتھ سے چھو کر یا زبان سے چکھ کر) معلوم کرنا اور جاننا۔ غرض ظاہری حواس سے ہم بہت کچھ حاصل کرتے ہیں اور جہاں تک دیکھنے اور سننے سے علم کے حصول کا تعلق ہے، اس میں کتابوں کا پڑھنا یا ان کا سننا شامل ہے۔ چنانچہ جو علم ظاہری حواس سے حاصل کیا جاتا ہے اس علم کا بھی صرف ایک حصہ درسی کتب کے مطالعہ پر مشتمل ہے یعنی اس علم کے ایک حصہ کے ساتھ ہمارے تعلیمی اداروں کا تعلق ہے۔

پھر جہاں تک تعلیمی اداروں کا تعلق ہے ایک ہمارا جامعہ احمدیہ ہے جس میں دینی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ دوسرا تعلیم الاسلام کالج ہے جس کے نصاب میں دیگر درسی کتب شامل ہیں۔ مثلاً سائنس کے مضامین کے لئے فزکس کیمسٹری، باٹنی، زوالوجی اور حساب کی کتب ہیں۔ پھر اسی طرح آرٹس کے مضامین مثلاً اقتصادیات اور سیاسیات وغیرہ ہیں۔ ان کے متعلق بھی کتابیں ہیں جو نصاب کے طور پر پڑھائی جاتی ہیں حالانکہ وہ کسی اور شخص نے لکھی ہوتی ہیں۔ طلباء ان کتابوں کو پڑھ کر وہ چیز حاصل کرتے ہیں جو کسی اور نے مشاہدہ کرکے یعنی آنکھ سے دیکھ کر یا اپنے زمانے اور اپنے حلقے میں اپنے دوستوں اور بزرگ علماء کی آراء سنکر ان سے ایک نتیجہ نکالا ہے۔ پس وہ میرا یا آپ کا علم نہیں ہے وہ یا تو کتاب لکھنے والے کا علم ہے یا کتاب پڑھانے والے کا علم ہے جو ہم تک آنکھ یا کان کے ذریعہ پہنچا ہے۔ یعنی یا خود کتاب پڑھی یا استاد کا لیکچر سنا۔ تاہم آنکھ اور کان کے علاوہ اور بھی تو ظاہری اور باطنی حواس ہیں جو

حصولِ علم کا ذریعہ اور وسیلہ

بن سکتے اور بنتے رہے ہیں اس لئے تعلیم کے حصول کا سارا انحصار سکول یا کالج کی پڑھائی پر نہیں ہونا چاہیئے۔ علاوہ ازیں جامعہ احمدیہ کی پڑھائی میں بھی بعض دفعہ یہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے کہ بالکل تھوڑا سا علم حاصل کرنے پر (جو سارے علم کا شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں ہوتا) غرور پیدا کرکے بعض لوگ اپنے آپ کو عالم کہلانے لگ جاتے ہیں مثلاً جامعہ میں اگر کسی آدمی نے صحیح بخاری پڑھی یا کسی نے بخاری پڑھائی تو یہ علم بھی گویا آنکھ اور کان کے دو ظاہری حواس کے ذریعہ حاصل ہوا۔ حالانکہ اور بھی کئی ظاہری حواس ہیں جن کے ذریعہ علم حاصل ہو سکتا ہے اور اس لحاظ سے بھی یہ علم ادھورا ہے۔ پس

علم کا پہلا ذریعہ اور وسیلہ

اور اس کا پہلا مرحلہ (علم کو اگر ہم وسیع معنوں میں لیں تو) ظاہری حواس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے جانا ہے۔ چنانچہ ہم اکثر چیزوں کو ظاہری حواس سے جانتے اور معلوم کرتے ہیں۔ آپ اسی ماحول ہی کو لے لیجئے۔ میری آنکھ مجھے صرف یہ بتاتی ہے کہ میرے سامنے اس وقت کئی ہزار انسان بیٹھے ہیں۔ پس جہاں تک ظاہری حواس میں سے آنکھ کا تعلق ہے اس نے اس اجتماع میں اس کے سوا اور کچھ نہیں بتایا کہ کئی ہزار نوجوان (اور کچھ بڑی عمر کے دوست بھی ہیں) میرے سامنے بیٹھے ہیں یا پھر میری آنکھ نے یہ بھی بتایا کہ بہت تھوڑے سے خدام ہیں جنہوں نے اپنا نیا نشان اپنے گلے میں لٹکایا ہوا ہے۔ پھر آپ نے جب اپنا عہد دہرایا یا جب آپ کے صدر صاحب نے میرے سامنے آپ کی حاضری کی رپورٹ پیش کی تو میرے کان نے یہ بتایا کہ میرے سامنے جو مجمع بیٹھا ہوا ہے اس کا تعلق خدام الاحمدیہ سے ہے

پس آنکھ اور کان نے اس سے زیادہ کچھ نہیں بتایا چنانچہ ان دونوں ظاہری حواس سے ہمیں جو علم حاصل ہوتا ہے اسے علم بسیط بھی کہا گیا ہے۔ اس میں اور بہت ساری چیزیں بھی شامل ہیں۔ لیکن اس چکر میں جہاں تک علم کا تعلق ہے وہ صرف ظاہری حواس کے ذریعہ چیزوں کے جاننے یا معلوم کرنے کو کہتے ہیں۔

پھر قرآن کریم نے جس دوسری چیز کا ذکر کیا ہے یعنی علم کے بعد جو دوسرا مرحلہ آتا ہے وہ

غور و فکر کرنے کا مرحلہ

ہے۔ فکر ایک قوت ہے جو بیرونی علم یعنی ظاہری حواس کے ذریعہ جو کچھ معلوم کیا جاتا ہے اس سے نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اسی لئے مفکر اس شخص کو کہتے ہیں جو علم بسیط کو بروئے کار لاتا اور مختلف چیزوں کو باہم جوڑ کر ان سے ایک نتیجہ نکالتا ہے۔ مثلاً بہت سارے خدام کو ظاہری حواس کے ذریعہ دین کا ایک نہ ایک تختہ معلوم ہوا اس سے ہماری فکر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جماعت احمدیہ کے نمائندہ نوجوان آج کے اس اجتماع میں خلوص نیت کے ساتھ دین کا علم سیکھنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اب خلوص نیت ظاہری علم کے ساتھ تو معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس کا تو بعض اور چیزوں کے ذریعہ تجزیہ کرنا پڑتا ہے۔ گویا ہماری فکر نے بہت ساری چیزوں کو ملا کر ایک نتیجہ اخذ کیا مثلاً یہ کہا کہ جب بھی احمدی اکٹھے ہوتے ہیں تو ان کی جو مختلف حرکات اور جو مختلف کلمات ہم تک پہونچتے ہیں ان سے ہم یہی نتیجہ نکالتے ہیں کہ احمدی خلوص نیت کے ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں۔ مثلاً جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

ایک لاکھ مرد و زن

کا اجلاس ہوتا ہے مگر ان کا آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا چنانچہ اس لڑائی جھگڑے کا فقدان اور دیگر ظاہری علوم جو ظاہری حواس سے حاصل کردہ ہیں ان سے قوت فکریہ اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ احمدی نوجوان یہاں خلوص نیت کے ساتھ جمع ہوئے ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ انسانی فکر علم بسیط کی مختلف تاروں اور دھاگوں کو جوڑ کر ایک نتیجہ نکالتی ہے۔ جس نتیجہ کا انسان کے ظاہری حواس کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق اس کی قوت فکریہ کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ علم کا دوسرا مرحلہ ہے۔

چنانچہ غور و فکر کرنے سے جب ایک نتیجہ نکل آتا ہے تو پھر انسان کا علم تیسرے مرحلہ میں داخل ہوتا ہے جس کی رُو سے پریکٹیکل لائف یعنی عملی میدان میں یہ پرکھ لینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ نتیجہ صحیح نکلا ہے یا نہیں گویا جس طرح سائنس میں تجربے کئے جاتے ہیں اسی طرح سوشل سائنس میں بھی تجربے کئے جاتے ہیں اور یہ کام انسانی عقل سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ انسانی فکر جو نتائج اخذ کرتی ہے۔ ان کی صحت معلوم کرنے کے لئے از روئے عقل تجربہ کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً اس وقت آپ کے اجتماع کا جو پروگرام آپ کے سامنے پیش ہو رہا ہے یہ گویا سب تجربہ ہی ہوگا۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آپ یہاں خلوص نیت کے ساتھ اکٹھے ہوئے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ سب کے سب مجوزہ پروگرام میں حصہ لیں گے اور اس ماحول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے تو

عقل کی کسوٹی

پر ان تین دن کا تجربہ بتلائے گا کہ ہمارا فکری نتیجہ صحیح تھا۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں عقل اس قوت کا نام ہے جو انسان کو علم اور فکر و شعور کے مطابق کام کرنے کی توفیق بخشتی ہے۔ اسی لئے عاقل اس شخص کو کہتے ہیں جو صحیح علم صحیح فکر اور صحیح شعور کے مطابق کام کرتا ہے اور عملی میدان میں پہلے علمی اور اس کے بعد فکری نتائج کی جانچ پرکھ کے لئے تجربے کرتا ہے۔ چنانچہ جس وقت وہ تجربہ کرتا ہے تو مادی اور ظاہری حواس سے اسے کام لینا پڑتا ہے اور ان ظاہری حواس کے ذریعہ کئی نئی چیزیں اس کے سامنے آجاتی ہیں۔ چنانچہ پہلی سٹیج کے بعد پھر دوسری سٹیج میں بعض نئی باتیں ظاہری حواس کے نتیجہ میں اس کے سامنے آتی ہیں تو وہ پھر فکر سے کام لیتے ہوئے ان پر غور کرتا ہے۔ پھر وہ کچھ نتائج اخذ کرتا ہے۔ پھر وہ عمل کے میدان میں اپنی عقل کے زور سے ان کو پرکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر اس عملی تجربے کے وقت بھی کئی نئی چیزیں انسان کے سامنے آتی ہیں اور یہ ایک ایسا چکر بن جاتا ہے جو

انسان کے علم کو بڑھانے کیلئے

چلتا رہتا ہے۔ مثلاً آپ کیمسٹری کو لے لیں۔ یہ جڑی بوٹیوں کے اجزاء اور مرکبات کا علم ہے یہ علم ہزاروں سال سے موجود اور روز بروز بڑھتا چلا گیا ہے۔ یہ کیوں بڑھا۔ یہ اسی فکر کے نتیجہ میں بڑھا۔ مثلاً لوگوں نے ایک چیز کا مشاہدہ کیا اور غور و فکر کے بعد وہ کسی خاص نتیجہ پر پہنچنے میں کامیاب ہوگئے اور ان کی عقل نے عملاً انکو درست پایا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ہزاروں لاکھوں چیزیں پیدا کیں جن میں سے مثلاً ایک یہ چائے بھی ہے جسے ہم روزانہ کئی بار پیتے ہیں اس کا استعمال کیسے رائج ہوا یہ

ایک طویل داستان

ہے۔ مختصراً یہ کہ چنگیز خاں یا اس کے بیٹوں کی ایک فوج نے جو لاکھوں کی تعداد میں تھی کسی علاقہ پر حملہ آور ہونے کے لئے کوچ کیا۔ راستے میں ایک جگہ جہاں انہوں نے پڑاؤ کیا ہیضہ کی وبا پھیلی ہوئی تھی۔ فوج کے سپہ سالار نے اطباء کو بلایا اور کہا کہ ہم تو اس وبائی مصیبت میں پھنس گئے ہیں، اس سے نکلنے کی کوئی ترکیب بتاؤ چنانچہ اطباء نے مشورہ دیا کہ فوج کے ہر سپاہی اور افسر کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ پانی کو اُبال کر پیئے۔ سپہ سالار نے ساری فوج کو حکم دے دیا جس پر فی الفور عمل درآمد بھی ہونے لگا اس زمانے میں افسر اعلیٰ کی طرف سے جو حکم ملتا تھا اس کی یا تو پابندی کرنی ہوتی تھی یا گلا کٹوانے کے لئے تیار رہنا پڑتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے جب پانی کو اُبال کر پینا شروع کیا تو انہیں بدمزہ لگا۔ آپ بھی اگر پانی اُبال کر پئیں تو وہ آپ کو بدمزہ لگے گا۔ بہرحال چونکہ پانی ابالنے سے پھیکا سا ہو جاتا ہے اس لئے ان کو چنداں پسند نہ آیا۔ اتفاقاً ایک دن ان کا کوئی آدمی جنگل میں سے گزر رہا تھا اس نے دیکھا ایک خوشبودار جنگلی بوٹی اگی ہوئی ہے۔ وہ اس کے کچھ پتے لایا اور اپنے ساتھیوں سے کہا آؤ تجربہ کریں۔ انہوں نے پانی ابالا اور وہ پتے بھی اس میں ڈال دیئے تو وہ پانی ان کو اچھا لگا۔ چنانچہ ظاہری حواس سے انہیں ایک علم حاصل ہوا یعنی ان کی آنکھ نے پتوں کو دیکھا اور زبان نے اس کا مزہ چکھا، پھر انہوں نے سوچا اس پر غور اور فکر کر کے اس کا کوئی نتیجہ نکالنا چاہیئے۔ اور اس سے نتیجہ انہوں نے یہ اخذ کیا کہ یہ پتے خالی پانی کا مزہ ہی نہیں بدلتے بلکہ معدہ کی IRRITATION (اری ٹیشن) یعنی سوزش اور جلن کو بھی دور کرتے ہیں۔ تو گویا پہلا نتیجہ یہ نکلا کہ اس سے پانی بدمزہ نہیں رہا۔ اس سے پانی کا ذائقہ بہتر ہوگیا۔ دوسرے انہوں نے ظاہری حواس کے ذریعہ یہ بھی معلوم کیا کہ معدہ میں جو درد اور خراش محسوس ہوتی تھی اس کا احساس بھی ختم ہوگیا۔ غرض انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ ایک بڑی اچھی اور مفید چیز ہے۔ لیکن یہ تو ایک تھوڑا سا علم تھا جو محدود شکل میں تجربۃً حاصل ہوا تھا کیونکہ دس بیس یا سو دو سو آدمیوں نے وہ پانی پیا ہوگا مگر جب ان کے سپہ سالار کو پتہ لگا (اس زمانے میں بادشاہ خود فوج کی کمان کرتے تھے) تو اس نے اطباء کے مشورے سے ساری فوج کو پانی اُبال کر اور اس میں اس چائے کی (جو اب سبز چائے کہلاتی ہے) پتی ڈال کر پینے کا حکم دیا اور اس طرح گویا عقل کے زور سے انہوں نے عملی تجربہ کیا اور پھر انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ یہ بڑی اچھی چیز ہے اس لئے ساری فوج کو استعمال کرنی چاہیئے۔

یہ تو تھی

چائے کے استعمال کی ابتداء

جو چنگیز خاں یا اس کے بیٹوں کے زمانہ میں ہوئی۔ اس کے بعد لوگوں نے اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعلق غور و فکر کیا اور بہت سے عملی تجربات کے بعد اس کے کئی خواص معلوم کئے۔
مثلاً لوگوں نے یہ بھی معلوم کیا کہ یہ صرف دماغی امراض کی روک تھام کے لئے ہی مفید
نہیں بلکہ پینے کے لحاظ سے بھی بڑی اچھی چیز ہے۔ کئی آدمیوں کو چت اور بیدار بھی
رکھتی ہے۔ چونکہ بعض کھانے پینے والی چیزوں کا اثر محدود ہوتا ہے اور ہر ایک پر یکساں
نہیں ہوتا مثلاً ایک ایسی چیز ہے جس کو استعمال تو بہت سارے لوگ کرتے ہیں۔ مگر
ان میں چند ایک پر اس کا اثر ہوتا ہے باقی پر نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ عقل کا کام ہے
کہ وہ تجربہ کر کے بتائے کہ اس چیز کا جو ردعمل ہے استثنائی حیثیت رکھتا ہے یا اس
کا سارے انسانوں پر

اجتماعی ردعمل

مترتب ہوتا ہے چنانچہ اس قسم کے عقلی تجربات کے نتیجہ میں جہاں چائے اور اس کے خواص کا
علم بہت ترقی کر چکا ہے وہاں اس کے بعض نقائص بھی سامنے آچکے ہیں
پس اگر ہم حقائق الاشیاء پر غور کریں تو ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ ایک چکر ہے
جس کی علم سے فکر کی طرف حرکت ہے اور فکر سے عقل کی طرف حرکت ہے اور عقل
سے پھر علم کی طرف حرکت ہے یعنی عقلی تجربے کے وقت ظاہری حواس نے اگر کوئی نئی
چیز دیکھی تو گویا عقل سے پھر علم کی طرف حرکت عمل میں آتی ہے اور پھر پہلے کی طرح غور و فکر اور عقلی تجربات کا چکر
چل پڑتا ہے اور یہ چکر جس پر انسانی علوم کی ساری ترقی (جسمانی بھی اور روحانی بھی) کا
دارومدار ہے ہمیشہ چلتا چلا جاتا ہے۔ روحانی علوم کی ارتقائی حرکت میں تھوڑا سا فرق
ہے۔ ہم اس میں بعض نام بدلتے ہیں ورنہ بنیاد سب کی ایک ہی ہے۔ جہاں تک روحانیت
کا سوال ہے اس میں ایمان اور عمل صالح کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ خود ایمان کے
اندر ان تینوں چیزوں کو اکٹھا کر دیا گیا ہے جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔
چونکہ ہمارے روحانی علماء نے ایمان کے یہ معنے کئے ہیں کہ زبان سے
اقرار کرنا اس لئے اس کا مطلب اس کے علاوہ کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا کہ ظاہری حواس
سے ہمیں ایمانیات کا پتہ لگا۔ مثلاً ظاہری حواس جن میں ہمارے کان اور آنکھیں بھی
شامل ہیں اور اسی طرح بعض دوسرے حواس بھی ہیں ان سے ہمیں پتہ لگا کہ اللہ ایک ہے
قرآن کریم ایک آخری

عظیم اور کامل شریعت

ہے اور یہ علم کا پہلا درجہ ہے گویا اظہار ایمان کی ابتدا سننے یا پڑھنے سے ہوتی ہے
پھر ہم نے اور بہت ساری چیزیں معلوم کیں ظاہری حواس سے۔ مثلاً روحانی طور پر اللہ تعالیٰ
قرآن عظیم، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی عظمت شان کے متعلق ایک ایک
کر کے باتیں معلوم ہوئیں ان کو ہماری فکر نے اکٹھا کیا اور اس سے کچھ نتائج نکالے
پس زبان سے ایمان کے اقرار کا تعلق علم سے ہے اور دل سے اقرار یا تصدیق
کا تعلق فکر سے ہے انسانی فکر کے ذریعہ مختلف تاروں کو جوڑ کر نئے نتائج اخذ کئے
جاتے ہیں۔ مثلاً ایمان یعنی مذہبی علم نے ہمیں یہ بتایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا مبارک وجود بڑی عظمت والا ہے۔ اس نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ دعائیں کرنا،
نمازیں پڑھنا، روزے رکھنا وغیرہ ایمانیات کے مختلف اجزاء ہیں۔ مگر فکر نے ایمان کی
ان جزئیات کو اکٹھا کیا اور اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ صرف یہی نہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہی ایمان کی ان جزئیات سے فائدہ اٹھا سکتے تھے بلکہ مذہبی دنیا میں
ہر آدمی یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے اور اسے اخذ کرنا چاہیئے کہ انسانی فکر نے یا صحیح فکر
نے یا ایک مسلمان کی صحیح فکر نے یا ایک احمدی کی صحیح فکر نے

ایمان کی جزئیات

سے یہی نتیجہ نکالا کہ اگر انسان الٰہی احکام کی پابندی کرے گا تو اسے بھی اپنے دائرہ استعداد
میں وہ برکات حاصل ہونگی جو پہلوں نے حاصل کیں۔
گویا مذہبی میدان میں اس نتیجہ تک پہنچنے کا تعلق فکر سے ہے۔ چنانچہ پھر اس
نے کہا آزما کر دیکھتے ہیں۔ پھر اس نے خلوص نیت کے ساتھ عمل کرنا شروع کیا۔ پھر اس
نے خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے دیکھے۔ جب پیار کے جلوے دیکھے تو اس کے سامنے
کہیں کہیں بسیط علم کے کچھ جلوے نظر آگئے۔ پھر اس نے غور اور فکر سے کام لیا
اور نتیجہ نکالا۔ پھر اس نے کہا عملی میدان میں مجھے اپنے فکر و شعور کو آزمانا چاہیئے تاکہ
میں اس سے فائدہ اٹھاؤں۔ چنانچہ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ کا یہی مطلب ہے کہ ایک
آدمی جو متقی ہو جاتا ہے اس کے لئے یہی ہدایت کا سامان علم بسیط اور فکر کے تسلسل

سے پھر پیدا کر دیا جاتا ہے۔ اس کا علم ایک جگہ رک نہیں جاتا۔ یہ ہمارا

ایک بنیادی مسئلہ

ہے کہ کوئی حقیقی مومن قرب الٰہی کی حرکت میں کبھی ایک جگہ نہیں ٹھہرتا وہ آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔
اسی وجہ سے آگے بڑھتا ہے کہ جب وہ خدا کا پیار حاصل کرتا ہے تو اس وقت اس کے سامنے بعض نئی
باتیں یا علم کے نئے پہلو آتے ہیں۔ پھر وہ ان کے اوپر غور کرتا ہے۔ پھر وہ ان سے بعض
نتائج اخذ کرتا ہے۔ پھر ان کے اوپر وہ عمل کرتا ہے۔ پھر ان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور
پھر اس کے سامنے نئی باتیں آتی ہیں اسی طرح ایک چکر چلتا رہتا ہے جس طرح ایک بگولا
آسمان کی طرف جاتا ہے جو الٰہی محبت اور پیار اور خدائی عظمت اور جلال کے اثرات
کا بگولا ہے وہ انسان کو اٹھا کر خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر کر دیتا ہے۔ اسے ہم
مذہبی زبان میں

شعور اور عرفان

بھی کہتے ہیں۔ علم اور فکر کی بجائے۔ گویا اس مقام پر مذہب نے ایک نئی چیز متعارف
کرائی ہے اور وہ باطنی حواس ہیں۔ ظاہری حواس کے نتیجہ میں مذکورہ چکر میں ہم عقل
تک پہنچے اور پھر اس کے ساتھ ایک اور چکر متوازن چلتا ہے جو شعور سے شروع ہوا
اور عرفان کے مرحلہ سے گزرا اور عمل صالح کے تجربہ کے میدان میں داخل ہو گیا۔ اسی لئے
اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا حکم فرمایا ہے۔ عمل صالح اس تسلسل میں
عقل ہی کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے کہ تجربہ کر کے دیکھتے ہیں اور پھر جس طرح دو
سٹیلائٹ فضا میں ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ اسی طرح عقل اور وہ روحانی طاقت
جو انسان کو عمل صالح پر مجبور کرتی ہے وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں گویا یہ دو چکر جو مختلف
نقطوں سے شروع ہوئے تھے ایک مومن کی عقل اور عمل صالح کی قوت پر آکر اکٹھے
ہو جاتے ہیں یہ شرف صرف ایک حقیقی مومن کو حاصل ہے کیونکہ جو مومن نہیں ہوتا وہ تو ظاہری
علوم کے ارتقائی تسلسل میں عقل پر آکر ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن جو مومن ہوتا ہے وہ عقل کے
ساتھ عمل صالح کی قوت بھی رکھتا ہے۔ گویا عقل بھی ایک طاقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے
انسان کو دی ہے اور عمل صالح کی طاقت بھی انسان کو خدا ہی نے دی ہے جب یہ دو
طاقتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں تو پھر انسان علیٰ وجہ البصیرت حقیقی مومن یا احمدی مسلمان بنتا ہے
پھر اس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس نے اس تیسرے درجہ پر ایمان کا مزہ چکھ
لیا یا اس مزہ چکھنے کے بعد جسے ایمان کی بشاشت حاصل ہو گئی اس کے چہرے پر کبھی
اداسی نہیں آسکتی۔ کون کہتا ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کے سامنے موت کا چہرہ نہیں آیا اور وہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑے نہیں
ہوئے۔ جس طرح ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے سامنے موت آئی تھی اور انہوں نے
کبوتر کی طرح خوف کے مارے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اسی طرح صحابہؓ کے سامنے بھی
موت آئی اور اسی خوفناک شکل میں آئی لیکن وہ مسکراتے ہوئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہوں پر آگے سے آگے قدم مارتے چلے گئے، اس واسطے
کہ وہاں محض عقل نہیں تھی بلکہ عقل کے ساتھ عمل صالح کی قوت بھی کارفرما تھی خدا کی راہ
میں جان دینا یا اپنا سب کچھ قربان کر دینا عمل صالح ہے۔ یعنی اس کے لئے صرف موت کا
وارد ہو جانا ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ تو

فنافی اللہ کا مقام

حاصل کر لیتا ہے وہ موت کو قبول کرنے کے لئے ہر دم اور ہر لحظہ تیار رہتا ہے۔ پس یہ وہ
مقام ہے جہاں عمل صالح یعنی فنافی اللہ اور عقل کا مقام اکٹھا ہو جاتا ہے۔
میں نے اس مضمون کو بھی مختصراً بیان کیا ہے۔ اب یہ دیکھنا باقی رہ گیا ہے۔ کہ اس
کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ میں نے یہ مضمون آپ کے سامنے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے
بیان کیا ہے۔ اور اس طرح یہ آپ کے سامنے علم بسیط کا حکم رکھتا ہے۔ یعنی آپ نے
جو کچھ سنا ہے وہ مجھ سے سنا ہے۔ چنانچہ میں نے اور آپ نے اس کا نتیجہ یہ
نکالنا ہے کہ تعلیمی اداروں کے قومیائے جانے کے بعد علم کے میدان میں ہمارا کام کم
نہیں ہوا بلکہ ہماری توجہ کو اللہ تعالیٰ نے حقیقی علم کے پھیلانے کے لئے آزاد کر دیا ہے
کیونکہ درسی کتب پڑھ لینا غرور تو پیدا کر سکتا ہے لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(الف) صحیح فکر اور صحیح عقل اور (ب) صحیح شعور اور اعمالِ صالحہ کی قوت نہیں پیدا کر سکتا۔ اس کے لئے آپ نے کوشش کرنی ہے۔ اس کے لئے آپ نے صرف اس ملک میں کوشش نہیں کرنی۔ آپ نے ساری دنیا میں کوشش کرنی ہے کیونکہ اس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے۔

پس بدلے ہوئے حالات نے ہمیں پکڑ کر اور جھنجھوڑ کر اس بات کے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ ہم اپنے بعض ضروری کام بھول گئے تھے ہمیں ان کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اب مثلاً جو شخص احمدیت کا سخت مخالف ہے کیا آپ نے اس کے متعلق کبھی سوچا ہے کہ وہ آپ کی مخالفت کیوں کرتا ہے؟ وہ آپ کی مخالفت محض اس لئے کرتا ہے کہ

دینی علم کے میدان میں

اس کا علم ظاہری حواس سے آگے نہیں بڑھا۔ اس نے جو کتب پڑھی ہیں اس کے مطابق اس نے فتوے دے دیا۔ حالانکہ اسے یہ سوچنا چاہیئے تھا کہ اس کا علم تو ناقص اور نامکمل ہے، جس کے ذریعے انسان کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا وہ تو صرف علم بسیط کا رنگ رکھتا ہے مگر اس نے ہماری تاریخ میں شروع سے اب تک مخالفت کا یہ تماشہ دکھایا ہے۔ یوں ویسے یہ ایک لمبا مضمون ہے لیکن بڑا لطیف بھی ہے اور ایک لحاظ سے لطیفہ بھی ہے۔ ہمیں شرمندہ کرنے والا بھی ہے اور فکرمند کرنے والا بھی ہے۔

حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بہت بڑے بزرگ

تھے۔ اکثر خدام ان علاقوں سے آتے ہیں جہاں حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی عزت اور احترام کیا جاتا ہے۔ مثلاً کشمیر میں انہیں بڑی عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ چنانچہ ان علماء نے جن کا علم ظاہری حواس کے ذریعہ حاصل کئے ہوئے علم سے آگے بڑھ کر عقل وفکر کے میدانوں میں داخل نہیں ہوا تھا ان پر یہ کہہ کر کفر کا فتوے لگایا کہ تم وہ باتیں کہہ رہے ہو جو تم سے پہلی صدی کے باطنی علماء نے نہیں کہیں۔ اس واسطے تم کافر ہو اور پھر ان سے بعد میں آنے والی صدی کے باطنی علماء پر یہ کہہ کر کفر کا فتوے لگایا گیا کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہا تھا تم اس سے مختلف باتیں کرتے ہو۔ چنانچہ "مختلف باتیں کہنے پر حضرت سید عبدالقادر جیلانی" اپنے وقت پر کافر ٹھہرے اور بعد میں آنے والے مجددین اور مقربین الٰہی اپنے وقت پر کافر ٹھہرے اس واسطے کہ ان ظاہری علماء کا علم ظاہری حواس سے آگے نہیں بڑھا تھا۔ ایسے علماء نے بے شک کتابوں کو پڑھا اور سنا بلکہ جن کا حافظہ تیز تھا انہوں نے یاد بھی کر لیا۔ لیکن انہوں نے اپنے علم کو

ذاتی تجربے کی کسوٹی

پر نہیں پرکھا۔ انہوں نے خود غور وفکر اور عقل وتدبر سے کام نہیں لیا۔ اور نہ انہوں نے اس سے نتائج اخذ کئے۔ انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سے پہلی صدی کے باطنی علماء سے اس لئے اختلاف کیا کہ سید صاحب رح کے زمانے کے مسائل ان سے پہلی صدی کے مسائل سے مختلف تھے اور ان کو حل کرنے کے لئے خدائے واحد ویگانہ نے ان کو علم قرآن سکھایا تھا۔ اگر وہ ظاہری علماء جنہوں نے کفر کا فتوے لگایا تھا وہ فکر سے کام لیتے اور اس اختلاف کی وجہ معلوم کرتے اور پھر یہ دیکھتے کہ ان کے زمانہ میں جن لوگوں نے فکر سے کام لیا اور پھر عقل سے کام لیا۔ یعنی اپنی زندگیوں میں ان کی نئی تفسیر کے مطابق نئی برکات کے حصول کی کوشش کی۔ انہوں نے وہ برکات حاصل کیں۔ اسی طرح اگر وہ بھی فکر سے کام لیتے تو اس ابدی صداقت سے جو اکثر مجددین کی بعثت کا خاصہ رہا ہے دیکھتے تو وہ عزت واحترام سے یاد کئے جاتے ہیں تو وہ خود بھی فائدہ اٹھاتے اور بعد میں آنے والوں کو کافر بھی نہ کہتے۔ یعنی سید عبدالقادر جیلانی رح کے متعلق انہوں نے جو علم حاصل کیا اگر اس کو غور وفکر سے سمجھنے کی کوشش کرتے اور یہ معلوم کرتے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے جنہوں نے فکر اور غور سے کام لے کر حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح سے برکت اور فیض حاصل کیا وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے زمانہ کے مسائل سمجھے اور ان کا حل حضرت سید صاحب کی تفسیر قرآنی میں پایا تو پھر حضرت سید عبدالقادر رح کے بعد میں آنے والے بزرگ کو یہ کہہ کر کافر قرار نہ دیتے کہ تم اس لئے کافر ہو کہ تم سید صاحب سے مختلف باتیں کر رہے ہو کیونکہ

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح

نے جو پہلوں سے مختلف باتیں کی تھیں ان پر فکر کے نتیجہ میں وہ اس نئے نتیجہ پر پہنچے تھے کہ وہ نیا باطنی عالم ہے جو خدا تعالےٰ سے سیکھتا ہے اور نئے مسائل حل کرنے کے لئے نئی باتیں کرتا ہے۔ اس واسطے ان کی کوئی بات قابلِ اعتراض نہیں ہوتی۔

اسی طرح اس زمانہ میں اگر ہمارے مخالفین فکر سے کام لیتے اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی پر غور کرتے اور آپ نے یہ جو فرمایا ہے کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض کو بانٹ رہا ہوں تم خود آزما کر دیکھ لو اگر اس پر غور وفکر کرتے اپنی عقل سے کام لیتے تو کافر کہنے کی بجائے آپ کے پاؤں پکڑ کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو رہے ہوتے

پس

خالی علم ایک لایعنی چیز ہے

اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ خواہ وہ ظاہری علم ہو۔ اور ظاہری علم سے میری مراد سائنسی علوم ہیں جو تفصیلی اور بنیادی علوم ہیں اور انسانی بقا کے لئے اور انسانی ترقیات کے لئے اور انسان پر اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے دروازے کھولنے کے لئے ہم انہیں پڑھتے اور دنیوی طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً میں ان دنیوی علوم کی طرف بھی اشارہ ہے اور فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کی رو سے ہم ان سے مذہبی اور روحانی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری بھی دعا قبول کرتا ہے۔ اور کہنے کو تو وہ فزکس کی ایجاد ہوتی ہے یا کیمسٹری کے ذریعہ خواص اشیاء پر مشتمل کوئی نئی دریافت ہوتی ہے مگر ان سب کا حصول اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہوتا ہے۔

بہرحال ہمارا یہ کام ہے (اور یہی میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں) کہ لوگوں کو پیار کے ساتھ اور ان کی بانہیں پکڑ کر محبت کے ساتھ ان کو (یہ جو حرکت ہے علم سے فکر اور فکر سے عقل کی طرف اور پھر عقل سے علم کی طرف اور پھر علم سے فکر اور فکر سے عقل کی طرف) اس راستے پر جو دائرہ کی شکل میں چل رہا ہے لا کر کھڑا کریں۔ ورنہ وہ اللہ تعالےٰ کی نعمتوں سے محروم ہو جائیں گے۔

دہریت نواز دنیا

نے گو دنیوی طور پر بڑی ترقی کی ہے۔ مگر وہ راہِ راست سے بھٹک گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو نعمت کے طور پر جو چیز دی تھی وہ ان کی ہلاکت کا موجب بن گئی۔ مادی ذرے کے اندر جو طاقت ہے یہ اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ہے لیکن ان لوگوں نے ذرات کی طاقت کو ہلاکت کے سامان پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا اور اب سارے ڈر رہے ہیں بڑے خوف زدہ ہیں کہ اب کیا ہوگا۔ چنانچہ امریکہ بھی خوف و پریشانی میں مبتلا ہے۔ روس بھی خوف اور پریشانی سے دوچار ہے اور اس طرح بعض دوسرے ملکوں میں بھی خوف و پریشانی کا دور دورہ ہے۔ اب یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ خدا کی نعمتوں کا غلط استعمال کرکے انہوں نے اپنے لئے

خدا کی رحمت کے دروازے

کھولنے کی بجائے پریشانیوں کے دروازے کھول لئے ہیں۔ اس لئے اب دنیا کو سمجھانا ہمارا کام ہے کسی دوسرے کا کام نہیں نہ کسی نے پیدا ہونا ہے۔ اس کام کے لئے جس نے پیدا ہونا تھا وہ تو پیدا بھی ہو چکا۔ خدا کے محبوب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب مہدی آ چکا۔ چنانچہ وہ دنیا جس نے خدا اور اس کے رسول کو پہچانا تھا اس نے ختم المرسلین کی طرف سے اسے سلام پہنچا دیا۔ وہ آ گیا۔ اب اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام مقدر ہے۔ اس کی جماعت نے اپنی حقیر قربانیاں اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرکے اور اپنے عاجزانہ آنسوؤں کے ساتھ اپنے گناہوں کو دھو کر یہ انقلاب دنیا میں بپا کرنا ہے۔ پس ظاہری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد

ایک مدت سے تھا جس کا انتظار آ ہی گیا
مہدیٔ دوراں ، امامِ کامگار آ ہی گیا

جس کی بعثت تھی مقدّر ، ہو گیا اس کا ورود
جس نے آنا تھا بہ فضلِ کردگار آ ہی گیا

جس نے دی ہے آ کے پھر افواجِ باطل کو شکست
وُہ علمبردارِ حق ، وہ شہسوار آ ہی گیا

نورِ حق کی مشعلیں جس سے فروزاں ہو گئیں
جس کے دم سے ہو گیا "دن آشکار" آ ہی گیا

جب کہا اُس نے کہ "آؤ دوڑ کر میری طرف"
جس کی فطرت نیک تھی انجام کار آ ہی گیا

آسماں سے ہو رہا ہے پھر فرشتوں کا نزول
فتحِ دیں کا جس پہ ہے دار و مدار آ ہی گیا

رُخصت اے فصلِ خزاں ، اے دورِ حسرت الفراق
مُژدہ اے اہلِ چمن ، ابرِ بہار آ ہی گیا

ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی

وادیٔ ایمن میں بیٹھے طور کی باتیں کریں

(مکرم حکیم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مہتاب بی۔ اے ربوہ)

آؤ اپنے عہد کے مامور کی باتیں کریں
وادیٔ ایمن میں بیٹھے طور کی باتیں کریں

اک جہاں ہے ظلمتِ چاہِ ضلالت میں اسیر
نار سے اسکو نکالیں نور کی باتیں کریں

ہر غلط فہمی کو اُن کی دُور کرنے کیلئے
مہدیٔ موعود کے منشور کی باتیں کریں

خوفِ باطل کا نہ ہو اعلائے حق کی راہ میں
دار پر بھی حضرتِ منصور کی باتیں کریں

وہ جو تھا دستورِ دیں خیر القرون کے دور میں
عہدِ حاضر میں اسی دستور کی باتیں کریں

گرچہ ہے سیلِ حوادث رہزنِ تسکینِ دل
غم سے گذریں حضرتِ مسرور کی باتیں کریں

اِک نگاہِ لطف کی ہے آرزو خاکی مجھے
آپ ان سے طالبِ مہجور کی باتیں کریں

نوٹ: منصور اور مسرور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی نام ہیں (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۷۵۶، ۳۵۶)

طرح جیسا اگر ہمارے سکول اور کالج بھی لے لئے جائیں (ابھی ان کا آخری فیصلہ نہیں ہوا) تب بھی ہمارے کام میں کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے علم کا جو پہلا مرحلہ ہے اس کا بھی ایک حصہ ہے جو ان کالجوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ اور پھر دوسرے اور پھر تیسرے حصہ میں داخل ہوئے بغیر یعنی فکر اور عقل سے کام لئے بغیر اور پھر اس کے متوازی جو دوسرا چکر چل رہا ہے یعنی شعور و عرفان اور عمل صالح کی قوت کا، اس میں داخل ہوئے بغیر اور ان دونوں راستوں کو ایک بنائے بغیر انسان نہ حقیقی ترقی حاصل کر سکتا ہے نہ حقیقی سکون پا سکتا ہے اور نہ وہ

خدا تعالیٰ کی رضا اور پیار کے جلوے

دیکھ سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو بڑا پیار کرنے والا ہے۔ آپ اس کے پیار کو جذب کریں اور اس نیت کے ساتھ جذب کریں کہ آپ دنیا کی راہنمائی کر کے بنی نوع انسان کو خدائے رب کریم، خدائے غفور رحیم اور خدائے ودود کے قدموں میں لے آئیں گے۔ مگر یہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ آپ ان کے لئے قربانیاں دے کر ان کے ہاتھوں سے چپیڑیں کھا کر دکھ سہہ کر ان کو سمجھا سمجھا کر خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے پر مجبور کر دیں۔ اگر کوئی ہمارے ساتھ زیادتی کرتا ہے تو اس سے آخر کیا فرق پڑتا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کے پیار کو ہم اس لئے ترک کر دیں گے کہ بعض جگہ ہمارے منہ پر چپیڑ لگائی جاتی ہے۔ کیا کوئی ایسا شخص جس نے اپنی دو تولہ تھیلوں میں ایک سو اشرفیاں پکڑی ہوں ایک چپیڑ سے محفوظ رہنے کے لئے ان اشرفیوں کو پھینک دیا کرتا ہے۔ سوائے احمق اور مجنون کے کوئی شخص نہ ایسا سمجھ سکتا ہے اور نہ ایسا کر سکتا ہے۔ اگر انسان دنیا کے اصول کی خاطر بڑی سے بڑی تکلیفوں کو برداشت کر لیتا ہے تو اتنی بڑی روحانی دولت کی خاطر اور اتنی بڑی رحمت کی خاطر وہ اتنی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو کیوں برداشت نہیں کرے گا۔

پس تکلیفیں تو ضرور آئیں گی اور وہ آپ کو برداشت بھی کرنی پڑیں گی۔ کیونکہ آپ کو تکلیفیں جھیلنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ آپ کو مصائب سہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ آپ کو خدا کی

جنتوں میں اعلیٰ مقام

حاصل ہو۔ جب تک آپ خدا کی راہ میں قربانی نہیں دیں گے، جب تک آپ کے دلوں میں یہ آگ نہیں بھڑک اٹھتی کہ آپ تمام بنی نوع انسان کو اکٹھا کر کے علم کے میدان اور عقل اور فکر کے میدان میں ان کی راہنمائی اور رہبری کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قدموں میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع نہیں کریں گے اس وقت تک آپ کیسے چین سے بیٹھ سکتے ہیں۔ جب تک آپ کے اندر یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی اور یہ آگ نہیں بھڑک اٹھتی اس وقت تک آپ اس عظیم ذمہ داری سے کیسے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں

میں یہ نہیں کہتا کہ میں اپنی ذمہ داری کو نباہ رہا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے آخر میں بھی کمزور انسان ہوں۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ میرے دل میں یہ آگ لگی ہوئی ہے کہ میں آپ کو جھنجھوڑ کر اس مقام پر لا کے کھڑا کر دوں جو مقام خدا تعالیٰ نے ایک احمدی نوجوان کے لئے بنایا ہے تاکہ آپ اس کی رحمتوں اور برکتوں کے وارث بنیں۔ آپ کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں آپ پر نازل ہوں گی۔ خدا تعالیٰ ایک قربانی لیتا ہے اور اس کے بدلے میں اس دنیا میں بھی دس اور بعض دفعہ سو اور بعض دفعہ دس ہزار اور بعض دفعہ بے شمار دے دیتا ہے۔ اُخروی زندگی کا تو سودا ہی بڑا عجیب ہے۔ اس دنیا میں انسان انسان سے کبھی اس قسم کا سودا نہیں کر سکتا تھا جو خدا نے اپنے بندوں سے کر لیا۔ پچاس سال، ساٹھ سال، ستر سال، اسی سال کوئی زمانہ ہے اس ابدی زندگی کے مقابلہ میں جس کی تمہیں بشارت دی گئی ہے جس کی ابتدا تو ہے لیکن جس کی انتہا کوئی نہیں

پس یہ سودا مہنگا نہیں ہے آپ فکر کریں غور کریں، عقل سے کام لیں۔ شعور کو بیدار کریں، عرفان کو حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوؤں کو پہچانیں۔ انسان کے اندر وہ تمام قوتیں ودیعت کی گئی ہیں جو آخر خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنا دیتی ہیں اور انسان کے اندر جو قوتیں اللہ کا مظہر بننے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ اس کے مطابق خدا نے اپنی صفات کے جلوے ہر رنگ میں ظاہر کر دیئے۔ آگے بڑھیں اور اس آسمانی نور سے حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ سب کو بھی اپنی ذمہ داریاں نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ

مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب

دیارِ عشق میں اونچا مقام ہے تیرا
وفا کا عہدِ اخوت کا جام ہے تیرا
پیامِ مہر و محبت پیام ہے تیرا
تمام نیک دلوں کو سلام ہے تیرا

تو اہلِ علم کی دانشوروں کی بستی ہے
متاعِ علم تیرے واسطے سے سستی ہے
نہ ذکر و فکر نہ علم و عمل میں پستی ہے
ترے مکینوں کا شیوہ خدا پرستی ہے

کثیر گو نہیں پر فئتِ قلیل ہے تو
فروغِ دینِ محمدؐ کی سلسبیل ہے تو
جہاں ہے مقتلِ الفت تو تو ہے ذبحِ عظیم
یہ گلستاں ہے اگر، دوحۂ خلیل ہے تو

عرب سے موجِ محبت جو قادیاں پہنچی
بفیضِ مصلحِ موعود وہ یہاں پہنچی
دیارِ غرب میں بھی خلد آشیاں پہنچی
خلوص و مہر کی خوشبو کہاں کہاں پہنچی

تری اساس کو محکم بنا گیا ہے کوئی
جہانِ مہر و محبت بسا گیا ہے کوئی
خدا کی حمد کے پھر گیت گا گیا ہے کوئی
صدائے اللہ اکبر لگا گیا ہے کوئی

عجیب رنگ میں ایام کٹ رہے ہیں یہاں
کہ لمحے عظمتِ دیں کے پلٹ رہے ہیں یہاں
اگرچہ گرد سے دامان اَٹ رہے ہیں یہاں
مدام کوثر و تسنیم بٹ رہے ہیں یہاں

ہزار سال کے مُردے جِلا دیئے تو نے
جو کام بگڑے تھے سارے بنا دیئے تو نے
بلند کرکے علم پھر سے دینِ فطرت کا
غنیم سارے ٹھکانے لگا دیئے تو نے

چناب تیرے قدم چھو کے جب گزرتا ہے
ٹھہرتا گھومتا لہراتا ہے بپھرتا ہے
بچشمِ شوق کوئی بلبلہ ابھرتا ہے
تو تیری دید کی حسرت لئے گزرتا ہے

مثالِ وادیٔ سینا ہے رشکِ طور ہے تو
خدا کے آخری پیغام کا ظہور ہے تو
ہیں رفعتیں ترے کردار کی جبینوں پر
بشر کی احسنِ تقویم کا شعور ہے تو

یہ مسجدیں یہ منارے یہ منبر و محراب
ہیں تیرے واسطے احیاءِ دیں کے اسباب
نہیں ہے تیرے مکینوں کو خدشۂ سیلاب
یہ کشتیٔ نوح کی ہے اے کشاکشِ گرداب!

تیری فضا میں جو بانگِ اذاں بلند ہوئی
خدا کے فیض سے ہر چیز بہرہ مند ہوئی
کشاں کشاں لئے جاتی ہے کس بلندی پر
بشر کے واسطے تیری صدا کمند ہوئی

پہاڑ بھی ترے دامن میں سبزہ زار بھی ہیں
جری، دلیر، وفاکیش، دلفگار بھی ہیں
ترے گھروندوں میں معصوم گلعذار بھی ہیں
کچھ ایسے ہیں کہ خطِ دل پہ شرمسار بھی ہیں

وہ تیرا شہرِ خموشاں تری وفا کی دلیل
ہیں محوِ خواب جہاں والدہ و پیرِ جمیل
ہر ایک مرقدِ عالی پہ جا کے کہتی ہے
نسیمِ صبح صفا الرحیل ثم رحیل

چراغِ طورِ محبت جلا گیا محمود
حریمِ ناز کا پردہ اٹھا گیا محمود
تری جبیں پہ اپنے لہو کی سرخی سے
چمکتے چاند ستارے سجا گیا محمود

یہ شہرِ ربوہ ہے یاں اک نگار رہتا ہے
مہک سے جس کی چمن عطر بار رہتا ہے
تو اس کے پاس ہمیں موجِ بیخودی لے چل
کہ جو چنابِ تخیل کے پار رہتا ہے

نہ کارواں ہے نہ صحرا میں منزلوں کے نشاں
اڑا کے گرد کہاں شہسوار رہتا ہے
گزر ہو ربوہ سے بادِ صبا تو کہنا سلام
وہاں نصیبِ غریب الدیار رہتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ اور مطہر جوانی کی ایک جھلک

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام حضورؓ کا ایک تاریخی مکتوب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نہایت قیمتی اور ایمان افروز غیر مطبوعہ مکتوب گرامی ہم ذیل میں درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں یہ خط حضور نے ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو سفرِ حج کے دوران پورٹ سعید سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے نام رقم فرمایا تھا اور ہماری درخواست پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ازراہِ نوازش برائے اشاعت عنایت فرمایا ہے۔ اس کا ایک حصہ تاریخ احمدیت جلد چہارم میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن مکمل خط پہلی مرتبہ ہم ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔

جب حضور نے یہ خط تحریر فرمایا اس وقت حضور کی عمر ۲۳ برس کی تھی نوجوانی کے زمانہ میں ہی حضور کے جو پاکیزہ خیالات تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو گہرا تعلق تھا اسلام کے لئے دلی درد اور تبلیغ حق کا جوش تھا اور خلیفۂ وقت سے عقیدت اور اس کی عزت و احترام کے جو جذبات تھے۔ ان پر اس خط سے بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ مکتوب ایک قیمتی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

نقل خط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

بخدمت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ محررہ ۲۷/۱۰/۱۲

سیدنا و امامنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بمبئی سے سولہ تاریخ کو چل کر اکیس کو عدن پہنچے۔ وہاں سے ایک خط لکھ کر ڈال دیا تھا جو امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ کل شام کو ۲۶ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورٹ سعید پہنچے اور آتے ہی تار بھیجدی گئی جو کہ انشاء اللہ پہنچ گئی ہوگی۔ جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میری طبیعت برابر کمزور ہو رہی ہے۔ روزانہ سردرد ہوتی ہے اور بعض اوقات ایسی سخت ہو جاتی ہے کہ سٹرانس کی سردرد کی ٹکیہ کھانے سے بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ حرارت بھی روزانہ معلوم ہوتی ہے۔ جہاز میں سخت تشنج ہوگئی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ کل جو کچھ پورٹ سعید کو دیکھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر ہندوستان کی طرح ہی ہے بلکہ عام مدنیت میں ہندوستان سے بہت ترقی یافتہ ہے اور لوگ عام طور پر شائستہ ہیں۔ اکثر فرانسیسی اور انگریزی جانتے ہیں۔ فرانسیسی کا بہت رواج ہے۔ انگریزی سے بھی زیادہ۔ گلی کوچوں میں بہت سے اشتہار فرانسیسی زبان میں ہوتے ہیں۔ شہر عام طور پر بہت فراخ اور یورپ کے شہروں کی جو حالت سنی ہے اس کے مشابہ ہے۔ باوجود پچاس ہزار کی آبادی ہونے کے بمبئی سے بڑھ کر صاف و روشن ہے۔ مگر ان دنیاوی ترقیوں کے علاوہ دین کا خانہ خالی معلوم ہوتا ہے۔ ایک بہت بڑی مسجد میں گئے جو شہر کے درمیان میں ہے اور بہت اعلیٰ ہے۔ امام صاحب کے علاوہ شاید چودہ یا پندرہ آدمی ہوں گے جو ایک گوشہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ گائڈ سے میں نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ جمعہ کے دن خوب رونق ہوتی ہے اور وہ نماز سب پڑھتے ہیں۔ گویا جمعہ کی نماز تمام نمازوں کی قائمقام ہے۔ رات کو بارہ ایک بجے تک شہر میں دن سے بڑھ کر چہل پہل تھی اور چونکہ آج ہی اس شہر سے جانے کا ارادہ ہے اور چند گھنٹے صرف تھے اس لئے کل سب پھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہاں رات دن سے زیادہ بارونق ہوتی ہے۔ اور لوگ رات کا ایک بڑا حصہ قہوہ خانوں میں گذار دیتے ہیں لیکن جب یہ حال ہے تو مجھے نہیں یقین کہ صبح کی نماز میں شریک ہو سکتے ہوں۔ تہجد کا تو سوال ہی نہیں۔ زبان عام طور سے خراب ہے۔ لیکن عربوں سے زیادہ فصیح ہے اور گو بہت کچھ تغیر ہے۔ لیکن پھر بھی فصیح کے قریب ہے اور ایک ذرا سے غور سے سمجھ میں آتی ہے۔ سرکاری سکولوں یا پرانے مدارس کے طالب علم فصیح خوب بول سکتے ہیں۔ یہاں کے شیخ الاسلام سے ایک قہوہ خانہ میں ملنے کا موقعہ ہوگیا۔ وہ بہت عمدہ اور لطیف زبان بولتا تھا مگر داڑھی بہت قریب سے کاٹی ہوئی تھی اور سگریٹ بہت پیتا تھا۔ علاوہ ازیں طبیعت میں کچھ مسخرہ پن اور مذاق تھا جیسے ہجویوں میں ہوتا ہے۔ عرب صاحب نے وفاتِ مسیح پر گفتگو شروع کی اور اس کا خیال پوچھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ قائل وفات ہے لیکن عوام سے خائف ہے۔ بار بار یہی جواب دیتا تھا کہ توفی او یتوفی ایک جواب دینے سے پرہیز کرتا تھا۔ تعلیم یافتہ آدمی یہاں بہت سے وفاتِ مسیح کے قائل ہیں اور بہت سے لوگ یہ سنکر بہت خوش ہو رہے تھے کہ وفاتِ مسیح کو ایک شخص ثابت کر رہا ہے۔

میں نے پہلے لکھا تھا کہ حج کے لئے دن تھوڑے رہ گئے ہیں اور خطرہ ہے کہ کہیں رہ ہی نہ جائیں۔ یہاں آکر معلوم ہوا کہ سویز سے دو جہاز چلتے ہیں ایک کل پیر کو روانہ ہوگا اور دوسرا اگلے پیر کو اگر اگلے جہاز میں جائیں تو دس دن مصر کے دیکھنے کے لئے مل سکتے ہیں اور اگر خدانخواستہ طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے واپس مصر نہ آسکوں تو ان دنوں میں یہاں کے مدارس اور لائبریریاں اور بڑے بڑے آدمیوں کو دیکھنے کا خوب موقعہ مل سکتا ہے۔ اور اگر عرب میں ہی کچھ مدت ٹھہرنے کا ارادہ ہو تب بھی یہی بہتر ہے کہ اسی وقت یہ تمام معاملات طے کر لئے جائیں۔ اس لئے میں نے یہی ارادہ کیا تھا کہ دوسرے جہاز میں سوار ہوں اور گو ٹکٹ خرید لیا تھا لیکن اس پر تاریخ نہیں لکھوائی تھی کہ تا جس جہاز پر چاہیں چڑھ جائیں لیکن آج رات میں نے ایک خواب دیکھی کہ حضرت صاحب ہیں یا آپ ہیں یاد نہیں رہا کہ کون ہیں مجھے فرماتے ہیں کہ وہ ٹکٹ جو تم نے پورٹ سعید سے خریدا ہے اس پر تاریخ تو لکھوائی نہیں۔ یہاں سے کمپنی والے سویز یہ تو لکھ دیں گے کہ ایک ٹکٹ ہم نے فروخت کیا ہے لیکن یہ تو نہیں لکھیں گے کہ فلاں جہاز کے لئے فروخت کیا ہے کیونکہ تاریخ نہیں ہے اس کا نقصان یہ ہو سکتا ہے کہ آجکل حج کے لئے جہاز پُر ہوتے ہیں وہ اگلے جہاز کی سب جگہوں کا ٹکٹ فروخت کر دیں اور تم جس وقت جاؤ تو جگہ نہ مل سکے اور اگلے جہاز کا انتظار کرنا پڑے جس پر حج پر نہیں پہنچ سکتے اس

حضورؓ کے خط کے ایک حصہ کا عکس

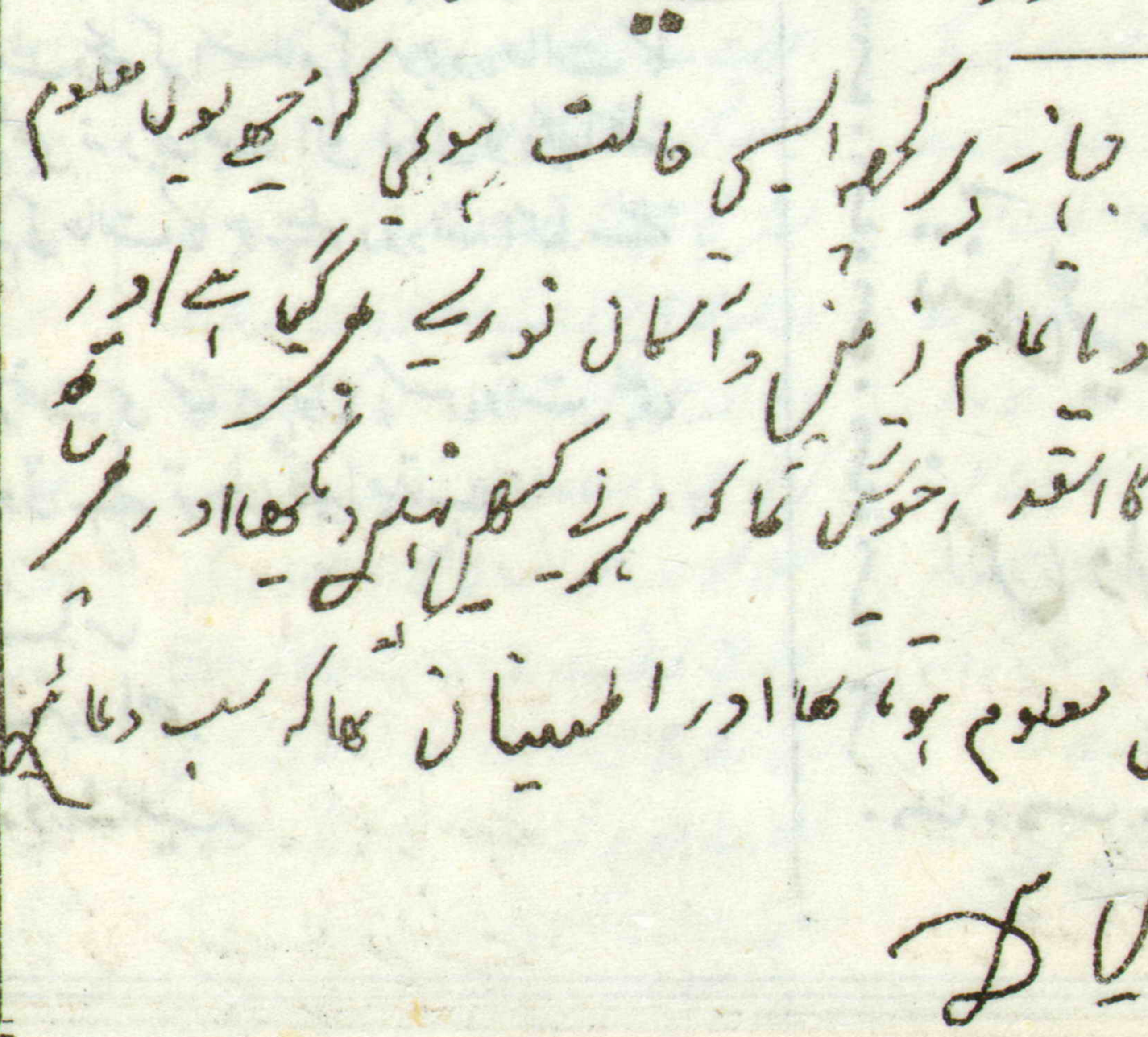
جہاز پر کچھ ایسی حالت ہو گئی کہ مجھے یوں معلوم
ہوتا تھا کہ گویا تمام زمین و آسمان نور سے پُر ہو گیا ہے اور
دل میں دعا کا اتنا جوش تھا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا اور ہر
دل میں یہ یقین معلوم ہوتا تھا اور اطمینان تھا کہ سب دعائیں
قبول ہو رہی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بعد آنکھ کھل گئی۔ عجیب بات ہے کہ کل یہ بات میرے خیال میں بھی نہیں آئی جو رات اللہ تعالیٰ نے خواب میں سمجھا دی۔ چونکہ مسافروں کی تعداد مقرر ہوتی ہے اس لئے یہ واقعہ پیش آنا کچھ تعجبات سے نہیں تھا۔ جیسا کہ بمبئی میں دیکھا کہ ۵، ۶ دن پہلے ٹکٹ نہیں ملتا تھا۔ اسلئے اب میں نے یہی ارادہ کیا ہے کہ مصر کو دیکھنے کی خاطر حج کو ایسے وقت میں جانا جب کسی ذرا سے نقص کی وجہ سے محروم ہو جانے کا خطرہ ہو مناسب نہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو پھر واپس آ سکتے ہیں اس لئے کوشش کروں گا کہ انشاء اللہ کل ہی روانہ ہو جاؤں اس سے مکہ میں ٹھہرنے کے لئے بھی زیادہ دن مل جائیں گے۔

اگرچہ میری جسمانی صحت اس سفر میں بہت کمزور ہو گئی ہے۔ لیکن روحانی طور سے بہت کچھ فائدہ ہوا ہے اور اس قدر دعاؤں کا موقعہ ملا ہے کہ پہلے کم اتفاق ہوا تھا اور مجھ سے جس قدر ہو سکا اپنے علاوہ حضور کے لئے، حضور کے خاندان کے لئے، اپنے سب خاندان کے لئے، قادیان کے احباب کے لئے پھر کل جماعت احمدیہ کے لئے اور اسلام کے لئے بہت دعائیں کیں، خصوصاً تیئس تاریخ شام کو جہاز پر کچھ ایسی حالت ہوئی کہ مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا تمام زمین آسمان نور سے بھر گیا ہے اور دل میں دعا کا اس قدر جوش تھا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا اور پھر ساتھ دل میں یہ یقین معلوم ہوتا تھا اور اطمینان تھا کہ سب دعائیں قبول ہو رہی ہیں اور دعا سے طبیعت گھبرائی نہ تھی۔

علاوہ ازیں سارے سفر بحری میں اکثر اوقات دعا کا موقعہ ملتا تھا۔ سمندر بہت اچھا رہا۔ ایک دن ذرا کچھ تیز تھا مگر کچھ تکلیف نہیں ہوئی۔ میرے ساتھ بہت سے طلباء انگلستان سوار تھے مسلمان بھی اور ہندو بھی ان کو تبلیغ کا بھی خوب موقعہ مل گیا۔ سب کے سب دہریہ تھے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے، ہندو گائے کے گوشت سے کسی قسم کا پرہیز نہیں کرتے تھے کیونکہ اب وہ مذہب سے بالکل آزاد تھے۔ میں حتی الوسع سفر میں ان کے پیچھے پڑا رہا اور وہ بھی کچھ مانوس ہو گئے تھے۔ جب اپنے کاموں سے فارغ ہوتے میرے پاس بیٹھ کر دین کی باتیں شروع کر دیتے۔ تین بیرسٹر تھے جو سب سے زیادہ دریدہ دہن تھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوشش رائیگاں نہیں گئی اور گو انہوں نے پورے طور سے اقرار نہ کیا لیکن ایک نے یہ اقرار کیا کہ گو پہلے میں اس معاملہ میں بالکل نڈر تھا۔ لیکن اب خدا کے بارہ میں ہنسی کرتے یا سنتے میرا دل کانپ جاتا ہے اور ایک خواہش پیدا ہو گئی ہے کہ اس بات کی پوری طرح چھان بین کروں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اگرچہ آپ کی باتوں کا جواب میں نہیں دے سکتا لیکن چونکہ پرانا اعتقاد جما ہوا ہے اس لئے پوری طرح تسلی نہیں ہوئی۔ میں ایک امتحان بیرسٹری کا باقی ہے وہ دے کر جب چار پانچ ماہ کے بعد واپس ہند آؤں گا تو آپ سے ملوں گا اور قادیان آؤں گا کہ اس مسئلہ کی تصدیق کروں۔ دوسرے ہندو نے کہا کہ وہ بھی بیرسٹری کے سب امتحان پاس کر چکا ہے صرف ایک ٹرم باقی ہے کہا کہ آج تک میں نے اس رنگ میں کبھی مذہب پیش ہوتے نہیں دیکھا اور آج تک بغیر دلیل کے ہی ہمیں مذہب منوایا جاتا تھا یہ نیا طریق دیکھا ہے کہ آپ دلائل دیتے ہیں مگر وہ ایسا گستاخ تھا کہ بار بار یہ کہتا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ میں کوئی طاقت ہے تو وہ اسے ہلاک کر دے نعوذ باللہ من ذالک ایک اور طالب علم نے میرا پتہ لکھ لیا کہ ولایت سے میں مذہب کے متعلق آپ سے خط و کتابت کروں گا۔ میں نے سب سے وعدہ لیا ہے کہ ولایت میں خواجہ صاحب سے ملاقات کریں بعض نے بعض کتابیں بغرض مطالعہ بھی مانگی ہیں فالحمد للہ علی ذالک۔ اس فائدہ کے علاوہ مجھے سب سے عظیم الشان فائدہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کی حالت دیکھ کر اسلام کی موجودہ حالت کا نقشہ کھنچ گیا۔ ایسا خطرناک دہریہ میں نے کبھی نہ دیکھا جیسا ان لوگوں کو دیکھا سخت دلیر اور منہ پھٹ۔ میں دیکھتا ہوں اسلام کی حالت کا جو پہلے درد تھا اس سے بہت زیادہ دل میں پاتا ہوں۔

دعا کی بہت ضرورت ہے اور سخت ہی محتاج ہوں اس وقت بھی سر درد شروع ہے اور جب طبیعت بہت خراب ہوتی ہے تو دل گھبرا جاتا ہے۔

خاکسار
مرزا محمود احمد
از پورٹ سعید

جب یہ مکتوب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو حضور نے ملاحظہ کے بعد یہ خط مندرجہ ذیل سطور تحریر فرما کر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں بھجوا دیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مکتوب گرامی کی نقل

مبارکہ بیگم حفظک اللہ وسلم

مبارک۔ مبارک۔ مبارک۔ محمود احمد صحت و عافیت سے ہیں والحمد للہ رب العالمین

بی بی صاحبہ!

السلام علیکم

محمود احمد کا خط میرے اندازے پر آیا مبارک۔ مبارک۔ مبارک مبارکہ کو آپ پہنچا دیں۔

نورالدین

۱۰ر نومبر ۱۲ء

ربوہ میں اجتماعِ سعیداں ہے آج پھر

(جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل)

ربوہ میں اجتماعِ سعیداں ہے آج پھر
ہر قلب نورِ حق سے فروزاں ہے آج پھر

ذکرِ خدا و صلِّ علیٰ کی بہار ہے
تقدیس کا شگفتہ گلستاں ہے آج پھر

آئی ہے پھر صدائے الستُ بربِّکمُ
صبحِ ازل میں گردشِ دوراں ہے آج پھر

پھر ہو گئے ہیں نوحؑ کی کشتی میں ہم سوار
الحاد و کفر و شرک کا طوفاں ہے آج پھر

تنویرؔ بھی شرابِ تجلّی میں مست ہے
اُس دلربا کا ہاتھ میں داماں ہے آج پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

● تبرکاتِ عالیہ

احمدیّت ہی حقیقی اِسلام ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک حقیقت افروز اور پُر معارف مکتوب

ایک جرمن مستشرق کی عرضداشت کے جواب میں۔

۱۰ فتح ۱۳۳۰ ہش / مطابق دسمبر ۱۹۵۱ء کا واقعہ ہے کہ ایک مشہور جرمن مستشرق نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں تحریری درخواست کی کہ وہ تحریک احمدیت کے بارے میں ایک کتاب لکھ رہے ہیں اس تعلق میں انہیں بعض سوالات کے جواب مطلوب ہیں۔ ان کی راہنمائی فرمائی جائے۔ حضور پُر نور نے اس درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ایک حقیقت افروز اور پُر معارف مکتوب رقم فرمایا جس کا مکمل متن تاریخ احمدیت کی تیرہویں جلد میں شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ اہم اور یادگار مکتوب قارئین "الفضل" کے اضافۂ علم و ازدیادِ ایمان کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ) حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوح پر ہر لحظہ بے شمار رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں نازل فرمائے جن کے جاری فرمودہ علوم ظاہری و باطنی کے پاک چشموں سے آج بھی دُنیائے احمدیت فیضیاب ہو رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ۔ ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

یاد رہے یہ جرمن مستشرق مسٹر ٹلٹاک ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ کی روحانی توجہ اور دعا کی بدولت حضور کی زندگی میں ہی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور زبیر کے نام سے موسوم ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (دوست محمد شاہد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مورخہ یکم دسمبر ۵۲ء ملا آپ کے دریافت کردہ سوالات کے جواب مندرجہ ذیل ہیں:۔

پہلا سوال:

کیوں احمدیہ جماعت حقیقی اسلام ہے؟

جواب:

احمدیہ جماعت کی نسبت جو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ حقیقی اسلام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام اس امر کا مدعی ہے کہ اس کی تعلیم آخری تعلیم ہے جو حصہ اجتہاد کے لئے چھوڑا گیا ہے اس میں ماہرین اسلام کو اجتہاد کرنے کا حق حاصل ہے اور جمہور اسلام کو بھی اجتہاد کرنے کا حق حاصل ہے لیکن وہ اجتہاد ایسے لوگوں پر نہ حجت ہے اور نہ ان کو پابند کر سکتا ہے۔ جو اس اجتہاد سے متفق نہیں ہر شخص کے سامنے اب مسئلہ آجائے گا اگر اس کی عقل اسے تسلیم کرے گی تو وہ مانے گا اور اگر عقل تسلیم نہیں کرے گی تو نہیں مانے گا۔ لیکن کچھ حصہ شریعت اسلام کا ایسا ہے جو بصورت نص کے آیا ہے یعنی قرآن کریم یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں اس کو واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق ترجمہ یا تشریح کا تو سوال پیدا ہو سکتا ہے اجتہاد کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ ایسی تعلیم اسلامی نقطۂ نگاہ سے غیر متبدل ہے جو ایسی تعلیم کو نہیں مانتا اسے یہ تو حق حاصل ہے کہ وہ کہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ غلط کر دیا گیا ہے جسے وہ لغت اور صرف و نحو کے قواعد سے ثابت کر سکتا ہے لیکن اسے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یہ کہے کہ گو مفہوم لفظوں سے یہی نکلتا ہے مگر میں زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اس میں فلاں فلاں تبدیلی پسند کرتا ہوں۔

اس تشریح سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام کی اس تعلیم کے بموجب اب کوئی نیا مذہب نہیں آسکتا کیونکہ جیسا کہ بتایا گیا ہے اسلام کا دعویٰ ہے کہ اس کی تعلیم دائمی ہے پس اگر کوئی فرقہ نیا پیدا ہوتا ہے جو پرانے فرقوں سے اختلاف رکھتا ہے۔ اور اس کا اختلاف بہت نمایاں نظر آتا ہے تو پرانے عوام یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید ان لوگوں نے اسلام سے باہر کوئی نیا مذہب نکالا ہے۔ اسی طرح غیر مسلم لوگوں کو بھی یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ کوئی نیا مذہب ہے پس اس شبہ کو دور کرنے کے لئے یہ لکھا جاتا ہے کہ

احمدیّت ہی حقیقی اِسلام ہے یعنی

احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ جہاں وہ دوسرے فرقوں سے اختلاف کرتی ہے وہاں وہ یہ دعویٰ بھی کرتی ہے کہ اختلاف اسلام سے نہیں بلکہ موجودہ فرقوں سے ہے۔ اسلام کی صحیح تشریح وہی ہے جو کہ احمدیت پیش کرتی ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ اس کا یہ دعویٰ کہاں تک سچ ہے؟ سو اس کا فیصلہ اس طرح کیا جائے گا جس طرح ہر سچائی کا کیا جاتا ہے یعنی ہر انسان کو خدا تعالیٰ نے عقل دی ہے وہ اپنی عقل سے احمدیت کے دلائل کا موازنہ کرے گا اور پھر فیصلہ کرے گا۔ اگر احمدیت جو قرآن کی تشریح پیش کرتی ہے وہ قرآن کریم کی دوسری آیتوں کے مطابق ہے اور لغت عربی اور عربی گرامر دونوں اس کی تصدیق کرتی ہیں یا اسے جائز قرار دیتی ہیں اور عقل بھی اور ضمیر انسانی بھی انہی معنوں کی تصدیق کرتی ہے تو ماننا پڑے گا کہ احمدیت والی تشریح ہی درست ہے دوسری تشریح غلط ہے اور چونکہ وہ تشریح کوئی نیا عقیدہ نہیں ہے اس لئے اگر وہ تشریح درست ہے تو پھر احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے ......"

دوسرا سوال:

احمدی لوگ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ بدھؑ۔ زرتشتؑ اور مسیحؑ کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

جواب:

یہ سوال جو آپ نے کیا ہے یہ بھی اوپر والے سوال کا حصہ ہے اس سوال کے متعلق احمدیت جو تعلیم دیتی ہے وہ اس وقت کے مسلمانوں کے لئے عجوبہ ہے اور وہ اس تعلیم کی وجہ سے بھی احمدیوں کو اسلام سے خارج کہتے ہیں لیکن جیسا کہ بتایا جائے گا یہ ان کی غلطی ہے ... ... جہاں تک ابراہیمؑ۔ موسےٰؑ اور عیسےٰؑ کا سوال ہے اس کے متعلق سب مسلمان متفق ہیں کیونکہ ان تینوں نبیوں کا نام قرآن کریم میں آیا ہے اور ان کی نبوت کا اقرار کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح کے متعلق احمدیت کو غیر احمدی مسلمانوں سے اتنا اختلاف ہے کہ احمدی عقیدہ کے مطابق قرآن کریم سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ (سورۃ مائدہ آیت ۱۱۷ و آل عمران آیت ۵۵ و نساء آیت ۱۵۸) لیکن غیر احمدیوں کے نزدیک حضرت مسیح آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور اب تک زندہ ہیں۔ یہ عقیدہ عیسائیوں والا عقیدہ نہیں کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک مسیح صلیب پر چڑھائے گئے اور اس پر فوت ہو گئے۔ اور پھر زندہ کئے گئے۔ مسلمان اس کو نہیں مانتے وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھانے کے لئے یہودی اور گورنمنٹ کی پولیس پکڑنے کے لئے گئی تو خدا تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہودا اسکریوطی کو یا کسی اور یہودی کو (اس میں ان کے اندر اختلاف ہے) مسیح کی شکل دے دی گئی اور پولیس اور یہودیوں نے اس شخص کو مسیح

> "احمدیت نے آکر پھر صحیح تعلیم دنیا کے سامنے پیش کر دی اور ضمیر کو ان قیدوں سے آزاد کر دیا جو کہ گزشتہ صدیوں میں اس کے اوپر لگا دی گئی تھیں اب وہ پھر زندہ ہو گی اور ادھر اسلام کی تعلیم زندہ ہو گی۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ ضمیر اور عمل کی وجہ سے وہ حدود جو قوموں کو ہمیشہ راہ راست پر رکھتی ہے۔ احمدیت کی وجہ سے پھر جاری ہو جائے گی اور چونکہ اسلامی تعلیم سوشل اور پولیٹیکل لحاظ سے نہایت اعلےٰ درجہ کی ہے لازماً ایک احمدی اس کی نقل کرنے پر مجبور ہو گا۔ اور اسے دیکھ کر دوسرے مسلمانوں کا بھی ایک حصہ۔
>
> پس دنیا میں وہ اعلےٰ درجہ کی تعلیم پھر قائم ہو جائے گی جس کو اسلام دنیا کے فائدہ کے لئے لایا تھا۔"
>
> (مصلح موعودؓ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھ کر صلیب پر لٹکا دیا اور وہ اس پر مر گیا۔
احمدیہ عقیدہ یہ ہے کہ مسیح صلیب پر لٹکایا گیا لیکن قرآن کریم کے رو سے وہ صلیب پر مرا نہیں اور انجیل کی رو سے وہ صلیب پر سے زندہ اتار لیا گیا جیسا کہ صلیبی واقعات سے اور نیزہ مارنے کے واقعات سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ نیزہ مارنے پر سیال خون نکلتا ہے مردے میں سے خون نہیں نکلا کرتا۔ گو انجیل نے اس کو خون اور پانی کے لفظ سے بیان کیا ہے مگر خون اور پانی الگ الگ تو نکلا نہیں کرتے دراصل سیال خون کو ہی خون اور پانی کے لفظوں سے بیان کیا گیا ہے اور ہمیشہ زندوں میں سے نکلا کرتا ہے اسی طرح خود مسیح نے اپنے متعلق جو پیشگوئیاں کی ہیں ان سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہی صلیب سے اتار گیا اور زندہ ہی قبر میں رکھا گیا کیونکہ اس نے اپنے صلیب کے واقعہ کو یونس نبی کے مچھلی کے پیٹ میں جانے والے واقعہ کے مشابہ قرار دیا ہے۔ اور یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں زندہ ہی گیا تھا اور زندہ ہی نکلا تھا پس اس پیشگوئی کے مطابق مسیح بھی زندہ ہی قبر میں داخل ہوا اور زندہ ہی نکلا اسی طرح صاف لکھا ہے کہ مسیح نے تھوما کو کہا کہ میرے زخموں میں انگلیاں ڈال۔ مسیحی عقیدہ کے مطابق مسیح کا جسم تو روح کا جسم تھا وہ آسمان پر نہیں گیا نہ وہ آسمان سے آیا تھا اور صلیب جسم کو دی گئی تھی نہ کہ روح کو۔ پس زخموں کا موجود ہونا اور تھوما سے اس میں انگلیاں ڈلوانا بتاتا ہے کہ مسیح اسی حیثیت سے دنیا میں موجود تھا جس حیثیت سے وہ صلیب سے پہلے تھا صرف صلیب سے زخم اس پر آ گئے تھے اسی طرح لکھا ہے کہ مسیح کہتا ہے کہ میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے آیا ہوں لیکن صلیب سے پہلے تو مسیح کو گمشدہ بھیڑوں تک جانے کا کبھی موقع ہی نہیں ملا۔ پس یقیناً وہ صلیب سے زندہ اتارا گیا اور پھر گمشدہ بھیڑوں کی طرف یعنی ایران افغانستان اور کشمیر کی طرف گیا جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے اس کے متعلق آپ بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" پڑھیں یا سلسلہ کے مبلغ مولوی جلال الدین صاحب شمس کی کتاب Where did Jesus die دیکھیں۔

بدھ اور زرتشت کے متعلق دوسرے مسلمانوں کا خیال یہی ہے کہ وہ جھوٹے تھے مگر احمدیت کہتی ہے کہ وہ بھی سچے نبی تھے کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرماتا ہے کہ:

وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا
خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ

(سورہ فاطر آیت ۲۵)

کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں جس میں نبی نہ آئے ہوں یہی عقیدہ عقل کے مطابق ہے اور جب قرآن مانتا ہے کہ کئی قوموں کے نبیوں کا اس نے ذکر نہیں کیا لیکن آئے وہ ضرور ہیں اور جب ہمیں نظر آتا ہے کہ مختلف ملکوں میں ایسے لوگ گذرے ہیں جنہوں نے نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے اور باوجود اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے کے اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ نہیں کیا اور بڑی بڑی جماعتیں ان کے ذریعہ قائم ہوئی ہیں حالانکہ بائبل اور قرآن کی رو سے جھوٹے نبی کامیاب نہیں ہوتے بلکہ تباہ کئے جاتے ہیں تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ نبی تھے اور اگر ہم ان کو نبی نہ مانیں تو قرآن کریم کا دعوے جھوٹا ہوتا ہے کہ ہر قوم میں نبی آئے تھے۔

غیر احمدی کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے نام نہیں لیا ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے قرآن کے نام نہیں لیا اور نہ وہ دنیا کے سارے نبیوں کا نام لے سکتا تھا وہ کوئی Statistics کی کتاب نہیں ہے لیکن جب وہ کہتا ہے کہ ہر قوم میں نبی آئے تو جو لوگ ان قوموں میں ایسے پائے جاتے ہیں جن پر نبیوں کے حالات صادق آتے ہیں کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان کی نبوت کا اقرار نہ کریں۔

تیسرا سوال آپ کا یہ ہے کہ مذاہب کے لئے احمدیت کیا اہمیت رکھتی ہے اور سوشل لحاظ سے اور پولیٹیکل لحاظ سے وہ بنی نوع انسان کو کیا فائدہ بخشتی ہے۔؟

اس سوال کا اصل جواب تو یہ ہے کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے True اسلام ہے اسلئے سوشل اور پولیٹیکل welfare کے لحاظ سے جو اسلام دنیا کو فائدہ بخش سکتا ہے وہی فائدہ احمدیت دنیا کو بخشتی ہے Practically یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اسلام کی تعلیم ان دونوں امور کے متعلق ایک dead letter کے طور پر ہو چکی تھی۔ مسلمان ایک لمبے عرصے کی کامیابیوں کے بعد مختلف قسم کی خرابیوں میں مبتلا ہو گئے تھے اور چونکہ وہ مذہبی آدمی تھے ان کی کانشنس ان کو ملزم کرتی رہتی تھی۔ اور کانشنس کے الزام کو انسان زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا اسلئے ان کے لئے دو ہی رستے کھلے رہ گئے تھے یا تو وہ اپنی بداعمالیوں کو چھوڑ کر صحیح اسلامی تعلیم کی طرف واپس آ جاتے تب ان کی کانشنس ان کو الزام دینا چھوڑ دیتی مگر وہ اتنے سست ہو چکے تھے اور صحیح عمل سے اتنے دور ہو چکے تھے کہ وہ اس بات کو ناممکن پاتے تھے۔ دوسرا رستہ ان کے لئے یہ کھلا تھا کہ وہ مذہب کی تشریح ایسے رنگ میں کر دیں کہ وہ ان کی بد اعمالیوں کو جائز قرار دے اور ان کی موجودہ حالت کو عین مذہبی حالت بنا دے اگر اب جھوٹا تو پھر بھی وہ ضمیر کی ملامت سے بچ جاتے۔ یہ رستہ زیادہ آسان تھا انہوں نے اس راستہ کو قبول کر لیا۔ احمدیت نے آکر پھر صحیح اسلامی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کر دی اور ضمیر کو ان قیدوں سے آزاد کر دیا جو کہ گذشتہ صدیوں میں اس کے اوپر لگا دی گئی تھیں اب وہ پھر زندہ ہو گا اور ادھر اسلام کی تعلیم زندہ ہو گی نتیجہ یہ ہو گا کہ ضمیر اور عمل کی وہ جدوجہد جو قوموں کو ہمیشہ راہ راست پر قائم رکھتی ہے احمدیت کی وجہ سے پھر جاری ہو جائیگی اور چونکہ اسلامی تعلیم سوشل اور پولیٹیکل welfare of The human race کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لازماً ایک احمدی اس کی نقل کرنے پر مجبور ہو گا۔ اور اسے دیکھ کر دوسرے مسلمانوں کا بھی ایک حصہ۔ پس دنیا میں وہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم پھر قائم ہو جائے گی جس کو اسلام دنیا کے فائدہ کے لئے لایا تھا۔ مثلاً موٹی مثال یہ لیجئے کہ احمدیت کے نزدیک قرآنی تعلیم یہ ہے کہ کسی کو کسی عقیدہ کے ماننے پر مجبور نہ کیا جائے اور ہر انسان کو کوئی بات اپنے ماں باپ سے سن کر نہیں ماننی چاہیئے بلکہ دلیل کے ذریعہ ماننی چاہیئے جب مسلمان کی قوت عمل مر گئی تو تبلیغ کی مشکلات برداشت کرنے کی طاقت ان میں نہ رہی تو انہوں نے اس اسلامی تعلیم کو بدل کر یہ تعلیم بنالی کہ غیر مسلم کو زبردستی مسلمان بنانا جائز ہے اور اگر کوئی مسلمان اپنا عقیدہ چھوڑ دے تو اس کو قتل کر دینا ضروری ہے انہوں نے سمجھا کہ ایک طرف تو اسلام بالکل محفوظ ہو گیا اب اس میں سے کوئی شخص باہر نہیں جائے گا اور دوسری طرف بغیر تبلیغ کی مشکلات برداشت کرنے کے ہم کبھی کبھار غیر مسلموں کو مسلمان بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن اس سے ایک طرف تو مسلمانوں کا مذہب عقل اور محبت کا مذہب نہ رہا بلکہ ڈر اور بیوقوفی کا مذہب ہو گیا دوسری طرف غیر قوموں اور مسلمانوں کے تعلقات بگڑ گئے۔ اب احمدیت نے اس تعلیم کو درست کیا ہے جب غیر قوموں کو معلوم ہو گا کہ اسلام تبلیغ اور دلائل کے ذریعہ سے سچائی کو پیش کرتا ہے اور تمام اقوام کو اپنا بھائی قرار دیتا ہے تو یقیناً پولیٹیکل تعلقات اور سوشل تعلقات اچھے ہو جائینگے اور تلوار سے مسلمان بنانے کی بجائے مسلمان تبلیغی جدوجہد کرے گا اور اس میں قربانی اور ایثار اور سعی کا مادہ پیدا ہو گا اور ہر مسلمان جب یہ سمجھے گا کہ میں آزادی سے اپنے متعلق فیصلہ کر سکتا ہوں تو جہاں وہ غیر مذاہب کے متعلق بھی تحقیقات کریگا وہاں وہ اپنے مذہب کے متعلق تحقیقات کریگا اور آئندہ وہ ورثہ کا مسلمان نہیں ہو گا بلکہ ایک محقق کی حیثیت پیدا کرے گا اور نہ صرف اس کا اپنا مذہب مضبوط ہو گا بلکہ انسانی سوسائٹی کا نہایت مفید اور کارآمد وجود ہو جائیگا میں اس مضمون کے متعلق زیادہ تفصیل سے نہیں لکھتا اس لئے کہ میں بتا چکا ہوں کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے اس بارہ میں جو اسلام کی تعلیم ہے وہی احمدیت کی تعلیم ہے اگر آپ نے میری کتاب "احمدیت" دیکھی ہے تو آپ ان دونوں امور کے متعلق جو اسلام کی تعلیم اس میں لکھی ہے اسے دیکھ لیں گو مختصر ہے مگر بہر حال ان دونوں مضامین پر وہ روشنی ڈالتی ہے اور جو روشنی وہ ڈالتی ہے وہی فائدہ احمدیت پولیٹیکل اور سوشل لحاظ سے دنیا کو پہنچائے گی۔

چوتھے سوال کا جواب آپ کو بعد میں بھجوایا جائے گا۔

جرمولین (رجسٹرڈ) نئی اور پرانی خارش داد، چنبل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے نئی دوا تیز مرہم قیمت ایک روپیہ حمید دواخانہ عبید اللہ پور لائلپور فون ۷۹۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری "مجلس نصرت جہاں" ربوہ

ایک عظیم الشان اعلان

"میں آپ کو پوری قوت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبے کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی احمدیت فتحمند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ۔ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے میں بوڑھوں اور جوانوں، مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر آگے بڑھو۔ اسلام کی فتح کا دن آگیا ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کر رہے گا۔"

(روزنامہ الفضل ۲ نومبر ۱۹۷۰ء)

یہ تھا پُرشوکت اعلان ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تاریخی سفر افریقہ ۱۹۷۰ء کے اختتام پر فری ٹاؤن (سیرالیون) میں فرمایا جہاں کی مسلم کانگرس کے صدر آنریبل مصطفیٰ سنوسی (سابق نائب وزیر اعظم سیرالیون) نے حضور کی عظیم شخصیت میں "اسلام کا ایک عظیم فرزند" دیکھا اور اس کے ہمسایہ ملک لائبیریا کے پریذیڈنٹ ولیم ٹب مین نے حضور ایدہ اللہ کے وجود میں "زمانہ کا روحانی بادشاہ" پایا۔

حضور نے اپنے اس یادگاری سفر سے واپسی پر ہمیں بتایا۔

"میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کی محبت اور پیار، اخوت اور مساوات کا پیغام لے کر مغربی افریقہ کے ممالک کے دورہ پر روانہ ہوا تھا اور چند ہفتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا منادی بن کر آپ میں پھر واپس آیا ہوں۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت و جلال اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے جو جلوے مجھے اور میرے ساتھیوں کو مغربی افریقہ میں دکھلائے ان کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں"

(الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر نیا دن ان فضلوں میں اضافہ کرتا چلا جا رہا ہے بالخصوص نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے سلسلہ میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھ رہے ہیں جن میں سے چند ایک نمونے پیش خدمت ہیں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورہ سے واپسی پر فرمایا

"گیمبیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اشارہ ہوا کہ اب وقت ہے کہ علاوہ ایک دوسری سکیم کے جو مغربی افریقہ میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن لگانے کی ہے کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں پر خرچ کر دینا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو یہاں موجودہ نسل پالے جب میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ اشارہ پایا تو مجھے کوئی فکر نہیں ہوئی کہ میں ایک لاکھ پونڈ کہاں سے لاؤں گا۔ میں غریب انسان تو ایک دھیلہ بھی نہیں لا سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو"

(خطاب ۷ جون ۱۹۷۰ء)

اور پھر اللہ تعالیٰ کا فضل کیسے ہوا۔ حضور کی زبانی ہی سنئے:-

"میں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی سکیم کے ماتحت جو کام ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں مجھے ایک دن خیال آیا کہ ایک خاص رقم سے نہ یہاں کا ہمارا فنڈ نیچے جا رہا ہے اور نہ غیر ملکی فنڈ نیچے جا رہا ہے، حالانکہ یہ کوئی منصوبہ نہیں تھا کہ اس سے نیچے نہ جائے چونکہ میرے پاس ہر ہفتے رپورٹیں آتی ہیں، چنانچہ میں نے دیکھا کہ یہ فنڈ ایک خاص رقم سے نیچے نہیں جا رہا۔ میں نے سوچا کہ اس حد تک خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کے لئے ریزرو بنا دیا ہے اور اس طرح پاکستان میں دس لاکھ روپے بطور ریزرو رہیں گے پچھلے ایک مہینے میں نوے ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان خرچ کرنا پڑا۔ اور پھر جب آخری رپورٹ میرے سامنے آئی تو دس لاکھ اور چند ہزار کے قریب رقم باقی تھی۔ اسی طرح ہماری بیس ہزار پونڈ کی رقم غیر ملکوں میں ریزرو ہے۔ جو وہاں کے باشندوں نے جمع کی ہے۔ حالانکہ وہاں سے ایک ایک وقت میں پانچ پانچ ہزار پونڈ افریقہ میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ ہماری جماعتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر ایک جماعت نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لیا ہے۔ اس لئے ہماری کوشش یہ تھی کہ ساری رقمیں اکٹھی ہو جائیں تاکہ ان کے EXCHANGE RATE (استعمال) کرنے میں مشکل پیش نہ آئے اور وقت ضائع کئے بغیر ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ چنانچہ میں نے یہ ہدایت کی تھی کہ اس فنڈ کا کچھ حصہ انگلستان میں اور کچھ امریکہ میں رکھ کر باقی سوئٹزرلینڈ بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ اس وقت ۱۲½ ہزار پونڈ سوئس فرانک کی شکل میں ریزرو ہیں اور ۵½ ہزار پونڈ انگلستان میں ریزرو تھا وہاں سے کچھ رقم سوئٹزرلینڈ بھجوا دی گئی تھی۔ باقی اور بھی ۲½ ہزار پونڈ کی رقمیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ تاہم میں نے دیکھا ہے کہ اس سے پہلے بھی اور بعد بھی بیس ہزار پونڈ سے رقم نیچے نہیں گئی۔ گویا یہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ریزرو قائم کر دیا ہے۔ تاکہ ہم گھبرا نہ جائیں۔ میں تو جو ضرورت ہوتی ہے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے راستے میں مالی قربانی کی شکل میں پیش کرو۔ میں اپنا کام تو نہیں کر رہا کہ مجھے فکر ہو۔ جس کا یہ کام ہے وہ آپ ہی ضرورت پوری کرے گا"

(الفضل مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۷۰ء)

ایک اہم وعدہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطاب میں احباب جماعت کو بتایا

"میں افریقہ کے ان ممالک سے جو فوری وعدہ کر کے آیا ہوں وہ قریباً ۲۵-۳۰ ہسپتال کھولنے کا ہے۔ جن کو ہم میڈیکل سنٹر یا ہیلتھ سنٹر کہتے ہیں اور قریباً ۷۰-۸۰ ہائی سکول ان ممالک میں بنانے ہیں" (الفضل ۹ر اکتوبر ۱۹۷۰ء)

"میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کی محبت اور پیار، اخوت ومساوات کا پیغام لے کر مغربی افریقہ کے ممالک کے دورہ پر روانہ ہوا تھا اور چند ہفتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا منادی بن کر آپ میں پھر واپس آیا ہوں۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت وجلال اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے جو جلوے مجھے اور میرے ساتھیوں کو مغربی افریقہ میں دکھائے ان کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں"

پھر اسی خطاب میں فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کا منشا جو مجھے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں پہلے ہیلتھ سنٹر کھولنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔۔۔۔ ہمارے سنٹر ابھی چند ہی ہیں۔ مثلاً نائیجیریا میں ہمارے دو ہیلتھ سنٹر ہیں ایک گیمبیا میں ہے اور بہت سارے کھولنے کی ضرورت ہے۔ یہ پروگرام تو پانچ سات سال کا تھا مگر پہلے سال ڈیڑھ سال میں ہی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اور اس سلسلہ میں مساعی کی موجودہ پوزیشن یہ ہے۔

نائیجیریا	میڈیکل سنٹر جو پہلے کام کر رہے تھے		۲
"	میڈیکل سنٹر جو اب کھلے ہیں		۳
"	کل تعداد	=	۵
"	سیکنڈری سکول جو پہلے کام کر رہے تھے		۱
"	" " " اب کھلے ہیں		۲+۲
	کل تعداد	=	۵
غانا	میڈیکل سنٹر جو پہلے کام کر رہے تھے		×
"	" " جو اب کھلے ہیں		۴
"	کل تعداد	=	۴
"	سیکنڈری سکول جو پہلے کام کر رہے ہیں		۱
"	" " " اب کھلے ہیں		۷
"	کل تعداد	=	۸
گیمبیا	میڈیکل سنٹر جو پہلے کام کر رہے تھے		۱
"	" " " اب کھلے ہیں		۵
"	کل تعداد	=	۶
"	سیکنڈری سکول جو پہلے کام کر رہے تھے		×
"	" " اب کھلے ہیں		۱
	کل تعداد		۱
سیرالیون	میڈیکل سنٹر جو پہلے کام کر رہے تھے		×
"	" " " اب کھلے ہیں		۵
"	کل تعداد		۵
	سیکنڈری سکول جو پہلے کام کر رہے تھے		۴
	" " اب کھلے ہیں		۱
	کل تعداد		۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضاکارانہ ڈاکٹروں اور ٹیچروں کی پیشکش

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۶ جون ۱۹۷۰ء میں اپیل فرمائی:۔

"تیسری بات میں نے یہ کہی ہے کہ احمدی ڈاکٹرز اور ٹرینڈ ٹیچرز رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں اور دین و دنیا کی حسنات کے وارث ہوں۔ جیسا کہ میں نے لنڈن میں بھی کہا تھا آپ کو بھی وہی بات کہہ دیتا ہوں آپ رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں وگرنہ رضاکارانہ طور پر جو خدمات پیش کی گئیں اگر ضرورت کے مطابق نہ ہوئیں تو پھر میں حکم دوں گا اور اس صورت میں آپ کے لئے دو راستے کھلے ہوں گے۔ یا جماعت کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں یا پھر خلافت کی اطاعت کریں۔ مگر آپ خلافت کی اطاعت ضرور کریں گے انشاء اللہ لیکن ایک رضاکارانہ خدمت اور ایک وہ خدمت جس میں کچھ مجبوری کا اثر ہو اس خدمت میں ہماری عقل ضرور فرق کرتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آج وقت ہے۔ دنیا۔ دنیا کے کاموں میں محو اور غافل ہے۔ آپ خدا کے لئے اپنی غفلتوں کو چھوڑ کر اس کی عظیم بشارتوں کے وارث بننے کی سعی کریں"۔

(الفضل ۲۲ وفا ۱۳۴۹ ہش)

اس سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور اپنے خلیفہ کی زبان میں ایسی تاثیر ڈال دی کہ اب تک ۳۲ ڈاکٹروں اور ۲۰۶ ٹیچروں نے اپنی خدمات اپنے امام کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔ جن میں عورتوں کا بھی کافی حصہ ہے۔ ان واقفین میں سے مندرجہ ذیل کو میدان عمل میں پہنچنے کی سعادت نصیب ہو چکی ہے

		عورتیں	
ڈاکٹرز	۱۷ مرد	۱	= ۱۸
ٹیچرز	۱۳	۵	= ۱۸

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کا رعب دوسروں پر ایسا ڈالا ہے کہ وہ بے اختیار کہہ اٹھے۔

"جو ڈاکٹر اپنا ملک چھوڑ کر اتنی دور دوسرے ملک میں (Selfless) بے لوث خدمت کرتے ہیں وہ واقعی قابل داد ہیں اور ہمیں ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنا چاہیئے"۔

(مسٹر فرینک انتھونی ریذیڈنٹ منسٹر مشرقی پراونس سیرالیون)

غانا میں پاکستانی ہائی کمشنر ہز ایکسیلنسی ایس اے معید نے اسوکورے میں احمدیہ ہسپتال کی کارکردگی کو دیکھا تو ناظرین کی کتاب میں لکھا:۔

"اس ہسپتال کے قیام پر جملہ ابتدائی مشکلات اور رکاوٹوں کا مقابلہ کرنے کے بعد ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب عوام کی بے لوث خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ میں ان سے بے حد متاثر ہوا ہوں"

ابتدائی انتظامات

ڈاکٹروں اور ٹیچروں کے انتخاب فراغت اور سفر کے کاغذات کی تکمیل کے کئی مراحل ہوتے ہیں۔ جن میں ہمارے موجودہ حالات کے لحاظ سے کئی ایسی مشکلات درپیش آئیں جن کا بظاہر کوئی حل نظر نہ آتا تھا۔ بلکہ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" والا معاملہ کئی جگہ پیش آیا مگر قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کی ذات پر جس کے فضل نے ایسی مشکل کے وقت اپنے پیارے خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو سنا۔ دفعتاً مشکلات کے بادل چھٹ گئے اور غیر معمولی کامیابی سے ہمیں نوازا گیا۔ اب بھی میرے کانوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ "یہ کام تین دن میں ہونا چاہیئے" گونج رہے ہیں۔ اس کام کے پیچھے ہم ایک سال سے پڑے ہوئے تھے مگر ہر طرف سے ناممکن۔ ناممکن "جواب ملتا۔ مگر جونہی حضور نے یہ حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے ہماری کامیابی کے دروازے کھولنے شروع کر دئے اور واقعہ یہی ہوا کہ تین دن کے اندر وہ ناممکن کام ممکن ہو گیا۔ سچ ہے۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

اسی طرح ایک اور دوست کا کام ۱۳ ماہ تک پھنسا رہا۔ ہر دفعہ یہی خط آتا کہ ابھی آفیسرز نے وعدہ کیا ہے کہ کام ہو جائیگا مگر ہونے میں نہ آتا۔ ایک دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خادم کو ارشاد فرمایا کہ "خود جاؤ اور یہ کام کر کے آؤ۔ عاجز تعمیل ارشاد بجا لایا۔ اس دوست کو ہمراہ لیا اور متعلقہ آفیسر سے ملا پہلے تو وہی ٹال مٹول کرتا رہا۔ پھر اچانک فائل لی اور ۱۰ منٹ لگا کر کام کو مکمل کر کے ہم سے یوں گویا ہوا کہ مجھے اب تو پھر آنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ہم نیچے اترے اور اس دوست نے کہا کہ واقعی حضور کی دعا نے جادو کا کام کر دیا۔ ابتدائی انتظامات کا دوسرا اور مشکل حصہ مغربی افریقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے ممالک میں ٹیچروں اور ڈاکٹروں کی رجسٹریشن سکولوں اور ہسپتالوں کی منظوری۔ وغیرہ کا حصول وغیرہ تھا۔ ان ممالک کے قوانین ویسے بھی سخت ہیں۔ مزید برآں انتظامیہ پر عیسائی قابض ہیں وہ کب پسند کرتے کہ تعلیمی اور طبی میدان میں مسلمانوں کو آگے آنے دیا جائے اسلئے انہوں نے ہماری ہر ممکن راہ میں کئی جگہ روڑے اٹکانے کی پوری کوشش کی مگر حضور کی دعاؤں کے طفیل فضل الٰہی نے وہاں بھی شاندار کارنامے دکھائے۔ مثلاً غانا جو کئی سال سے ہمارے ایک ڈاکٹر کو پریکٹس کی اجازت نہ دیتا تھا اب ۴ ڈاکٹر وہاں موجود ہیں اسی طرح نائیجیریا میں ایک ڈاکٹر کی رجسٹریشن کا معاملہ پیچیدہ صورت اختیار کر گیا مقامی وکلاء نے میڈیکل کونسل پر دعوے دائر کرنے کی تجویز پیش کی مگر حضور پرنور نے لکھا کہ ابھی نرمی سے کام کرو ابھی۔ پھر دیکھتے دیکھتے ہی یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ سیرالیون اور گیمبیا کی حکومتوں کا تعاون اس سلسلہ میں مثالی رہا انہوں نے خدمت خلق کرنے والے ڈاکٹروں اور ٹیچروں کو نہ صرف خوش آمدید کہا۔ بلکہ بارہا اس امر کا ذکر کیا کہ احمدی ڈاکٹروں کے ذریعہ سے طبی امداد ایسے علاقوں میں بھی پہنچنی شروع ہو گئی ہے جہاں کے لوگوں کو یہ چیز پہلے کبھی بھی میسر نہ آئی تھی (گیمبیا آؤٹ لک ۳۰ ۔ ۱۹۷۰ء)

عمارتوں کی فراہمی

مغربی افریقہ میں ہسپتال یا سکول کھولنے کی اجازت حکومت اسی وقت دیتی ہے جب مناسب عمارت موجود ہو مگر جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کے تحت ۳ اور ۸ ہائی سکول کھولنے کا اعلان فرمایا تو ہمارے پاس ایک عمارت بھی موجود نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے عجیب در عجیب رنگ میں مدد فرمائی غانا میں کوکوفو کے چیف نے نہ صرف ایک بہت بڑی سرکاری عمارت ہسپتال کے لئے پیش کر دی بلکہ اس کے ارد گرد نصف میل تک زمین بھی مشن کو دے دی۔ اسکورے میں بھی مقامی چیف نے ایک وسیع عمارت دو سال کے لئے مفت دے دی پھر انہوں کی آمد میں اضافہ ہوا تو ساتھ ہی خالی عمارتوں کو کرایہ پر حاصل کر لیا گیا اور اب ۵۰ بستروں کا ہسپتال وہاں کام کر رہا ہے مستقل عمارت کے لئے ایک وسیع و عریض رقبہ مشن کو دیدیا گیا ہے عمارت کا نقشہ منظور ہو گیا ہے اور ۲۵۰۰۰/۴۶ (قریباً چار لاکھ۔ ۲۰ ہزار پاکستانی روپیہ) خرچ کرنے کی منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دے دی ہے یاد رہے کہ یہ روپیہ اسی ہسپتال کی گذشتہ سال کی آمدنی سے ہے۔

سیرالیون میں جوڑو اور بو اجے بو کے مقامی چیفوں نے ہسپتالوں کے لئے عمارتیں پیش کیں اور روکوپر اور مشنگبی میں سرکاری ڈسپنسریوں کی عمارتیں حکومت نے خالی کر کے ہمارے مشن کے سپرد کر دی ہیں۔

نائیجیریا میں اجیبواوڈے میں مقامی کونسل نے ۱۲۰ ایکڑ زمین ہمارے سپرد کر دی ہے جس پر وہاں کی مقامی جماعت ہسپتال کے لئے موزوں عمارت تعمیر کرنے کا پروگرام بنا چکی ہے اکارے ہسپتال کے لئے مقامی احمدیوں نے ایک دو منزلہ مکان دے رکھا ہے۔ گیمبیا میں موزوں مکانات ملنے میں دقت تھی جس کی وجہ سے ہمارے بعض ڈاکٹر وہاں Pioneers کی طرح بڑی کٹھن زندگی گذار رہے ہیں تاہم ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب نے "اوجوارا" میں ایک بہت بڑی بلڈنگ نہایت سستے داموں خرید لی ہے۔ جہاں پورا ہسپتال سما سکے گا یہ سب تغیرات محض اللہ نے اپنے فضل سے پیدا کئے ہیں۔ اسی طرح سکولوں کے لئے عمارتوں کی مشکلات کو بھی اللہ نے حیران کن رنگ میں حل فرمایا ہے۔

فوری طور پر سکول کھولنے کے لئے روکوپر (سیرالیون)، وو۔ فومنیہ۔ (غانا) گوساؤ اور منا (نائیجیریا) میں عارضی عمارتیں میسر آگئیں۔ پیش کرنے والوں میں کئی غیر از جماعت دوست بھی تھے۔ حکومت سے زمین حاصل کر کے اب مستقل عمارتیں بھی بن رہی ہیں۔ روکوپر میں سکول کی چھتیں پڑنے کی خبر آچکی ہے۔ گوساؤ سکول اپنی نئی عمارت میں منتقل ہو چکا ہے جس کا سنگ بنیاد رکھتے وقت وہاں کے کمشنر آف ایجوکیشن نے ۲۲ مارچ ۱۹۷۰ء کو فرمایا تھا۔

"مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں آج فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول گوساؤ کا سنگِ بنیاد رکھ رہا ہوں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ سکول مسلسل ترقی کر رہا ہے"

اس عمارت پر کم و بیش دس ہزار پونڈ (ڈھائی تین لاکھ روپیہ) خرچ آچکا ہے۔

اسی طرح غانا میں اسکورے سکول کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد ۱۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کو رکھتے ہوئے پاکستانی ہائی کمشنر حضرت آپ معید صاحب نے غانا کی ترقی کے عنوان احمدیہ جماعت

تریاق معدہ ۔ معدہ اور پیٹ کی بیماریوں کے لئے مفید دوا قیمت فی شیشی ۲/ روپے ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون نمبر ۳
گول کچہری بازار لائلپور فون نمبر ۳۰۵۲

کی اقتصادی اور سماجی لحاظ سے بہبود کو بہت مؤثر بنا
اور انہیں تیز تر کرنے کی اپیل فرمائی (خطابیوں کا شکریہ) کیا یہ واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَاءِ

(ترجمہ: تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے) کی سچائی کا واضح ثبوت نہیں ہیں؟

افتتاحی تقاریب

ہسپتالوں اور سکولوں کے ابتدائی انتظامات کی تکمیل پر رسمی افتتاحی کامیاب تقاریب بھی اندر کئی فوائد رکھتی ہیں۔ ان تقاریب کے انعقاد پر بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا مشاہدہ کیا۔ ایک طرف عوام نے خوشی کے جذبات کا اظہار اپنے ملکی رواج کے مطابق کئی کئی روز تک کیا تو دوسری طرف اکابرین۔ وزراء اور پیرامونٹ چیف، چیف اور سرکاری افسران نہ صرف خود حاضر ہوئے بلکہ ان مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کا بہترین رنگ میں شکریہ ادا فرمایا۔ اور پھر ان کی اشاعت پریس اور ریڈیو نے خوب کی۔ چند ایک مثالیں پیش ہیں۔

۱۔ ۵ رجون ۱۹۷۱ء کو بوردو میں نصرت جہاں احمدیہ کلینک کے افتتاح کے موقع پر وہاں کے پیرامونٹ چیف نے امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انہوں نے یہ سکیم شروع کر کے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔

۲۔ ۸ فروری ۱۹۷۲ء کو بکورو (نائیجیریا) میں نصرت جہاں احمدیہ کلینک کا افتتاح کرتے ہوئے وہاں کے ہیلتھ کمشنر آنریبل سمتھ ابجی قسماہ نے فرمایا۔

"آج اس سٹیٹ کی طبی تاریخ میں ایک نیا قدم اٹھایا گیا ہے ہم کو جو اس سٹیٹ کے رہنے والے ہیں جماعت احمدیہ کا انتہائی شکرگزار ہونا چاہیے کیونکہ اس تنظیم کی بدولت ہمیں یہ کلینک میسر آیا ہے جس کی ضرورت بشدت محسوس کی جا رہی تھی۔"

(الفضل ۵ رمئی ۱۹۷۲ء)

غانین ٹائمز نے اپنے ۱۰ رنومبر ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں کوکوفو میں احمدیہ ہسپتال کے افتتاح کا فوٹو اور خبر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ

"شاہ کوکوفو نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق اس علاقہ میں کلینک قائم کیا اور اس کے لئے ہمیں پاکستانی ڈاکٹر بھی بھجوایا"۔

"گیمبیا کے وزیر تعلیم آنریبل الحاج گارا جابا ہمپاتے نے اپنے جذبات کا یوں اظہار فرمایا۔

"ہم سب اور بالخصوص یہ عاجز حضرت امام جماعت احمدیہ کا از حد شکر گزار ہے جب ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح احمدیہ مشن کے معائنہ کی غرض سے اس ملک میں تشریف لائے تو خاکسار اس وقت بھی صحت تعلیم اور سماجی بہبود کا وزیر تھا اس حیثیت میں خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح سے بارہا ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ اور ایک دعوت کے موقع پر آپ کے ساتھ شریک طعام ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا میں اس امر کا اظہار کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی گیمبیا میں تشریف آوری ہمارے لئے بہت سود مند ثابت ہوئی"۔

(الفضل ۳ مئی ۱۹۷۲ء)

ان افتتاحی تقریبات کی شاندار کامیابیوں کو دیکھ کر ہمارے ڈاکٹرز اور ٹیچرز بھی بے حد متاثر ہوئے اور بے اختیار خوشی کے آنسو ان کی آنکھوں میں آگئے کہ اللہ اللہ ہم خاک کے حقیر ذرے تھے۔ تیری قدرت نے ہمیں آسمان کے ستارے بنا دیا۔ الحمد للہ

ہسپتالوں کی حوصلہ افزا کارکردگی

دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کام یا سکیم کا افتتاح تو نہایت شاندار ہوتا ہے مگر اس کی کارکردگی کا معیار گر جاتا ہے مگر "نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام" کی کارکردگی کے معیار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے اس قدر نوازا ہے کہ دنیا اس کی نظیر شاید ہی پیش کر سکے مثال کے طور صرف چند نمونے پیش کروں گا

۱۔ ڈاکٹر منور احمد صاحب بکورو (نائیجیریا) سے لکھتے ہیں:۔

"۵ رمارچ بروز جمعہ کو احمدیہ میڈیکل کلینک بکورو (BUKURU) کی رسم افتتاح تھی۔ اتوار چھٹی کا دن چھوڑ کر پیر سے لوگوں کی آمد شروع ہو گئی۔ حیرت یہ ہو رہی ہے کہ ہمیں ایک دن بھی مریضوں کے لئے انتظار نہیں کرنا پڑا۔ ایسے لگتا ہے اللہ تعالیٰ خود لوگوں کو کھینچ رہا ہے۔ اور خود ہی ان کو شفا بخش رہا ہے"۔

مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب کوکوفو (غانا) تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعض مریض ایسے بھی ہیں جو ایک سو میل کا سفر طے کرکے آتے ہیں۔ ایک اکرہ کا مریض تھا۔ اور وہ وہاں کے بڑے ہسپتالوں اور ڈاکٹروں سے علاج کرواتا رہا لیکن آرام نہ آیا۔ میرے پاس صرف دو دفعہ آیا اور بعد میں اکرہ سے خط لکھا کہ وہ بالکل صحت یاب ہو گیا ہے"۔

مکرم ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب روکوپر (سیرالیون) لکھتے ہیں:۔

"ابھی تک میری کلینک کی سرکاری طور پر opening نہیں ہوئی مگر اس کے باوجود کافی حوصلہ کن حالات ہیں۔ بہت دور دور سے لوگ علاج کے لئے آ رہے ہیں۔ آج کل ایک پیرامونٹ چیف جو فری ٹاؤن کے قریب کی Chiefdom کا چیف ہے میرے پاس علاج کے لئے آیا ہوا ہے۔

اللہ میاں خاص فضل فرما رہا ہے وہ کافی صحت حاصل کر رہے ہیں۔ جوں جوں لوگ صحت حاصل کرتے ہیں توں توں زیادہ سے زیادہ مریض بھیجتے ہیں

ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب سالیکینی (گیمبیا) لکھتے ہیں۔

"میں نے اپنے ہسپتال میں دس بستروں کا انڈور بنایا ہے اور دور دور سے مریض آتے ہیں بعض سینیگال کے علاقہ سے۔ اور یہاں رہ کر علاج کرواتے ہیں اور خداوند کریم کے فضل اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے صحت یاب ہو رہے ہیں اور کئی تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں بار بار یہ خواہش اٹھتی ہے کہ سالیکینی جا کر علاج کرواؤ۔

یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں کہ یہ لوگ ہم سے اور ہم ان سے مانوس ہو گئے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ٹیچیمان (غانا) لکھتے ہیں:۔

"ہسپتال کے جملہ لوازمات وغیرہ مکمل ہو چکے ہیں۔ لوکل آبادی میں عموماً اور احمدی احباب میں بالخصوص ہسپتال کے متعلق اچھا تاثر پایا جاتا ہے اور دیگر ہسپتالوں کے مقابل ... یہاں زیادہ مریض آ رہے ہیں۔ یہ امر انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور مقبولیت کا باعث ہوگا"۔

ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سویڈرو (غانا) لکھتے ہیں:۔

"مریضوں کا یہ عالم ہوتا ہے کہ صبح ۶ بجے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ دو اڑھائی اڑھائی گھنٹے تک اپنی باری کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا آئینہ دار بڑا ہی روح پرور نظارہ ہوتا ہے"۔

(روزنامہ الفضل ۱۲ رمئی ۱۹۷۲ء)

نیز آپ نے لکھا:۔

سویڈرو سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک چیف رہتا ہے اس کے دو نمائندے ہسپتال دیکھنے آئے کہنے لگے کہ چیف نے کہا ہے کہ دیکھ کر آؤ ہسپتال کس طرح کا ہے تاکہ ویسا ہی ہسپتال اپنے علاقہ میں کھول دیا جائے"

ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ حسن صاحب روکوپر (سیرالیون) تحریر فرماتے ہیں:۔

"جوں جوں لوگ صحت یاب ہوتے جاتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ نئے مریض بھجواتے ہیں بعض کیس تو ظاہری لحاظ سے بہت مایوس کن ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے مریضوں کو بھی صحت عطا فرما دیتا ہے اور میرا بھرم رہ جاتا ہے۔ ایک اور مریض زیر علاج ہے۔ جو دونوں ٹانگوں سے معذور ہے۔ اللہ ہی مدد فرماوے اور اسے صحتیاب کرے۔ اب لوگ یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ گویا میں ہر قسم کے مرض کا علاج کر سکتا ہوں۔ حالانکہ بعض امراض میں تو ہماری ڈاکٹری بالکل ناکام ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ میں سب قدرت ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور نشان نمائی کے طور پر بھی کر دکھاتا ہے"۔

(روزنامہ الفضل ۱۰ رمئی ۱۹۷۲ء)

ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب بواجے بو (سیرالیون) لکھتے ہیں:۔

"پچھلے ماہ مریضوں کی تعداد محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خاطر خواہ رہی۔ یہاں گورنمنٹ ڈسپنسری ہونے کے باوجود لوگ یہاں کچھ رقم دے کر بھی علاج کروانے کو ترجیح دیتے ہیں اور خدا کے فضل سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اس وقت رات کے تین بجے ہیں اور میں ایک Emergency case کو دیکھ کر بیٹھا ہوں۔ مریض کے منہ سے زبردست خون بہہ رہا تھا۔ مناسب دوائی سے خون بہنا بند ہو گیا ہے۔ اور مریض بفضل ایزدی چل کر گھر گیا ہے۔ اس خیال سے کہ رپورٹ لیٹ نہ ہو جائے۔ ابھی لکھنے بیٹھ گیا ہوں"۔

ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب اسکورے (غانا) لکھتے ہیں:۔

تبخیر معدہ، پریشانی، خوف و وہم کی کامیاب علاجگاہ ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۲
گول کچہری بازار لائلپور۔ فون نمبر ۲۰۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"دعاؤں سے مولیٰ کریم نے اب اس ہسپتال کو [illegible] کر دیا ہے عزت دی ہے۔ شہرت دی ہے۔ اب دُور دُور سے پیراماؤنٹ چیفس اور بڑے بڑے سرکاری افسر علاج کے لئے خود تشریف لاتے ہیں۔ میں کسی کے پاس نہیں گیا۔ اللہ میاں کی مہربانی ہے شفقت ہے۔ ورنہ میں کس قابل تھا۔"

نصرت جہاں کے ہسپتالوں کی کارکردگی کو مختلف زاویوں سے آپ نے دیکھا ہمارے بعض پاکستانی بھائی بھی ان ہسپتالوں کو دیکھنے گئے تو انہوں نے بے اختیار یہ کہا کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ احمدی ڈاکٹر اتنا زیادہ کام کیسے کر رہے ہیں۔ ضرور کوئی بالا ہستی ان کی مدد فرما رہی ہے۔

ہمارے ایک ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ اسکورے غانا نامی میں ہیں ہر روز کم و بیش دو ڈھائی سو مریضوں کو دیکھتے اور انہیں دوائی دیتے ہیں لین دین کا حساب رکھتے ہیں ۵۰ بستروں کا ہسپتال ہر وقت بھرا رہتا ہے۔ بلکہ لوگ اپنے لئے کمرہ پیشگی بک کروا لیتے ہیں ہر ماہ کم و بیش ۱۵۰ اپریشن بھی کرتے ہیں۔ ایک مریضہ ADOBEA نامی کے متعلق غانا کے چوٹی کے ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا کہ ان کا اپریشن غانا میں نہیں ہو سکتا۔ انگلستان بھجوا دیا جائے۔ جب ہمارے ڈاکٹر صاحب کو پتہ چلا تو آپ نے مریض کا معائنہ کر کے کہا کہ اس کا اپریشن احمدیہ ہسپتال اسکورے میں کرنے کے لئے تیار ہوں اس خبر کی تشہیر وہاں کے موقر جریدہ SPECTATOR نے ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو اپنے پہلے کالم میں یوں کی۔

PAKISTANI
I CAN HELP
ADOBEA

اور ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہسپتال کا تفصیلی ذکر کیا۔ اسی طرح آپ نے ایک اور غیر معمولی اپریشن کیا جس کی خبر دیتے ہوئے THE PIONEER نے اپنی اشاعت ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء میں پہلے صفحہ پر سب سے بڑی سرخی یہ جمائی

OPERATION ON
GIRL WITH TWO
SEXES ORGAN AT
ASOKORE.

گیمبیا کے واحد سرکاری اخبار THE GAMBIA BULLETIN نے بار بار ہمارے ڈاکٹروں کا ذکر اپنے کالموں میں کیا بلکہ یہ بھی لکھا کہ گیمبیا کے ۱۶ ڈاکٹروں میں سے ۷ احمدی ڈاکٹر ہیں اسی طرح ۷۲/۸/۸ کو ہمارے ڈینٹل سرجن ڈاکٹر سید محمد اجمل صاحب کی پیشکش کہ "وہ سکولوں کے طلبہ کے دانتوں کا معائنہ مفت کریں گے" کو خاص اہمیت دی۔

سکولوں کی حسن کارکردگی

ہمارے سیکنڈری سکولوں کی ابتداء بے شک بہت ہی معمولی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے لوگوں کے دلوں میں ان کی جو غیر معمولی محبت ڈال دی اس کا اندازہ آپ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ اکثر سکولوں میں ایک کلاس کے داخلہ کے لئے جگہ تو صرف ۳۰ طلبہ کی ہوتی ہے۔ مگر داخلہ کے خواہشمند سینکڑوں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ جن میں سے انتخاب کرنا ہمارے لئے مشکل ہو جاتا ہے

ہمارے واقف اساتذہ جس محنت سے سکولوں کی ترقی کے لئے کام کر رہے ہیں اس سے زائرین بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے مثلاً نائیجیریا کے ناصر الدین احمدیہ سیکنڈری سکول کا بکرم بچی باد ابوسو۔ چیف انسپکٹر محکمہ تعلیم نے ۷/۲/۷ کو معائنہ فرمایا اور لکھا:۔

"سکول کا عارضی عمارت میں معائنہ کیا جس سے سکول کے عظیم مستقبل کا اندازہ ہوتا ہے۔ سٹاف اور طلبہ سب خوش باش نظر آئے مجھے پورا وثوق ہے کہ یہ ادارہ سیکنڈری سکول کے طور پر کامیاب ہوگا"۔

پھر اسی انسپکٹر صاحب نے ۲۸/۱/۱ کو معائنہ کیا اور لکھا۔

"اس سکول کو چلانے والی تنظیم ہماری دلچسپی کا باعث ہے اور جس رنگ میں وہ کام کرتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہے"۔

اسی طرح مسٹر S.B. AJIMAD نے لکھا کہ:۔

"پہلے بار کی نسبت اب سکول میں خاصی ترقی ہو چکی ہے جو ثبوت ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ انسانی مساعی کو بابرکت بنا دیتا ہے"۔

ہمارے سکولوں کی طالبات کا مخصوص لباس قمیص اور پاجامہ عوام کو پسند آیا اور غانا اور نائیجیریا کے اخبارات نے ان کی فوٹو شائع کئے اور ان کی افادیت پر تبصرے بھی کئے۔

غیر متوقع نتائج

"نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام" اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنا اور اس کے فضلوں کی بارش میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مگر جو غیر متوقع نتائج ان حقیر سی مساعی کے ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیں۔ چند درخشندہ مثالیں پیش خدمت ہیں جو دوسروں کے الفاظ میں ہی ہیں۔

مسلمانوں کی تنظیم

نائیجیریا کے نارتھ ویسٹرن سٹیٹ کے کمشنر برائے تعلیم الحاج ابراہیم گوسا نے گوساؤ میں فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کی افتتاحی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔ مقامی قائم ہونے والے سکول کے بعد یہ دوسرا سکول ہے جو اس سال کے دوران جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ پہلا موقعہ ہے کہ تعلیمی ترقی کے سرکاری پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں ہاتھ بٹانے کے لئے خود مسلمانوں کی کوئی تنظیم آگے آئی ہے۔ انہوں نے احمدیہ مشن کی مساعی کو خراج تحسین پیش کیا اور اسے اپنی وزارت کی طرف سے مکمل تعاون اور امداد کا یقین دلایا"۔ (الفضل ۵ ہجرت / مئی ۱۹۷۲ء)

جماعت احمدیہ کی عظیم رفاہی سرگرمیاں

گیمبیا کے وزیر صحت و تعلیم و سماجی بہبود الحاج گارابا جاہمپا نے فرمایا۔

"میں اس امر کا اظہار کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی گیمبیا میں تشریف آوری ہمارے لئے بہت سود مند ثابت ہوئی۔ یہ آپ کی وہاں تشریف آوری کا ہی ایک ثمرہ ہے کہ ہم خدمت خلق کے میدان میں جماعت احمدیہ کی عظیم رفاہی سرگرمیوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ نہ صرف کوئر میں بلکہ ساکلین، کنجور کو نیانا اور باصّہ سے میں بھی احمدی ڈاکٹر طبی خدمات بجا لاتے ہیں معروف ہیں۔

(روزنامہ الفضل ۲ ہجرت / مئی ۱۹۷۲ء صفحہ ۱)

ملک کی تعمیر و ترقی

غانا کے صدر مملکت نے فرمایا:۔

"بلاشبہ آپ کے مذہب نے جو دنیا کے عظیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے اہل گھانا کو فیض پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ

. . . .

گھانا کی تعمیر و ترقی میں اسی طرح ہاتھ بٹاتے رہیں گے۔

آپ کی جماعت اہل گھانا کی جو خدمات بجا لا رہی ہے۔ حکومت اس سے اچھی طرح باخبر ہے اور اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم آپ کے انتہائی ممنون ہیں کہ آپ نے اس ملک کی تعمیر و ترقی میں شریک ہو کر اہم کردار ادا کرنا ضروری سمجھا"۔

(روزنامہ الفضل ۱۷ مئی ۱۹۷۲ء صفحہ ۲)

خادم خلق جماعت

انگلستان میں نائیجیریا کے ہائی کمشنر ایس ڈی کولو نے فرمایا:۔

"میں جماعت احمدیہ کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں اور میں نے ہمیشہ ہی جماعت کی تبلیغی اور اصلاحی مساعی کو سراہا ہے مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت اب تعلیمی اور طبی میدان میں بھی پوری مستعدی کے ساتھ سرگرم عمل ہے میری دانست میں ایسی خادم خلق جماعت کی ہر قدم پر تائید اور مدد کی جانی چاہئے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ مجھے ہر خدمت کے لئے مستعد پائیں گے"۔

(اخبار احمدیہ لندن جولائی ۱۹۷۲ء)

غانا اور پاکستان کے عوام میں مفاہمت

"پاکستانی ہائی کمشنر مقیم گھانا ہز ایکسیلینسی ایس اے معید نے ۲۰ نومبر ۱۹۷۱ء کو سویڈرو کے شہر میں پہنچ کر احمدیہ ہسپتال کا افتتاح فرمایا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں ہائی کمشنر صاحب نے جماعت احمدیہ کے بے لوث جذبہ خدمت کی بہت تعریف کی اور جماعت کو اس بناء پر خراج تحسین پیش کیا کہ اس نے اپنی انتھک اور بے لوث خدمات کے ذریعہ گھانا اور پاکستان کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور ان کے درمیان بہتر مفاہمت کا جذبہ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ (الفضل ۹ مئی ۱۹۷۲ء)

جوب مفید اٹھرا۔ مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج۔ مکمل کورس بیس روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۳۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی جماعتوں کی مضبوطی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۷۲ء کے افتتاحی خطاب میں تفصیل کے ساتھ بتایا کہ:-

"کس طرح پر افریقہ میں نصرت جہاں آگے بڑھو کی سکیم" کے تحت احمدی ڈاکٹر بڑے اخلاص کے ساتھ دکھی انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں ایسی شفاء رکھدی ہے کہ بڑے بڑے امراء اور رؤسا بھی ان کے پاس علاج کے لئے آتے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر غرباء کا تو مفت علاج کرتے ہیں مگر امراء سے جو فیس وصول کرتے ہیں۔ اس سے تقریباً دس لاکھ روپے کی خالص بچت ہوئی ہے۔ حضور نے بتایا کہ اس وقت ۱۵ ڈاکٹر افریقہ کے مختلف ممالک میں خدمت کر رہے ہیں۔ اور ۱۰ ہائر سیکنڈری سکول کھل چکے ہیں۔ جو تعلیمی میدان میں افریقہ میں خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ ۳۰ بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لیا ہے۔ جبکہ چند سال قبل یہ حالت تھی کہ بیرونی ممالک سے برائے نام چندہ وصول ہوتا تھا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئی ہیں۔ اور اپنے اخراجات خود برداشت کرنے لگی ہیں۔

(الفضل ۲ اپریل ۱۹۷۲ء)

السلام علیکم کی عادت

ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سویڈرو (غانا) سے لکھتے ہیں:-

"سیدی خاکسار نے اپنے ہسپتال کے چھپے ہوئے کارڈ پر یہ واضح طور پر لکھوایا ہے کہ صحت اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا کرتا ہے یہ محض اس کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اتنی توفیق دی اور پھر اس کے ساتھ ہی بہت کامیابی بھی عطا فرمائی۔ سب کا تو پتہ نہیں البتہ دو عیسائی مریض اس عرصہ میں ایسے آئے جو میرے سامنے بیٹھ کر پکار رہے تھے کہ واقعی اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرماتا ہے۔ اب کئی عیسائی مجھے اور میری بیوی کو Good morning کی بجائے السلام علیکم کہنے لگے ہیں۔"

اسلامی تمدن کا احیاء

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب بھٹہ اکارے (نائیجیریا) تحریر فرماتے ہیں:-

"میری اہلیہ جو ٹیکہ لگاتی ہیں تربیت یافتہ ہیں۔ بچوں اور عورتوں کو ٹیکہ لگا دیتی ہیں۔ اور اس طرح میرا بوجھ تھوڑا ہلکا ہو جاتا ہے۔ عورتوں کے وارڈ میں کام کرنے والی نرسوں کے لئے لباس ہم نے شلوار اور قمیض مقرر کیا ہے۔ میری اہلیہ نے ان کے لئے شلواریں اور قمیض تیار کر دی ہیں۔ احمدی ہی نہیں بلکہ دوسرے افریقی باشندوں نے بھی اسے بہت پسند کیا ہے۔ ہمارے مقرر کردہ لباس سے متاثر ہو کر دوسروں میں بھی یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ لڑکیوں کو ٹانگیں ننگی نہیں رکھنی چاہئیں۔ چنانچہ کئی لوگوں نے اپنی بچیوں کے لئے شلواریں میری اہلیہ سے تیار کروا لی ہیں۔ اور اب ان کی بچیاں بھی شلواریں پہن کر سکول جاتی ہیں۔"

(الفضل ۱۲ مئی ۱۹۷۲ء)

قرآن مجید کی اشاعت

ڈاکٹر طاہر احمد صاحب سلو (گیمبیا) سے لکھتے ہیں:-

"تین تاریخ کو صبح ہی پریذیڈنٹ صاحب کو دریا کے کنارے جہاں سے کہ انہوں نے کشتی کے ذریعہ آنا تھا پہنچ کر قرآن مجید پیش کیا جو انہوں نے بہت خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا اس کے بعد چند منٹ کام کے بارے میں باتیں کیں۔ دوسرے دن ہی ریڈیو گیمبیا پر دو دفعہ ایک بار صبح اور پھر شام یہ نشر کیا گیا کہ احمدی ڈاکٹر طاہر احمد نے قرآن مجید پیش کیا۔ پریذیڈنٹ صاحب کے آنے سے پہلے وہاں چند ایک ممبران اسمبلی کے اراکین بھی تھے جن کے ساتھ تقریباً ایک گھنٹہ تبادلہ خیال ہوا۔

غیر معمولی کامیابی کا راز

ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے

اکسیر پائیوریا: مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) کیلئے اکسیر چھوٹی شیشی ۱/۵۰ بڑی شیشی ۲/۵۰
ناصر دواخانہ ربوہ گولبازار
ناصر دواخانہ گول کچہری بازار لائلپور

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

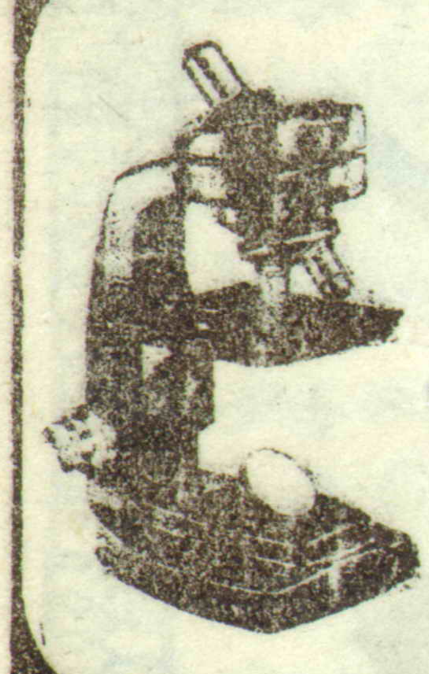

الذی علم بالقلم
(اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا)
اپنے قیمتی قلم کی حفاظت کیجئے
میکسی انک (رجسٹرڈ)
استعمال کیجئے
سول ڈسٹری بیوٹرز:-
یوسف سنز سیلز کارپوریشن
۱۰ ریاض سٹریٹ ملی محمد روڈ لاہور
ایجنٹ برائے ربوہ چنیوٹ:
شاہد برادرز جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ

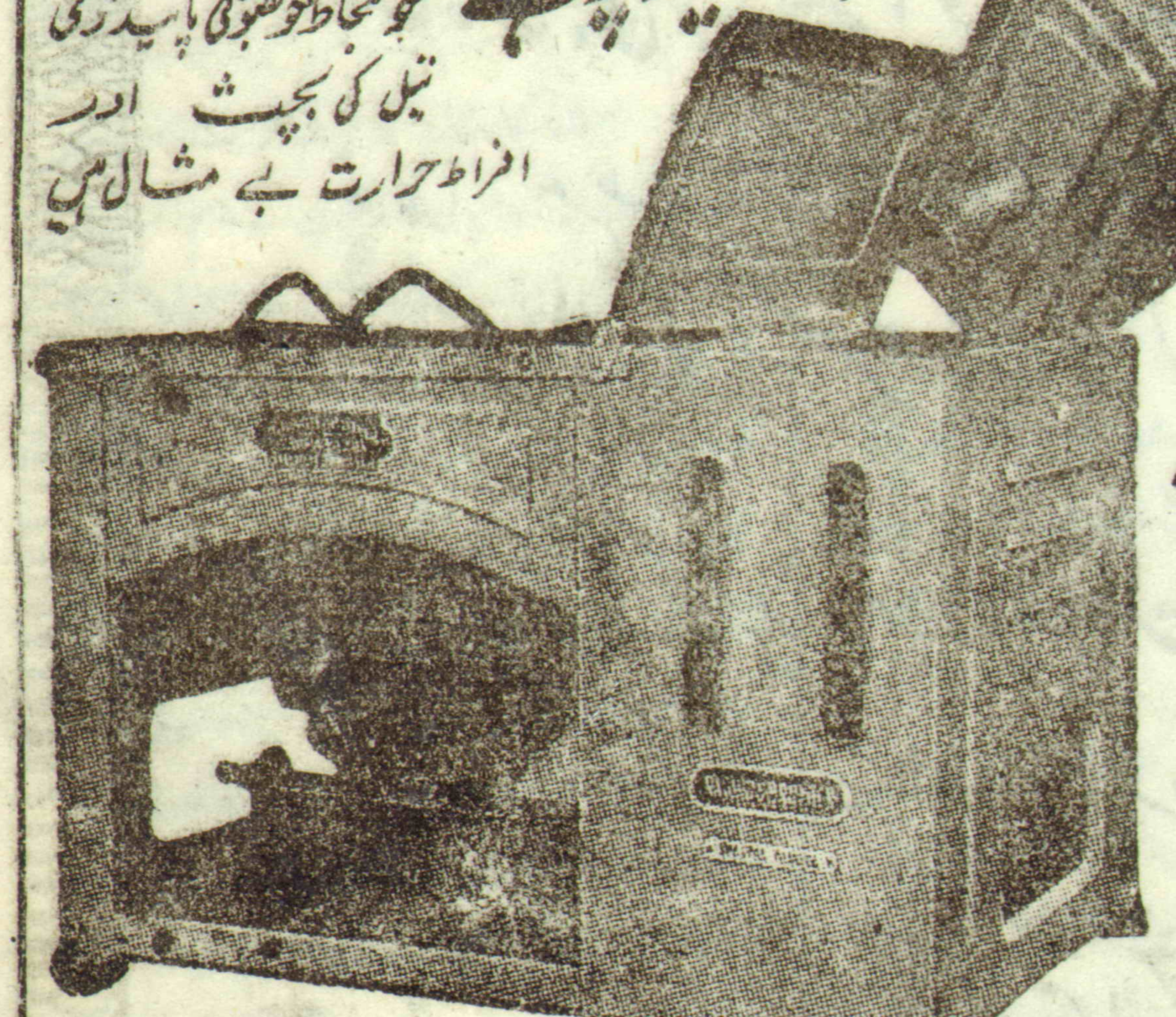

دنیا بھر میں بہترین
رشید چولہے
جو بلحاظ خوبصورتی پائیداری تیل کی بچت اور افراط حرارت بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں
تیار کنندگان:-
رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

حیوانات کی امراض
کی
مجرب دوائیں
اکسیر اپھارہ۔ اکسیر بندش۔ اکسیر لیستان۔ اکسیر ٹک۔ اکسیر درد۔ اکسیر سرکن
اکسیر دودھ۔ اکسیر کتار۔ اکسیر گل گھوٹو۔ اکسیر منہ کھر۔ اکسیر داد۔ تریاق زہر باد
فی پیکٹ ایک روپیہ درجن اور زیادہ پر ۳۳ فی صد کمیشن۔
کیور ڈو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور فون نمبر ۵۳۸۱ ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سویڈرو (غانا) سے لکھا:-

"سویڈرو سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک چیف رہتا ہے۔ اس کے دو نمائندے ہسپتال دیکھنے آئے کہنے لگے کہ چیف نے کہا ہے کہ دیکھ کر آؤ کہ ہسپتال کس طرح کا ہے۔ اور اس کی غیر معمولی کامیابی کا راز کیا ہے تاکہ ویسا ہی ہسپتال اپنے علاقہ میں بھی کھولنے کا انتظام کیا جائے۔ خاکسار نے بتایا کہ اس ہسپتال کی کامیابی کا راز توحید باری کی اشاعت اور مریضوں کی شفایابی کے لئے خدائے واحد اور قادر و توانا سے اس کا فضل طلب کرنے میں مضمر ہے۔ توحید خالص کی یہ تعلیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا میں لائے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جنہیں موجودہ زمانہ کے عیسائی خدا کی خدائی میں شریک مانتے ہیں۔ ہماری طرح انسان ہی تھے لیکن تھے اللہ تعالیٰ کے ایک پیغمبر۔ اور سب انسانوں کی طرح وہ بھی وفات پاچکے ہیں۔"

(الفضل ۱۲ر مئی ۱۹۷۲ء)

تعویذوں سے نجات

خط ڈاکٹر محمد حفیظ خاں صاحب

سالکین۔ گیمبیا ۱۱ر نومبر ۱۹۷۱ء

ڈاکٹر محمد حفیظ خاں صاحب سالکین (گیمبیا)

"یہاں پر عورتیں اور بچے تعویذوں سے لدے ہوتے ہیں۔ بعض نے تو پاگلوں کی مانند لوہے کے ٹکڑے اور مردہ جانوروں کی ہڈیاں تعویذوں کے ساتھ پروئی ہوتی ہیں۔ جب ان سے مذہب کی بابت پوچھا جائے تو مسلمان بتلاتے ہیں اور ان کو جب سمجھاتا ہوں کہ دن رات میں تقریباً ۳۵ بار کے قریب اللہ اکبر بولتے ہو تو پھر ان چیزوں کو کیوں مانتے ہو ایک عورت نے خوب جواب دیا کہ پہلے تم نہیں تھے تو ہمیں ملاں یا جادوگر کے پاس جانا پڑتا تھا۔ جن کو ۳ شلنگ ۱/۵ پونڈ بعض دفعہ ۱/۲ پونڈ یا ایک دو گائے دینی پڑتی تھیں تب جاکر یہ ایک تعویذ ملتا تھا۔ اب تم آگئے ہو تو ہم کو بہت سکھ ہوگیا ہے۔"

زبردست انقلاب

مکرم بشیر احمد صاحب لندن تحریر فرماتے ہیں:-

"عید الفطر کے موقع پر شام کو خاکسار نے ایک دعوت طعام کا اہتمام کیا۔ جس میں گیمبیا کے ہائی کمشنر صاحب بھی شامل ہوئے۔ دوران گفتگو ہائی کمشنر صاحب نے بتایا کہ نصرت جہاں سکیم کے ماتحت آپ لوگوں نے سکول اور کلینک کھولے ہیں اور ہمارے عوام کے لئے عظیم کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حالات کی موجودہ رفتار کو دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ اگلے سال میں گیمبیا کی ۸۰٪ آبادی احمدیت قبول کرے گی۔ ایک غیر احمدی سفیر کی زبانی یہ سنکر مجھے بہت خوشی ہوئی۔"

اسلام کا از سرنو احیاء

سویڈرو (غانا) ہسپتال کی افتتاحی تقریب کے صدر الحاج شانی محاماہ (Alhaj shani Mehamah) نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ

"گھانا میں اسلام کا از سرنو احیاء جماعت احمدیہ کی تبلیغ کے نتیجہ میں ہی ظہور میں آیا ہے سویڈرو کا شہر جو پہلے ایک عیسائی شہر شمار ہوتا تھا اب اسے یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے"

(الفضل ۷ر ہجرت ۱۳۵۱ہش)

اسلام بتدریج پھیلتا جارہا ہے

"جنگ" کراچی کے لندن میں مقیم نامہ نگار آصف جیلانی صاحب سے افریقہ کی نئی صورت حال کے متعلق موصول ہونے والی رپورٹ کا خلاصہ جو حال ہی میں روزنامہ "جنگ" کراچی ۱۸ر جولائی ۱۹۷۲ء کے ... پر چھپا۔

"افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنیوالے رومن کیتھولک اور دوسرے مکتب خیال کے عیسائی ادارے افریقہ میں اسلام قبول کرنے کے نئے رجحان سے سخت پریشان ہیں۔ ان عیسائی مذہبی اداروں کا خیال ہے کہ اسلام بتدریج پھیلتا جارہا ہے۔"

"اس کے ساتھ ہی اسلام کی تبلیغ و ترویج میں نئی زندگی پیدا ہوگئی ہے بالخصوص گھانا اور نائیجیریا اور مشرقی ساحلی علاقوں میں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے۔ یہاں عیسائیوں کو احمدی فرقہ کے تبلیغی اداروں کا زبردست مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ احمدی فرقے کی تبلیغی کارروائیاں عیسائیت کی سخت مخالف تھیں نائیجیریا میں خانہ جنگی کی وجہ سے اسلام کی تبلیغ کو بڑی مدد ملی ہے۔ کیونکہ رومن کیتھولک عیسائی اداروں نے بیافرا کے باغیوں کی بھرپور مدد کی تھی۔"

(الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۷۲ء)

اسلام کی فتح کا دن قریب ہے

سیرالیون کے شمالی صوبہ کے ریزیڈنٹ منسٹر

(باقی ...)

پائنیر الیکٹرک کمپنی (رجسٹرڈ)
فون ۲۷۳۸
بیرون حرم گیٹ ملتان
سامان بجلی، پنکھے، موٹریں، الیکٹرک کیبلز اور سامان وائرنگ کے علاوہ
اب
فینسی لائٹس سٹریٹ لائٹس۔ گارڈن لائٹس۔ کوٹھیوں اور بڑی عمارتوں
کی زیبائش کے دیدہ زیب سامان بجلی کی خدمت کے لئے بھی حاضر ہے
نئے شوروم میں تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیں
پروپرائٹر: چوہدری عبداللطیف قادیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبہ اسلام

(محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ پنجاب۔ سرگودھا):

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ الہام الٰہی سے خدا کے اجلیٰ و اصفیٰ کلام قرآن مجید کے وہ پوشیدہ معارف ظاہر ہوئے جو مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکے تھے۔ قرآنی پیشگوئیوں کی عظمت ایک دفعہ پھر سامنے آگئی۔ خدا کے کلام کی برکتیں پھر اثر دکھانے لگیں۔ یورپ و امریکہ، افریقہ اور دیگر ممالک میں اس کی شعاعیں پھیل جانے لگیں جس سے سوئے ہوئے لوگ بیدار ہونے لگے، ان کے خیالات کی رو پلٹنے لگی۔ یہ اسلامی اصولوں کی برتری کے قائل ہونے شروع ہو گئے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے گرد اعتراضات کے بادل پھر چھٹنے لگے۔

مذہب کی اصل غرض

مذہب کی اصل غرض اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان کا تعلق پیدا کرانا ہے۔ یہ تعلق اللہ تعالیٰ کی صفات کے ظہور کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ اس کی صفات ہی اس کا پتہ دیتی ہیں۔ اور اس کے حسن و احسان کو ظاہر کرتی ہیں۔ وہی انسان کو اپنی طرف کھینچتی اور اپنے رنگ میں رنگین کرتی ہیں جس سے اس کی دنیا اور آخرت سنورتی اور اس کا مقصد حیات پورا ہوتا ہے۔ جس مذہب میں یہ خصوصیت ہوتی ہے۔ وہی بالآخر انسانوں کی نگاہ میں قابل قبول ٹھہرتا ہے اور باقی سب پر غالب آتا ہے۔ اس کے علاوہ سب قصے ہوتے ہیں جو صفات الٰہی کے سمجھنے کا موجب نہیں بن سکتے اور انسان میں سچی روحانیت اور حقیقی اخلاق پیدا نہیں کر سکتے۔

مذہب کے غلبہ کے ذرائع

ایسے مذہب کا غلبہ کئی طور سے قائم کیا جاتا ہے۔ اس سے انسانوں کے افکار میں ایک ایسی تبدیلی آجاتی ہے کہ وہ اپنے رب کے پہچاننے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ ان میں فلسفیانہ تاریکی کی بجائے معرفت الٰہی کی روشنی آجاتی ہے جس سے ان کا انداز فکر مثبت اور مفید رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور وہ خدا کی صفات کو سمجھنے لگتے ہیں۔

ایسے مذہب کے ذریعہ علوم ترقی پاتے ہیں۔ انسانی دماغ صفاتِ الٰہی کے نور سے روشن ہو جاتا ہے اور ہر قسم کے علوم میں آگے سے آگے بڑھتا ہے۔

اس کے ذریعہ ایک پاکیزہ تہذیب اور تمدن کی بنیاد بھی ڈالی جاتی ہے جو انسانوں کے صحیح قویٰ کے نشوونما کا موجب بنتی ہے اور ان گندی تہذیبوں سے نجات ملتی ہے جو گناہ کی نجاست میں ملوث کرتی ہیں اور خدا سے بہت دور لے جاتی ہیں۔

اسکے ذریعہ سے ایک مضبوط اور انصاف پر مبنی اقتصادی نظام بھی قائم کیا جاتا ہے جس میں سب کے حقوق ادا کئے جاتے ہیں اور انکی بنیادی ضرورتوں کو پورا کیا جاتا ہے اور کمزوروں کو اٹھانے کا سامان رکھا جاتا ہے۔ یہی نظام آہستہ آہستہ باقی سب کی جگہ لے لیتا ہے۔

اس کے ذریعہ دنیا میں امن قائم کیا جاتا ہے اور فتنہ و فساد کے راستے بند کئے جاتے ہیں۔

اس کے ذریعہ ایک ایسی جماعت قائم کی جاتی ہے جو ان سب کاموں کو سرانجام دیتی ہے۔ وہ اس کے لئے ہر قربانی کرتی ہے اور انسانوں کو حقیقی ترقی کے راستے پر چلا دیتی ہے۔

بین الاقوامی وحدت کا زمانہ

ہر مذہب یہی مقصد لیکر آیا اور اپنے اپنے وقت پر اپنی اپنی قوم میں اس نے اس مقصد کو ایک حد تک پورا بھی کیا۔ اور اس وقت اس قوم کو باقی اقوام پر برتری بھی دی۔ لیکن ایک وقت وہ بھی آیا کہ انسان ارتقائی منازل طے کرتا ہوا ایسے مقام پر پہنچ گیا کہ وہ خدائی صفات کے سمجھنے اور انہیں اپنے اندر منعکس کرنے کے لئے انتہائی قابلیت حاصل کر گیا۔ یہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ تھا۔ اس وقت انسانی قویٰ اپنی انتہا کو پہنچ گئے اور ساری دنیا نے ایک ہو جانے کی طرف قدم رکھا۔ اس لئے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تعلیم نازل ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو ایسی صفائی اور خوبصورتی اور وسعت کے ساتھ بیان کیا گیا کہ پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ اور انسانی فطرت ان صفات کو اپنے اندر منعکس کرنے کے لئے ایسی مستعد ہو چکی تھی کہ اس سے پہلے کبھی یہ استعداد اور بیداری انسانی روح میں پیدا نہ ہوئی تھی۔ گویا کائنات کی تخلیق کے مقصد کو پورا کرنے کا وقت آگیا۔

خدائی صفات کا اکمل اور اتم مظہر

اس زمانہ میں کیا کچھ ہوا۔ اسکی کوئی مثال نہیں ملتی۔ وہ خدا کا انتہائی برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین سرتاپا خدائی صفات کا مظہر بن گیا۔ اس کے ذریعہ خدا کی قدوسیت ظاہر ہوئی۔ یہ قدوسیت پہلے اس خدا کے برگزیدہ میں کارفرما ہوئی اور اس کے ایک ایک ذرہ کو پاکیزگی سے بھر دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ سراپا نور ہو گیا۔ اس میں اخلاق فاضلہ کا ہر پہلو بدرجہ اتم پیدا ہو گیا۔ کمالِ عفت، کمالِ صبر، کمالِ قناعت، کمالِ جرأت، کمالِ استقلال، کمالِ صداقت، کمالِ حسنِ معاملہ، کمالِ معرفت و محبتِ الٰہی، کمالِ توکل، کمالِ عزم، کمالِ عفو۔ غرضیکہ انسانیت کا ہر پہلو آپ میں منور ہو گیا۔ یہ خدا کی قدوسیت کا ظہور تھا۔

پھر وہ قدوسیت علیٰ قدر مراتب اسکی قوم میں ظاہر ہوئی اور انہیں ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک و صاف کر گئی یہاں تک کہ ان کی پہلی زندگی اور ان کی ایمان کے بعد کی زندگی کے تقابل پر انسانی عقل حیرت میں پڑ جاتی ہے کہ وہ کیا سے کیا بن گئے۔ وہ گناہوں سے کیسے الگ ہو گئے اور اعلیٰ اخلاق والی پاکیزہ زندگی حاصل کر گئے۔ خدا پرستوں کا یہ گروہ دنیا سے مستغنی۔ ہر دم خدا کی رضا کا متلاشی۔ حقوق العباد کو خوبصورتی سے ادا کرنے والا۔ بلند حوصلہ اور راستی کا عاشق بن گیا۔

اس برگزیدہ کے ذریعہ خدا کی ربوبیت ظاہر ہوئی۔ اس سے ایک انتہائی گری ہوئی قوم کو اٹھایا گیا اور پھر وہ ساری دنیا پر چھا گئی۔

خدا کی قدرت ظاہر ہوئی۔ وہ وہ عجائب کام اس نے کر دکھائے جو صرف خدا کا زبردست ہاتھ ہی کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

خدا کا رحم ظاہر ہوا۔ ہر طرف یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس برگزیدہ پر ایمان لانے والوں پر خدا کے رحم و کرم کی بارش ہو رہی ہے اور وہ ہر پہلو سے اس کے رحم میں ڈھکے ہوئے ہیں۔

خدا کا غضب اور انتقام ظاہر ہوا۔ ہر معاند مخالف اس کے غضب کا نشانہ بنا اور بھسم کیا گیا۔

خدا کا علیم و حکیم ہونا ظاہر ہوا۔ ایک اُمّی کو علم و حکمت سے بھر دیا گیا اور اسکی جاہل قوم کو علم اور دانائی سے آراستہ کیا گیا۔ اور وہ دنیا میں سب سے زیادہ عالم اور دانا کہلائے۔

خدا کی صفتِ کلام ظاہر ہوئی اور اس برگزیدہ پر خدا کا وہ کلام نازل ہوا جو اپنی خوبیوں میں ہمیشہ ہمیش کے لئے بے مثال ہو گیا۔ پھر اس صفت سے اسکی قوم کے ایک حصے کو بھی نوازا گیا اور وہ بھی خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف پا گئے۔

خدا کا مجیب الدعوات ہونا ظاہر ہوا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعاؤں کو عجیب قبولیت بخشی گئی۔ نہایت درجہ غیر معمولی طور پر آپ کی دعائیں قبول ہوئیں۔ اور آپ کے طفیل آپ پر ایمان لانیوالوں کو بھی یہ خصوصیت دی گئی۔

خدا کا عالم الغیب ہونا بھی ظاہر ہوا۔ قرآن کریم غیب کی خبروں سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کی ہر قسم کی ترقی اور مخالفین کی تباہی سب اسی میں بتائی گئی۔

اسلام کا دیگر ادیان پر غلبہ

صفاتِ الٰہی کے اس ظہور نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین کو باقی سب ادیان پر اور آپ کی قوم کو جو اس دین پر صحیح طور پر عمل پیرا تھی باقی سب اقوام پر غالب کر دیا۔ نہ کسی اور جگہ یہ خوبیاں اور نہ مقابلہ کی طاقت۔ خدا کا نور تاریکیوں کو چیرتا ہوا آگے سے آگے نکل گیا اور اعلیٰ سے اعلیٰ جلوے دکھا گیا۔ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک اس نے کام کیا۔

اسلام کے تنزل کا زمانہ

ایک وقت کے بعد انسان پھر غافل ہو گئے دنیا نظر آتی ہے۔ خدا پس پردہ ہے۔ وہ پھر دنیا کی طرف جھک گئے کچھ ایسے لوگ بھی رہے جو اس نور سے منور رہے۔ ان کا اپنا اپنا حلقہ بھی رہا۔ لیکن ایک بڑا حصہ اس نور کو ضائع کر بیٹھا۔ اور ان میں خدا کے کلام کے سمجھنے اور اس سے نور حاصل کرنے کی اہلیت نہ رہی۔ خدا کے کلام کو بگاڑ دیا گیا اسکے مغز کو ضائع کر دیا گیا۔ وہ کلام حلقوں سے نیچے اترنا بند ہو گیا۔ اسے روح کی پاکیزگی اور خداشناسی کا ذریعہ بنانے کی بجائے دنیا کمانے کا ذریعہ بنا لیا گیا۔ اور وہ يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا کے مصداق ہو گئے۔ خدا کی عبادت رہی مگر بے روح ہو گئی۔ اسلام کا وہ غلبہ جاتا رہا۔

احیاء اسلام اور اظہارِ دین کے لئے الٰہی تدبیر

لیکن اس خدائے قدوس کو یہ پسند نہ تھا۔ اس کے فضلِ بیکراں اور رحمتِ بے پایاں نے تقاضا فرمایا کہ ایک بار پھر اسلام کو دنیا میں غالب کیا جائے۔ غالب بھی اس طور پر کہ دنیا کا آخر، اسلام کے غلبہ میں آجائے۔ اور پھر وہ ہمیشہ کے لئے اسلام کے نور سے منور رہے اور مادیت کی تاریکیاں دور ہوں۔ یہ کام آسان نہ تھا۔ تاریکی بہت پھیلی اور اس نے مغربی اقوام کو اپنی لپیٹ میں لیا اور وہ تمام تر مادیت میں غرق ہو گئیں اور اپنے خدا کو بھول گئیں۔ مال کی قدر و قیمت بڑھ گئی۔ حقیقی اخلاق اور خداشناسی کی دولت معدوم ہو گئی۔ انسان بے راہ روی میں حیوانوں سے بدتر ہو گیا اس نے اپنی زندگی کا مقصد بھلا دیا۔ اخروی زندگی سے بے خبر ہو گیا۔ ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہو گیا اور اخلاق اور روحانیت سے تمسخر ہونے لگا۔ مغربی اقوام سے یہ تاریکی مشرق میں آنے لگی۔ اور اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہاں بھی وہ حرص و آز۔ وہی عریانی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی مادیت غالب آگئی۔

اس تاریکی کو دور کرنے کے لئے اور دوبارہ اسلام کا غلبہ لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو چنا جسے قلبِ سلیم دیا گیا تھا اور وہ خدا کے سوا کسی چیز پر راضی نہ تھا۔ اسے سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی متابعت اور کامل اطاعت اور پاکیزہ محبت نصیب ہوئی اور اس کے طفیل وہ دنیا سے غافل ہو کر اپنے خدا میں فنا ہوا۔ خدا نے اس کے ایک ایک ذرہ کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور اس کے دل کو اپنی محبت سے ایسا پُر کیا جیسے شفاف شیشی کو عطر سے پُر کیا جاتا ہے۔ اس کے گوشے گوشے کو اپنے نور دل کا رنگ دیا۔ وہ علوم سے ناواقف تھا اسے اپنے پاس سے علم عطا کیا۔ ایک لمحہ میں ساری عربی زبان کا علم بھی اس میں داخل کر دیا اور وہ نہایت درجہ فصیح و بلیغ عربی لکھنے لگا۔ کبھی کبھی اس کی زبان پر فصیح اور شیریں عربی جاری کروائی۔ قرآنی معارف اس کے دل پر اتارے۔ ایسے معارف کہ وہ تازہ بتازہ خدا کی طرف سے اترتے نظر آتے تھے۔ قرآن ایک بے مثل گلشن کی طرح نظر آنے لگا جس میں ہر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ پھول جمع ہوں اور کسی پہلو سے کوئی کمی نہ ہو۔ سارے علماء اور فضلاء اس کے سامنے گنگ ہو گئے۔ ان کی عقلیں کند ہو گئیں اور ذہن غبی۔ اسے وہ علوم بھی دیئے گئے جو لامذہبیت اور مادیت اور جھوٹے مذاہب اور فلسفہ کے رد کے لئے ضروری تھے۔ یہ علوم ایسی شان کے ساتھ دیئے گئے کہ کوئی مقابل پر ٹھہرنے کے قابل نہ رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری علمی طاقتوں کا مقابلہ خود خدا کر رہا ہے۔ جس کے سامنے مخلوق کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ سب کچھ اسے اس نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل دیا گیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است
ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

اگر کسی نے یہ رواں چشمۂ علوم و حکمت و فیضانِ روحانی و محبتِ الٰہی دیکھنا ہو تو آپ کی کتابیں دیکھے اور لطف اندوز ہو اور پھر اس بزرگ نبی حضرت خاتم النبیین فخرِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کا اندازہ لگائے جس سے یہ اس کا غلام فیض یاب ہوا۔ دنیا اب اس پاک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اس کے عظیم فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہی سمجھ سکتی ہے۔ اور اب کوئی راستہ نہیں کسی اور کو اس شان کے منعکس کرنے کا مقام نصیب نہ ہو سکا۔

مسیح موعودؑ کے ذریعہ الٰہی صفات کا نمونہ

اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنی اور صفات کو بھی ظاہر کیا جس سے وہ ہزاروں پردوں میں چھپا ہوا خدا نظر آنے لگا۔ عاجز انسانوں کا حوصلہ بندھ گیا کہ ان کے خدا نے انہیں چھوڑ نہیں دیا بلکہ وہ پہلوں کی طرح ان سے بھی تعلق رکھ سکتا ہے اور ان کی زندگی کا مقصد پورا ہو سکتا ہے اور وہ تاریکی کے گڑھے سے نکل سکتے ہیں۔ وہ اس پہلے اسلام کو واپس لے آیا جو ثریا پر جا چکا تھا اس میں وہی پہلے جیسی تروتازگی اور رعنائی پیدا ہو گئی۔ آپ نے اعلان فرمایا ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
(آئینہ کمالات اسلام)

اسی طرح آپ نے فرمایا ؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

مسیح موعودؑ کے انفاسِ قدسیہ کی تاثیر

آپ کا فیض ہر ہونا تھا کہ سعید روحیں آپ کی طرف کھنچی گئیں۔ وہ کشاں کشاں کونے کونے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ ان کو یہ نور دیکھ کر باقی سب کچھ بھول گیا۔ وہ آپ پر پروانوں کی طرح قربان ہو گئے اپنا سب کچھ اس کے قدموں پر لا ڈالا۔ انہوں نے اس کے انفاسِ قدسی کو جذب کیا۔ اور مردوں سے زندہ ہو گئے۔ ان کے چہروں پر بھی وہی نور علیٰ قدرِ مراتب چمکنے لگا۔ انہوں نے اس کی قدر و قیمت پہچان لی۔ اور دنیا کو اس کے مقابلہ میں پرِ پشہ کے برابر بھی نہ سمجھا۔ ان کے دل پہلے ہی اسلام کی تروتازگی کے لئے بے قرار تھے۔ انہیں اپنے دل کی مراد مل گئی وہ پہلے ہی معرفت اور محبتِ الٰہی کے پیاسے تھے انہیں یہ شرابِ طہور پلائی گئی۔ ان کی گردنیں اسلام کی فتح کے لئے حاضر ہو گئیں یہ پاکبازوں کا گروہ آپ کو اسلام کی سربلندی کے لئے دیا گیا۔

شیطان کی آخری جنگ

شیطان بھی اپنے آخری حملہ کے لئے نکلا۔ کہیں پادریوں کی شکل میں کہیں آریوں کی صورت میں، کہیں لامذہبیت کے رنگ میں، کہیں مادیت کے روپ میں، کہیں فلسفہ کے رعب میں، لیکن یہ سب طاغوتی طاقتیں اس مردِ مومن اور نورِ خدا کے سامنے ماند پڑ گئیں اور اپنا زور (زورِ دلائل) کھو بیٹھیں۔ ان کی کچلیاں نکال دی گئیں اگرچہ ڈنگ باقی ہے۔ ان کی مذہبی شوکت جاتی رہی اگرچہ دنیوی اقتدار ابھی تک چل رہا ہے لیکن وہ وقت بھی بہت دور نہیں کہ یہ بھی جاتا رہے گا اور نہ صرف دلائل سے بلکہ ہر پہلو سے غلبۂ اسلام ہوگا۔

یہ سب کچھ اس خدائے عظیم کی صفات کے ظہور سے ہوا ورنہ ایک ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بندے کی یہ طاقت کہاں کہ وہ ساری دنیا کا مقابلہ کر سکے اور مردوں کو زندگی بخشے۔ خدا کی کونسی صفات خاص طور پر اس کا موجب بنیں۔ ان میں سے صرف دو صفات کا مختصراً تذکرہ کیا جاتا ہے

الٰہی صفت کلام کا ظہور

خدا تعالیٰ کی یہ صفت کہ وہ اپنے ماموروں اور منتخب بندوں کے ساتھ کلام فرماتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا
(نساء آیت ۱۶۵)

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کا ذکر کئی مقامات پر ہے۔ سورہ طٰہٰ کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتاتا ہے کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر عبادت کا حکم دیتا ہے۔ پھر آخرت کے متعلق بتاتا ہے۔ پھر دریافت فرماتا ہے کہ اے موسیٰ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ پھر سوال و جواب کا ذکر فرماتا ہے۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝ (النساء آیت ۱۶۲-۱۶۵)

ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے تجھ پر بھی وحی نازل کی جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد دوسرے تمام انبیاء پر وحی نازل کی تھی۔ اور ہم نے ابراہیمؑ۔ اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ پر بھی وحی نازل کی تھی اور ہم نے داؤدؑ کو بھی ایک کتاب دی تھی اور کئی ایسے رسول ہیں جن کی خبر ہم اس سے پہلے تجھے دے چکے ہیں اور کئی ایسے رسول ہیں جن کا ذکر ہم نے تجھ سے نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے خوب اچھی طرح کلام کیا تھا۔

صفت کلام کا مورد بننے کے لئے ایک اہم شرط

اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے اظہار سے ہی رسولوں کی رسالت کا آغاز ہوتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ مردہ انسانوں کو روحانی زندگی دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام ہی درحقیقت زندگی بخشنے کی طاقت رکھتا ہے یہی آسمانی پانی ہوتا ہے جو مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے۔ اور پھر وہ ہر قسم کی روئیدگی نکالتی ہے۔ اور خوشنما نظر آتی ہے۔ لیکن خدا کا کلام ہر دل پر نازل نہیں ہوتا اس کی عظمت کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں جب تک کوئی بندہ ان تقاضوں کو پورا نہیں کرتا اس کلام کا مورد نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"صرف اس حالت میں کسی کو ملہم من اللہ کہہ سکتے ہیں جبکہ وہ درحقیقت خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اپنی رضامندی کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کے پورے خوش کرنے کے لئے ایک تلخ موت اپنے لئے اختیار کر لیتا ہے اور اس کو سب چیز پر مقدم کر لیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے دل کی طرف دیکھتا ہے تو اس کو تمام دنیا سے الگ اور اپنی رضا میں محو پاتا ہے اور اس کے ہر ایک ذرہ اس کے وجود کا خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہوتا ہے اور اگر امتحان کیا جاوے تو کوئی چیز اس کو خدا تعالیٰ سے نہیں روک سکتی۔ نہ دولت نہ مال نہ زن نہ فرزند نہ آبرو بلکہ درحقیقت اپنی ہستی کا نقش مٹا دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ایسی محبت اس پر غالب آجاتی ہے کہ اگر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے یا اس کی اولاد کو ذبح کیا جاوے یا اس کو آگ میں ڈالا جاوے اور ہر ایک تلخی اس پر وارد کی جاوے تب بھی وہ اپنے خدا کو نہیں چھوڑتا اور مصیبت کے کسی حملہ سے وہ اپنے خدا سے الگ نہیں ہوتا اور صادق اور وفادار ہوتا ہے اور تمام انبیاء اور دنیا کے بادشاہوں کو ایک مردہ کیڑے کی طرح سمجھتا ہے اور اس کو یہ بھی سمجھایا جائے کہ تو جہنم میں داخل ہوگا۔ تب بھی وہ

اپنے محبوب حقیقی کا دامن نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ محبت الٰہی اس کا بہشت ہو جاتا ہے۔ اور وہ خود نہیں سمجھ سکتا کہ مجھ کو کیوں خدا سے ایسا تعلق ہے کیونکہ کوئی نامرادی اور کوئی امتحان اس تعلق کو کم نہیں کرسکتا پس اس حالت میں کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا سے نزدیک ہے نہ شیطان سے۔ ایسے لوگ اولیاء الرحمن ہیں اور خدا ان سے محبت کرتا ہے اور وہ خدا سے۔ انہیں پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶)

مسیح موعود کے خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کے چند نمونے

ان صفات کا حامل وہ مقدس انسان تھا۔ جس پر خدا کا کلام اترا۔ وہ کیسا کلام تھا اس کے بھی چند نمونے دیکھئے۔

یا احمد بارک اللہ فیک۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ الرحمن علم القرآن۔ لتنذر قوما ما انذر اباؤھم ولتستبین سبیل المجرمین۔ قل انی امرت وانا اول المومنین۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ لا مبدل لکلماتہ۔

لک درجۃ فی السماء وفی الذین ھم یبصرون ولک نری آیات ونھدم ما یعمرون الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون وقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ انی لا یخاف لدی المرسلون۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔

اشجع الناس ولو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ انار اللہ برھانہ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف یا قمر یا شمس انت منی وانا منک

یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک۔ انک باعیننا۔ سمیتک المتوکل یرفع اللہ ذکرک۔ ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والآخرۃ بورکت یا احمد وکان ما بارک اللہ فیک حقا فیک شانک عجیب واجرک قریب۔ الارض والسماء معک کما ھو معی انت وجیہ فی حضرتی۔ اخترتک لنفسی سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ

بشریٰ لک یا احمدی۔ انت مرادی ومعی۔ سرک سری۔ انی ناصرک انی حافظک۔ انی جاعلک للناس اماما۔ اکان للناس عجبا قل ھو اللہ عجیب۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ سلام علیک جعلت مبارکا۔ انت مبارک فی الدنیا والآخرۃ۔ امراض الناس وبرکاتہ۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی۔ فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ انت منی بمنزلۃ عرشی۔ انت منی بمنزلۃ ولدی۔ انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق۔ نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔ اذا غضبت غضبت وکلما احببت احببت من عادی لی ولیا فقد اذنتہ للحرب۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم واعطیک ما یدوم۔ یاتیک الفرج سلام علی ابراھیم

کمشکٰوۃ در لا یضاع

انی معک ومع اھلک ومع کل من احبک۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ یتمصوک الیوم حدید اطال اللہ بقاءک۔ اسی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ میں تجھے بہت برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

لولاک لما خلقت الافلاک۔ ادعونی استجب لکم دست تو دعائے تو ترحم زخدا

ترجمہ۔ اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے جو کچھ تونے چلایا۔ وہ تونے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔ خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے صحیح معنے تجھ پر ظاہر کئے۔ تاکہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔ تاکہ مجرموں

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے
نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

موٹر ڈرائیونگ سکھانے کے لئے ہمارا ادارہ دس بارہ سال سے عوام کی خدمت کر رہا ہے سینکڑوں نوجوان ٹریننگ حاصل کر کے باعزت روزی کما رہے ہیں۔ عرصہ ٹریننگ ایک ماہ۔ کلاسیں صبح شام آپ کسی کلاس میں داخلہ لے سکتے ہیں مکمل کورس -/۱۵۰ رہائش کا انتظام مفت لائسنس حاصل کرنے میں پوری مدد کی جاتی ہے
گلبرگ پرنسپل ماڈرن ڈرائیونگ سکول رجسٹرڈ ستیانہ روڈ لائل پور (بالمقابل بانگہ دالا [?])

محترمہ حضرت صاحبزادی نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:-
"میں نے آپ کی دکان کی ہاضمہ کی چورن (تریاق سلیمانی) کسی کے گھر کھائی تھی وہ مجھے بہت پسند آئی۔ ایک شیشی دے دیں وہ نفخ، بدہضمی وغیرہ کے لئے تھی۔ ریاح قبض اور بھوک کی بندش میں میں نے اسے واقعی بہت مفید پایا ہے کبھی کبھی ریاح کی تکلیف میں ضرور کھا لیتی ہوں۔"
تیار کردہ المنار دواخانہ ربوہ

ہومیوپیتھک و بائیوکیمک
معیاری ادویات۔ پوٹنسیاں۔ مدر ٹنکچر۔ شوگر آف ملک
گولیاں ٹکیاں خالی شیشیاں اور ہومیوپیتھک و بائیوکیمک کتب وغیرہ
سامان تھوک و پرچون نرخوں پر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لاویں
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیوکیمکی ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶

ہر نمازی کو
رسول کریم ﷺ سے مروی مسائل نماز سے واقفیت ضروری ہے اس کے لئے اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم اور پہلے پانچ پارے بطرز یسرنا القرآن ۲۵ روپے ۲۵٪ کمیشن پر۔ ملنے کا پتہ۔
مکتبہ فیض عام ربوہ
خط لکھتے وقت جریدہ نمبر کا حوالہ ضرور لکھا کریں

بیاض نورالدین
یہ طبی کتاب حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح اول طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی تصنیف ہے آخر میں آپ کے معمولات بھی درج ہیں اس بلند پایہ کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے صفحات ۲۴۰ کاغذ سفید چکنا مرتبہ مفتی فضل الرحمن صاحب قیمت ہر دو حصہ یک جا مجلد سنہری ۱/۲ ۱۳ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ منگوانے کا پتہ۔
شوکت بکڈپو رجسٹرڈ شاہدرہ چوک گجرات

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ مکمل کورس نو ماہ ۲۰ روپے تیار کردہ **دواخانہ خدمت خلق** رجسٹرڈ **ربوہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی راہ مل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور رسول اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ خدا وہ ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ خدا کی باتیں پوری ہو کر رہیں گی کوئی ان کو بدل نہیں سکتا۔

آسمان پر تیرا ایک بڑا درجہ ہے۔ اور نیز ان لوگوں کی نگاہ میں جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔ اور تیرے لئے ہم نشان دکھائیں گے جو عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھا دیں گے۔ اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا وہ ان کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے اور لوگ اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ اس کی نسبت جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ میں اس شخص کی اہانت کروں گا۔ جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ میرے قرب میں میرے رسول کسی سے دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔ خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے

وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہ وہیں جا کر اس کو لے لیتا۔ خدا اس کی حجت روشن کرے گا۔ میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے

اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا اے احمد تو برکت دیا گیا۔ اور جو کہ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے۔ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے۔

تجھے بشارت ہو اے میرے احمد۔ تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ میں تیری مدد کروں گا۔ میں تیرا نگہبان رہوں گا۔ میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا تو ان کا رہبر ہوگا اور وہ تیرے پیرو ہوں گے۔ کیا ان لوگوں کو تعجب آیا کہ خدا ذوالعجائب ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔

تیرے پر سلام تو مبارک کیا گیا تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے۔ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے اور یہ کلمہ بطور استعارہ کے ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے۔ اس لئے مصلحت الٰہی نے یہ چاہا کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کے لئے استعمال کرے تا عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو خدا بناتے ہیں اس امت میں بھی ایک ہے جس کی نسبت اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی۔ ہم تمہارے متولی اور متکفل دنیا اور آخرت میں ہیں جس پر تو غضبناک ہو میں غضبناک ہوتا ہوں اور جس سے تو محبت کرے میں بھی محبت کرتا ہوں اور جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے میں لڑنے کے لئے اس کو متنبہ کرتا ہوں۔ میں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس شخص کو ملامت کروں گا جو اس کو ملامت کرے اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی کشش تجھے ملے گی۔ اس ابراہیم پر سلام۔

تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔

میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے۔ تیرے لئے میرے نام نے چمک دکھلائی روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔

ہمدرد نسواں (حب بڑا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ مکمل کورس ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
سادہ و جڑاؤ زیورات
اور چاندی کے خوشنمائی سیٹ و برتن وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون نمبر ۵۲۳۲۶

PILES بواسیر خونی و بادی
جناب غلام رسول صاحب چیف میڈیکل سٹور احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور نے لکھا: میں پائلز کیور کے تین پیکٹ لے آیا تھا جو کہ مختلف مریضوں نے استعمال کئے اور کلی طور پر تندرست ہو گئے۔
قیمت ۱۰/- بذریعہ ڈاک ۱۱/۷۰
جناب محمد حسین صاحب نیشنل ہیلتھ کلینک ریلوے روڈ گجرات نے لکھا: میں نے بہت سے مریضوں کو پائلز کیور استعمال کرائی۔ ان میں سے سب کے سب مریض مکمل طور پر شفایاب ہو گئے ہیں۔
قیمت ۱۰/- بذریعہ ڈاک ۱۱/۷۰
جوابی لفافہ بھجوا کر ہر مرض کی کیور کے نمونہ کی ایک خوراک مفت حاصل کریں
کیور اینڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور فون نمبر ۵۲۳۸۱
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

ظفر اینڈ سنز
سٹین لیس سٹیل کے برتن بنانے والے احمدی بھائیوں کا واحد ادارہ مبارک پورہ متصل ریلوے پھاٹک
سیالکوٹ شہر

خالص ولائتی نسل کی صحت مند
مرغیاں
ایک روزہ پٹھیاں چوزے اور بٹھانے والے انڈوں کے لئے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ ایک روزہ پٹھیاں ۲۷۵ روپے سینکڑہ
پانچ صد سے زائد ۲۲۵ " "
مکس چوزے ۱۵۰ " "
(مینجر)

PIA
پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے۔ احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت سے اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی۔ آئی۔ اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں۔ فون اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ ٹرانسپورٹ کا معقول انتظام ہے۔
ملک عبد الحفیظ فون ۵۵
مینیجر احمد بہادر ایجنسی پی آئی اے ربوہ

زوجام عشق مشہور و معروف اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج۔ مکمل کورس ۲۵ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس آج نظر تیری تیز ہے۔ خدا تیری عمر دراز کرے گا۔ اسی برس یا پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ میں تجھے بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا (ہر ایک عظیم الشان مصلح کے وقت میں روحانی طور پر نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جاتی ہے۔ یعنی ملائک کو اس کے مقاصد کی خدمت میں لگایا جاتا ہے اور زمین پر مستعد طبیعتیں پیدا کی جاتی ہیں پس یہ اس کی طرف اشارہ ہے منہ) مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۰ تا ۹۹ میں سے چند ایک الہامات ہیں)

یہ اور اس قسم کے ہزاروں الہام آپکو ہوئے ان کے مجموعہ کا نام تذکرہ رکھا گیا ہے۔ ان میں آپ کی کثرت تعریف و توصیف ہے۔ اس کا انسان ہرگز اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ان میں آپ کی مدد اور نصرت کے بے انتہا وعدے ہیں۔ ان میں حق کے آنے اور باطل کے بھاگ جانے کی پیشگوئی ہے ان میں بتایا گیا ہے کہ یہ سب برکتیں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہیں اس میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ پر سچا اسلام ظاہر کر دیا ہے اور اب اس اسلام کو باقی سب ادیان پر غلبہ بخشا جائے گا کہ ان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دنیا اگرچہ اسے قبول نہیں کرے گی۔ بڑے بڑے علماء سب انکار پر اتر آئیں گے اور عوام ان کے پیچھے ہو جائیں گے۔ اور امراء اپنی آسائشوں میں مست رہیں گے۔ لیکن خدا خود اس کی قبولیت کو دنیا میں پھیلائیگا۔ اور ساری روکاوٹیں دور کر دی جائیں گی۔ ان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ علم و حکمت کے چشمے اس کے لبوں پر جاری کئے جائیں گے

(باقی)

کوئٹہ میں روزنامہ
الفضل
اور
ہفت روزہ لاہور
کے علاوہ
سلسلہ کی کتب
اور ہر قسم کا سامان پرچون و جنرل سٹور خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ کوئٹہ
باسط سٹور فاطمہ جناح روڈ

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر!
گوشت پوست چڑھانے والی مشہور دوا
پیور الفلفا ٹانک استعمال کیجئے
اس سے ہر قسم کی جسمانی اور دماغی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا تازہ خون پیدا کرتا اور لگاتار استعمال سے جسم پر گوشت پوست پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۳/- و ۱۱/- خرچ ڈاک ہر دوا صرف ۱/۵۰

چھائیاں غائب
عورتوں کے چہرے کی چھائیاں داغ دھبے کیل مہاسے غائب کر کے چہرے کو کندن کی طرح صاف کرنے کیلئے "نسیلین" کھانے اور لگانے کی دواؤں کا دو ماہ کا کورس استعمال کیجئے۔ قیمت فی کورس -/۸

کمزور اور ناتواں بچے
جو دست قے۔ بدہضمی نشوونما کی رکاوٹ مٹی کھانے کی عادت میں مبتلا ہوں اور بے حد کمزور ہوں "پیور ربیبا ٹانک" کے ایک ہی کورس سے پرخون صحت مند اور ہنس مکھ بن جاتے ہیں۔ قیمت ۳/- ۱/۲۵

پیٹ کے کیڑے ہمیشہ کیلئے ختم
ہر قسم کے پیٹ اور آنتوں کے کرم کلی طور پر ختم کر کے صحت کو پوری طرح بحال کرنے والی دوا۔ "ورمس کیور" استعمال کیجئے قیمت فی کورس ۵/-

آب حیات
پیور گولڈ ڈراپس دل کی ہر کمزوری ضعف دل بیٹھنا گھبراہٹ کے لئے مستقل فائدہ کی دوا مستقل فائدہ کے لئے بے حد مفید ہے اس کا ہر قطرہ آب حیات ہے قیمت -/۳

دانت درد
دانتوں میں کھوڑیں شدید درد مستقل فائدہ کیلئے "ڈنٹیلین" دوا استعمال کریں کھانے اور لگانے کی ایک ماہ کی دوا کی قیمت ۴/-

کمزور اور پلپلے **مسوڑھے** جن سے جلد خون پیپ نکل آتا ہو مسوڑھے پھول جاتے ہوں درد کرتے ہوں اور وقت بیتے ہوں تو کھانے اور لگانے کی دوا "پائیوریا کورس" استعمال کریں۔ قیمت دس روپے۔

خوفناک اپھارہ
مویشیوں کا خوفناک اور مہلک اپھارہ "شفائے اپھارہ" کے ایک پیکٹ سے فوری طور پر ختم ہو جاتا ہے جانوروں کی ہر بیماری کی مجرب دوا حاصل کریں
فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶ روپے
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز میڈیکل اینڈ ہال
رحمت بازار ربوہ ملے رانگ گڑھ بازار

دانت نکلوایئے
جناب عبداللہ صاحب معرفت محمد رمضان فضل کریم کمیشن ایجنٹس غلہ منڈی کنری ضلع تھرپارکر سندھ سے لکھتے ہیں "اینٹی پائیوریا استعمال کرنے سے میرے دانت ۷۵ سال کی عمر میں مضبوط ہو گئے ہیں"
قیمت ۱۰/- روپے بذریعہ ڈاک ۱۱/-

جناب راجہ نثیر علی صاحب سلطانپورہ روڈ احاطہ ملک بشو بٹ لاہور نے لکھا "میری بیوی ۸ سال سے پائیوریا اور کیرئیز (دانتوں کے گھن) کے خطرناک مرض میں مبتلا تھی۔ اینٹی پائیوریا اور اینٹی کیرئیز کھلائی گئی جس سے اسے بہت آرام ہے"
فی کورس ۱۰/- بذریعہ ڈاک ۱۱/۷۰

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور فون ۴۱۸۱۵۳
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۲

سلسلہ احمدیہ کی روایات اور قادیان کی پاکیزہ زندگی کو یاد رکھنے کے لئے
حضرت قاضی اکمل صاحب رضی کی نظموں کا مجموعہ
نغمۂ اکمل
قیمت پانچ روپے۔
نوجوانوں اور بچوں کے پاس ہونا ضروری ہے جلسہ سالانہ پر کتب فروشوں سے دستیاب ہوگا
بدر بک بیورو ربوہ

ہر قسم کا اسلامی اور
احمدیہ لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ
گولبازار ربوہ سے
حاصل کیجئے
مینیجنگ ڈائریکٹر

نظر و دھوپ کی عینکوں کی مشہور دکان
ممتاز آپٹیکل سروس
ڈاکٹر ممتاز احمد
دندان و عینک ساز
کچہری بازار۔ لائلپور

زود جام عشق
اعصاب کو طاقت دیتا اور تمام جسمانی کمزوری دور کرتا ہے رعایتی قیمت مکمل کورس ۲۰ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاں نثارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نصیب اوج پہ پہنچے ہیں رہگزاروں کے
کچھ اس طرح سے چلے قافلے بہاروں کے
چھلک پڑا ہے دلوں کے سبُو سے آبِ حیات!
یہ کس نے جام بھرے آج بادہ خواروں کے
ہیں جوق جوق رواں سوئے دوست یوں عُشّاق
ہجُوم جیسے فضاؤں پہ ابرپاروں کے
مُحیطا جیسے خلاؤں میں ونٹیں لہریں
خموش زمزمے جس طرح جوئباروں کے
ہوئے ہیں ریت کے ذرّے بھی مائلِ پرواز
اُٹھا کے دوش پہ پرچم نئے ستاروں کے
نہ سامنے کبھی آئیگی گردشِ ایّام
بھلا قدم کبھی رُکتے ہیں شہسواروں کے
یہی تو ہیں وہ نہالانِ ارضِ روحِ وطن
نگوں کریں گے جو سر اٹھ کے کوہساروں کے
وہیں سے ہوگی طلوعِ سحر۔ جہاں اخترؔ
قدم پڑینگے۔ محمدؐ کے جاں نثاروں کے!

عبدالسلام اختر

نصرت کیمیکل ورکس ربوہ کی بہترین کامیاب ادویات

سرمہ مسیحائی	ہاضمون	خارش توڑ مرہم
امراض چشم کے لئے لاجواب	معدہ۔ پیٹ کی جملہ امراض کا واحد علاج	ہر قسم کی جلدی امراض کا شافی علاج
عینک اتار سرمہ قیمت فی شیشی ایک روپیہ	نمونہ پیکٹ ۱۵ پیسے شیشی دو روپے	فی ڈبیہ بڑی ۲/- روپے چھوٹی ایک روپیہ

دواخانہ نصرت کیمیکل ورکس المعروف ہاضمون رجسٹرڈ بالمقابل ایوانِ محمود گولبازار ربوہ

سیل اینڈ سروس

فون: 55219

ٹیلیویژن۔ ریڈیو۔ ریڈیو گرام۔ ٹیپ ریکارڈ۔ ریفریجریٹر
ایئرکنڈیشنگ وغیرہ۔

خان ریڈیو اینڈ ٹیلیویژن انجینئرز ۲۲۔ دی مال۔ لاہور

جلسہ کے تین ۳ دن

کس درجہ خوشگوار ہیں جلسہ کے تین ۳ دن — بس ایک یادگار ہیں جلسہ کے تین دن
لائے ہیں ساتھ اپنے پیامِ حیاتِ نو — شادی سے ہمکنار ہیں جلسہ کے تین دن
موسم بھی پُر بہار ہے رونق بھی خوب ہے — جشنِ سدا بہار ہیں جلسہ کے تین دن
یہ جشن جشنِ رحمتِ ربِّ جلیل ہے — زینت کا شاہکار ہیں جلسہ کے تین دن
دیکھو تو یہ دعائے امام الزماںؑ سے — اک فضلِ کردگار ہیں جلسہ کے تین دن
جامہ میں آج پھولے سماتے نہیں ہیں لوگ — کتنے طرب شعار ہیں جلسہ کے تین دن
ربوہ میں آج دین کی دولت ہے بٹ رہی — کس درجہ مالدار ہیں جلسہ کے تین دن
دریا رواں ہیں رحمتِ باری کے چار سُو — اک بحرِ بے کنار ہیں جلسہ کے تین دن
علم و عمل کے نور سے روشن ہے کائنات — دیں کیلئے بہار ہیں جلسہ کے تین دن
ہر شخص کے عمل سے اخوّت ہے آشکار — اسلام کا وقار ہیں جلسہ کے تین دن
چین آگیا ہے حضرتِ ناصر ایدہ اللہ کو دیکھ کر — بے چین کا قرار ہیں جلسہ کے تین دن
ذکرِ خدا کا ان دنوں لطف آگیا وہ شوقؔ — مطلوب بار بار ہیں جلسہ کے تین دن

عبدالحمید شوقؔ

خوشخبری

عمدہ اشیاء کم دام

اب آپ اپنے شہر سے ہی شادی بیاہ کے لئے اصلی اور بہترین سٹین لیس سٹیل کے برتن کراکری. سامان سپورٹس اعلیٰ قسم منیاری سامان آرائش. تھرماس ہر قسم کے سکوائش جیلی چٹنیاں بچوں کے لئے کھلونے فلم کیمرہ ہر قسم۔ سٹیشنری. اعلیٰ کوالٹی کے آئل کلر بلب بجلی وغیرہ مناسب قیمت پر خرید سکتے ہیں۔ بیڈ ٹیز ہینڈ بیگ آزمانے کے لئے صرف ایک بار خدمت کا موقع دیجئے۔

پروپرائٹر لطیف سنز جنرل مرچنٹس * بشارت مارکیٹ ربوہ

آپ کا نصرت آرٹ پریس ربوہ

آپ کی ضرورت کے لئے بیڈ لیٹر ہیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی عمدہ طباعت کرتا ہے۔ جماعت کے مخلصین ہمیشہ دُور دُور سے آرڈر بھجواتے ہیں احباب کی فوری کیلئے الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ الفاظ تحریر کر نصرت رائیٹنگ پیڈ بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ آپ یہ پیڈ ہمیشہ استعمال فرمائیں نیز اپنے نمونوں کے لیٹر پیڈ بھی ہم سے چھپوائیں۔ شکریہ۔ مزید معلومات کے لئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔

مینیجر نصرت آرٹ پریس۔ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۲)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش

آنریبل منسٹر نے فرمایا :-

"جماعت احمدیہ کی رفاہی امور کی بہبود اور خدمات کا جو مختصر خاکہ آپ نے ابھی پیش کیا ہے اُس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ سیرالیون میں اس قدر مختصر عرصہ کے دوران احمدیہ مشن کی کامیابی اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ اسلام کی فتح کا دن قریب ہے۔

(روزنامہ الفضل ۱۸ مئی ۱۹۷۲ء صفحہ ۳)

حرفِ آخر

ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ہی پیارے انداز میں ہمیں نصیحت فرمائی :-

"آپ الحمد للہ بہت پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک حسین اور عظیم رنگ میں ایک چھوٹے سے منصوبہ کے لئے قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔

(الفضل ۲۱ اپریل ۱۹۷۱ء)

نیز فرمایا :-

یہ چند دن کی زندگی ہے۔ اسے بھول جائیں۔ خصوصاً اس وقت جب ہم ایک موڑ کے اوپر آگئے ہیں اپنی احمدیت کی تاریخ کے اندر اور عنقریب جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک انقلاب عظیم بپا ہونے والا ہے ایک نیا ہول انقلاب REVOLUTION کہ جو اس سے پہلے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اور کبھی نہیں ہوا۔ یہ دنیا کی آنکھ نے کبھی ایسا REVOLUTION دیکھا نہ آگے دیکھے گی۔ اور دنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔ اس وقت جو سست ہوں گے وہ پچھتاتے ہوں گے۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے آپ اپنی سستیوں کو دور کریں۔ اور کوشش کریں کہ انتہائی قربانی دے کر اسلام کے غلبہ اور اس کی فتح کے دن کو قریب لانے والی ہوں۔ خدا کرے کہ آپ اپنے نفس کی حقیقت اپنے مقام اپنی ذمہ داریوں کو پہچاننے لگیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ [illegible] حاصل کرنے والی ہوں۔ آمین

(الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۱۳)

بقیہ صفحہ ۱۴

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

چونکہ یہ پہلا خط ہے جو آپ کی طرف سے ہمیں موصول ہوا ہے اسلئے ہم پوری طرح یہ نہیں سمجھ سکتے کہ حقیقتاً آپ کے سوالات کی تحریک کہاں سے ہوئی ہے اسلئے اس خط کو پڑھنے کے بعد آپ تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار کریں اور جو کچھ آپ کے دل میں سوالات پیدا ہوں ہمیں تفصیل سے لکھیں ہم آپ کے ہر سوال کا خوشی سے جواب دینے کے لئے تیار ہیں"

ادارۃ المصنّفین ربوہ کا شائع کردہ
شاندار لٹریچر

۱۔ تفسیر صغیر۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا قرآن مجید کا اردو ترجمہ و مختصر تفسیر ۲۰/- روپے

۲۔ تفسیر سورۃ فاتحہ۔ بیان فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۰/- ″

۳۔ ″ ″ البقرہ ″ ″ ″ ″ ″ ۱۰/-

۴۔ ″ ″ آل عمران و نساء ″ ″ ″ ″ ″ ۱۰/- ″

۵۔ تاریخ احمدیت جلد اوّل تا جلد بارہ۔ مؤلفہ مولانا دوست محمد صاحب فاضل

جلد اوّل۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پنجم۔ ششم۔ ہفتم۔ ہشتم۔ نہم۔ دہم۔ یازدہم

نایاب نایاب ۵/۵۰ نایاب نایاب نایاب ۱۰/- ۱۱/- ۱۲/- ۱۵/- ۱۶/-

دوازدہم ۱۰/۵۰

۶۔ شرح بخاری جزء اوّل تا جزء نہم۔ حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کے قلم سے بخاری شریف کی شرح و ترجمہ

جزء اوّل۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پنجم۔ ششم۔ ہفتم۔ ہشتم

نایاب ۳/- نایاب نایاب نایاب نایاب ۳/۵۰ ۴/۵۰

نہم۔ دہم۔ یازدہم۔ دوازدہم۔ سیزدہم۔

۷/- ۷/- ۸/- ۹/- ۹/۵۰

۷۔ المبشرات۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پورے ہونے والے الہامات اور کشوف و رؤیا کا ایمان افروز مجموعہ ۶/-

۸۔ جامع مسند احمد بن حنبل کی تبویب جلد اوّل۔ اس کتاب پر اخبار صدق نے خراج تحسین ادا کیا۔ ۱۰/-

۹۔ ہدایۃ المقتصد ترجمہ بدایۃ المجتہد۔ بدایۃ المجتہد کے ایک حصہ کا ترجمہ ۶/-

۱۰۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات کا پس منظر۔ از مکرم ملک فضل حسین صاحب ۱/-

ان کتب کے علاوہ قرآن مجید مع ترجمہ انگریزی پاکٹ سائز و حمائل نیز حمائل بطرز یسرنا القرآن و قرآن مجید مترجم بھی مل سکتے ہیں

ابوالمنیر نور الحق
مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنّفین ربوہ

دلکشا پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ

جو قادیان کی سب سے پہلی کمپنی ہے جس نے اعلیٰ درجہ کے

تیل و عطر

تیار کئے تھے امسال بھی بر موقعہ جلسہ سالانہ اپنی مصنوعات پیش کر رہی ہے ربوہ میں آپ کو یہ اشیاء ہمارے سٹال زنانہ نمائش گاہ اور شریف کلاتھ ہاؤس۔ افضل برادرز گول بازار فاروق جنرل سٹور مقابل دفتر خدام الاحمدیہ سے دستیاب ہوں گی۔

دلکشا پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ مکان نمبر ۲۵ امین سٹریٹ ۳۵ نسبت روڈ۔ لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے مشہور و معروف ادارہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی شائع کردہ کتب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ ۸۴ کتب کا
مکمل سیٹ

تیئیس ۲۳ جلدوں میں

ہدیہ - /۲۶۰ روپے علاوہ محصولڈاک
نوٹ: جلد ششم تا نہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپ رہی ہیں۔ طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات
یعنی

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں ہدیہ /۹۰ روپے صرف
علاوہ محصولڈاک
نوٹ: جلد اوّل دوم اس وقت سٹاک میں ختم ہے
باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت /۷۲ روپے ہے

سرور کونین سید ولد آدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ اوّل و دوم
مصنفہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یہ معرکۃ الآراء تصنیف مستند اور صحیح حالات پر مشتمل ہے اور نامور شخصیتوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے ہر مسلمان کو اپنے حضور کی سیرت کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ ہدیہ مجلد حصہ اوّل ۵ روپے حصہ دوم ۱۲ روپے علاوہ محصولڈاک

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پُر معارف و پُر حکمت

تفسیر کبیر

اس وقت صرف چار جلدیں سٹاک میں موجود ہیں۔ باقی ساری نایاب ہیں۔ جلسہ سالانہ پر حاصل کریں۔
ہدیہ چار جلد ۲۱/۵۰ روپے علاوہ محصولڈاک

فصل الخطاب!

سیدنا حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی رد عیسائیت پر مبسوط کتاب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے
ہدیہ فی جلد سات روپے
علاوہ محصولڈاک

فضائل القرآن

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلسہ سالانہ کی چھ
تقریروں کا مجموعہ
ہدیہ مجلد سات روپے فی جلد

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ہماری پیشکش

تذکرہ

مجموعہ الہامات، کشوف و رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کشوف و رؤیا کا مجموعہ
تذکرہ ایڈیشن سوم
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
نے شائع کیا ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا۔ اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات و کشوف و رؤیا جو ایڈیشن اوّل و دوم میں شائع نہ ہو سکے تھے اس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ اس کے ساتھ یکصد بانوے صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے تاکہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔
صفحات ۱۰۱۸ سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ و طباعت عمدہ ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف اٹھارہ روپے
ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر شوکت و پُر جلال
اشتہارات کا مجموعہ

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی

جلد اوّل

طبع ہو کر مارکیٹ میں آ چکی ہے۔
• ہدیہ جلد اوّل مجلد
علاوہ محصول ڈاک دس روپے
مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے باقی دو جلدیں بھی جلد شائع ہو جائیں گی ان شاء اللہ

اس کے علاوہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب مفت حاصل کریں
الناشر: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۴۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

زرد جام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
ایک ماہ بیس روپے

نرینہ اولاد گولیاں
مجرب دوا
فی کورس پندرہ روپے

سرو لیشی
نوجوانوں کی صحت کی نگہبان
آٹھ روپے

اکسیر تبخیر
تبخیر معدہ ضعف قلب اور ذہنی پریشانیوں کی دوا
فی شیشی پانچ روپے

تریاقِ معدہ
متلی قے پیٹ درد اور نظام ہضم کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے
فی شیشی ایک روپیہ

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا **علاج** کیا جاتا ہے

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

قدیمی — اولین — شہرہ آفاق
حب اٹھرا (رجسٹرڈ)
مکمل کورس بائیس روپے

ہمارا اصول!

- صاف ستھرے اجزاء
- دیانتدارانہ دواسازی
- عمدہ پیکنگ
- غریبانہ قیمت
- مخلصانہ مشورہ اور

اسی اصول کے تحت سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

مقوی دماغ گولیاں
ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون
فی شیشی پانچ روپے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس چھ روپے

حب مفید النساء
بے قاعدگی کی دوا
ایک ماہ پانچ روپے

حب مسان
سوکھے کی مجرب دوا
فی شیشی تین روپے

شہزین
مرض اٹھرا کی پڑیاں
ایک ماہ کی دوا چھ روپے

تسہیل ولادت
پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا۔ تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز (چوک گھنٹہ گھر) گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۸۸ گولبازار بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

لیڈیز پارچات

خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان

الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵ انارکلی لاہور

کو یاد رکھیں

ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں کریپ پرنٹ۔ ٹشو ساٹن۔ بروکیڈ شنیل کشمیری شالیں اور سٹولز کا تازہ سٹاک موجود ہے۔ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں،

الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵۔ انارکلی لاہور

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گیپت روڈ لاہور فون ۶۴۵۲۳

۵۳۱۱۲

پر تشریف لاویں

ملک عبداللطیف ستکوہی
۶۲۵۱۶

ملک محمد حنیف
رہائش فون نمبر ۶۲۵۱۸

فَمِنْهُم مَّن قَضٰی نَحْبَہٗ

بعض وفات یافتہ بزرگ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز خادم

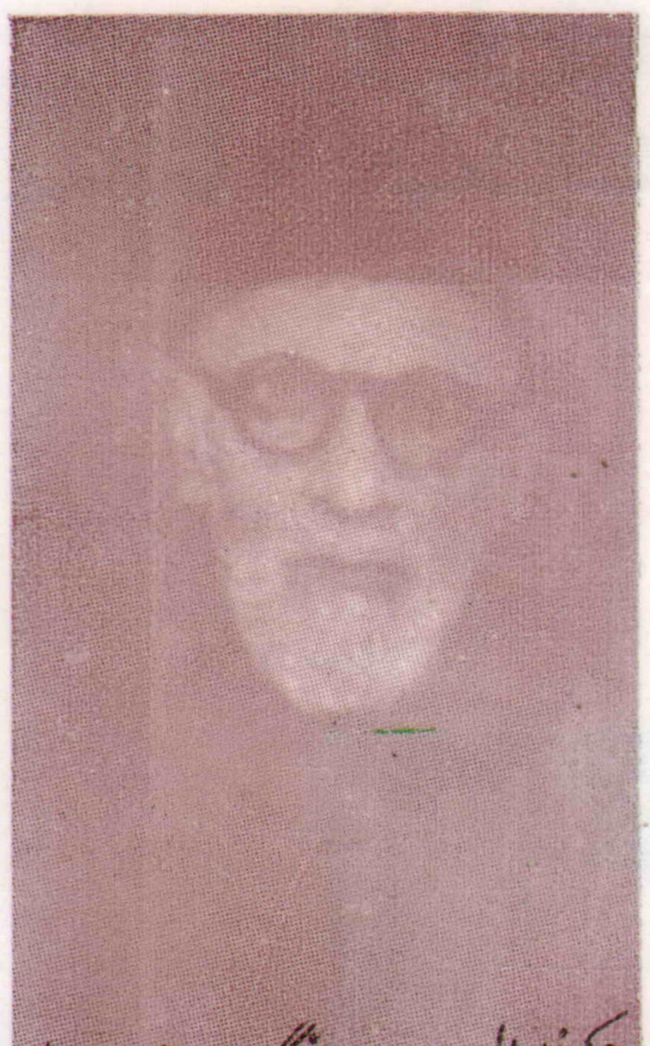
محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری (وفات ۱۳ر دسمبر ۱۹۷۰ء)

محترم شیخ کظیم الرحمٰن صاحب
(وفات ۲۵ر مارچ ۱۹۷۱ء)

محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ
وفات: ۱۳ر جون ۱۹۷۱ء

محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل
(وفات: ۱۷ر جنوری ۱۹۷۲ء)

محترم مولوی ابوبکر ایوب صاحب مبلغ ہالینڈ (وفات ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۲ء)

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب
وفات: ۲۷ر ستمبر ۱۹۷۲ء

محترم عبدالرحمٰن خاں صاحب بنگالی مبلغ امریکہ وفات ۱۶ر مئی ۱۹۷۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صوفی عطا محمد صاحب وفات ۱۳ر مئی ۱۹۷۲ء

محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی
وفات: ۱۲ر اکتوبر ۱۹۷۲ء

محترم ماسٹر محمد پریل صاحب نوابشاہ
(وفات: ۱۳ر اگست ۱۹۷۲ء)

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامٹی
وفات: ۲۰ر مارچ ۱۹۷۱ء

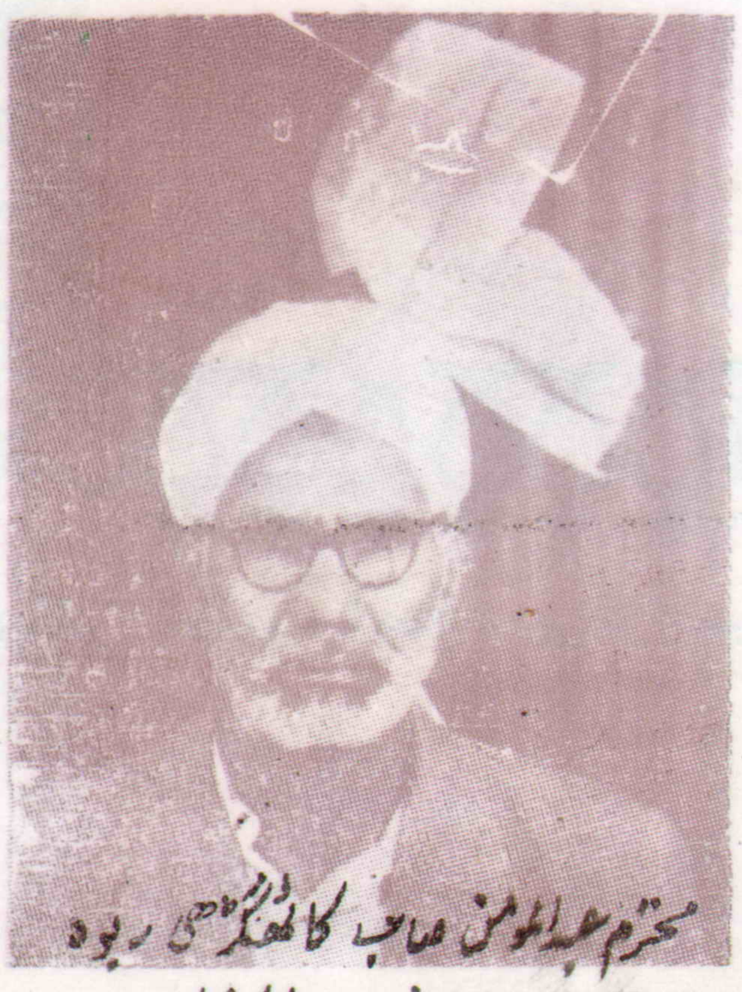
محترم عبدالمومن صاحب کالا گڑھی ربوہ
وفات ۲۳ر نومبر ۱۹۷۱ء

محترم خان شمس الدین خان صاحب پشاور

محترم حکیم عبدالواحد صاحب پانسہر

محترم شفیق احمد صاحب کھوکھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحئی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی - ربوہ

72

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

EVERGREEN PRESS